تالیف

ابو القاسم
رانا محمد جمیل خاں

مرکز الندا الاسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن اور صحابہ

﴿رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ﴾

تالیف

ابو القاسم
رانا محمد جمیل خاں

مرکز النداء الاسلامی

اسم التالیف.... اَلدَّلیل التَّام عَنِ الصَّحابَةِ الکرَام فِی ضَوءِ القرآنِ وَحَدیثِ خَیرِ الأنَام ﷺ

(الجزء الاول: قرآن اور صحابہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ)

اسم المؤلف ..... ابو القاسم رانا محمد جمیل خاں

ناشر ..... ۱۔ حاجی محمد اعظم ۲۔ حاجی محمد یونس

کمپوزنگ ..... ۱۔ رانا محمد جمیل خاں ۲۔ محمد ریاض ملک

طباعت اول ..... جولائی ۲۰۰۸ء

﴿ڈسٹری بیوٹرز﴾

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، لاہور- پاکستان فون: 042-7244973

بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد- پاکستان فون: 041-263124

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن اور صحابہ

﴿ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴾

(القرآن) التوبہ ۹/۱۰۰، المجادلۃ ۵۸/۲۲

اس جزء میں قرآن کریم کی پاکیزہ روشنی میں، صحابہ کرام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا جامع، خوبصورت، بابرکت اور ایمان افروز تذکرہ ہے یعنی صاحب قرآن ﷺ کے اصحاب کا مقدمہ، قرآن کی ابدی عدالت میں یا صاحب قرآن کے اصحاب کی سیرت، قرآن کی زبان میں

تالیف

ابو القاسم
رانا محمد جمیل خاں

* فاضلِ علومِ اسلامیہ، * فاضلِ وفلق المدارس السلفیّہ، (ممتاز)
* فاضلِ عربی، * فاضلِ علومِ شرقیّہ (خطیب و مدرّس)،

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿مُختَصَر فِہرِسَت﴾

پہلا جزء: قرآن اور صحابہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ۔

(مَضمُون و عُنوَان)	(صفحہ)
مختصر فہرست	ا، ب
مُطوّل فِہرِست	(ج)
التماس ِ مؤلّف	(ع)
مُقدّمۃُ التّالِیف: (نُورٌ وّہُدٰی مِن القُرآن الکریم)	ا
پہلا باب: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اِیمان وعمل اوران کے فضائل ومناقب اوران کے دُشمن، کافراورمنافق ہیں	۲۳
دُوسرا باب: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، خاص مواقع اور پُرخطر حالات میں اوران کے فضائل ومناقب	۸۰
تیسرا باب: اہلِ بیت اوران کے فضائل ومناقب اورقرآن کریم میں، اس سے مراد، بالا ولی اور بالا ولی رسول اللہ ﷺ کی پاک بیویاں ہیں۔ رضی اللہ عنہن۔	۱۰۸
چوتھا باب: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، کُفار سے اللہ کی راہ میں، جہاد کرنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اوران کے فضائل ومناقب	۱۲۳
پانچواں باب: صحابۂ مومنین رضی اللہ عنہم میں سے، بعض کو، زمین میں خلیفہ بنانے کا وعدۂ الٰہی اور خُلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ	۱۵۳

مختصر فہرست (ب)

چھٹا باب: رسول اللہ ﷺ سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم، کفار اور منافقین کے سوالات اور ان کے جوابات الٰہیہ اور ان کے درمیان فرق	۱۶۵
ساتواں باب: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی مثال، تورات اور انجیل میں اور دیگر پہلی آسمانی کتب میں بھی۔	۱۷۷
آٹھواں باب: صورتِ صحابہ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ	۲۰۸
نواں باب: اللہ کی صحابہ کرام کے بارے میں ''رَضِیَ اللّٰہُ عنھم ورضوا عنہُ'' کی شہادت	۲۱۷
مصادر ومراجع	۲۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُطوّل فہرست

پہلا جزء: **قرآن اور صحابہ** (رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ)

مَضمُون وعُنوَان	صَفحَہ
مُختَصر فہرست	ا
مُطوّل فہرست	ج
اِلتماسِ مؤلّف	ع
مُقدّمۂ تالیف	ا
فصل: توحیدِ الٰہی اور رسالتِ محمدیہ ﷺ کی حقّانیت وصداقت اور ان دونوں کی طرف ہدایت ودعوت	ا
فصل: مومنین کے باہمی اختلاف وتنازع میں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف اسے لوٹانے کا حکمِ الٰہی اور منافقین کی پہچان	۲
فصل: رسول اللہ ﷺ کا کہانہ ماننے والا، رسول ﷺ کا منکر اور اللہ کا کہانہ ماننے والا ہے	۸
فصل: قرآنِ کریم اور سنّتِ نبویہ ﷺ کے ساتھ فیصلہ نہ کرنے والے کا حکم	۹
فصل: امّتِ محمدیہ کے پچھلوں کا اپنے پہلوں پر لعنت کرنا، قیامت کی نشانیوں میں سے، ایک نشانی ہے	۱۰
فصل: اس کتاب کی تالیف کا سبب	۱۲

پہلا باب

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان وعمل اوران کے فضائل ومناقب اوران کے دُشمن وگستاخ، کافراورمنافق ہیں	۲۳
پہلی فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان، لوگوں کے لیے ایمان و ہدایت کا معیار وکسوٹی ہے	۲۳
دوسری فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین وتذلیل، ان کوستانے، ان سے بُغض رکھنے اوران کے مذاق اُڑانے کا مرتکب، منافق، کافر، بے وقوف، جاہل اور گمراہ ہے	۲۵
تیسری فصل: رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر سختی نہ کی اور نہ ہی اللہ نے، اپنے رسول ﷺ کو، ان کے خلاف، اُٹھا کھڑا کیا	۲۹
چوتھی فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان میں شک کرنے والا، کافراورمنافق ہے	۳۰
پانچویں فصل: محمد رسول اللہ ﷺ کی اپنے اَصحابِ کرام رضی اللہ عنہم پر، رحمت ورأفت	۳۲
چھٹی فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، کفار پر، سخت اور آپس میں رحیم ومہربان اوران کی دیگر صفاتِ حسنہ	۳۳
ساتویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں مشرکین کی تمنا	۳۴
آٹھویں فصل: مہاجرین اورانصار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے پہلے آگے بڑھ جانے والے اوراحسان ونیکی کے ساتھ، ان کے پیچھے یا ساتھ چلنے والے یاان کی پیروی کرنے والے	۳۷

نویں فصل: دیگر مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ عنھم اور ان کے لیے بخشش کی دُعاء	۳۷
فصل: دیگر مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ	۳۸
فصل::::::::::::::::::::::::::::::::	۴۰
فصل: ہجرت کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنھن	۴۳
دسویں فصل: اللہ نے اپنے رسول علیہ وسلم کو حکم دیا کہ صحابہ کو دُور نہ ہٹائیے	۴۴
گیارھویں فصل: اللہ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے دِلوں میں، ایمان کو محبوب اور مزین کیا	۴۷
بارھویں فصل: صحابیات مومنات رضی اللہ عنھن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت	۴۸
تیرھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم، خَیرُ اُمَّۃٍ (بہترین امّت) ہیں	۴۸
چودھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم، وفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، مرتد نہ ہوئے	۴۹
پندرھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم، مغفورین تھے اور معصومین نہ تھے	۵۱
سولھویں فصل: خاتم الانبیاء والمرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کو قرآن وسنّت کی تعلیم اور ان کا تزکیہ	۵۵
سترھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم، اپنی ہدایت سے پہلے، دشمن تھے پس اللہ نے ان کے اِسلام لانے کے بعد، ان کے دِلوں میں اُلفت ڈال دی تھی۔	۵۶

اٹھارویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم، مومن تھے نہ کافر تھے اور نہ ہی منافق	۵۷
انیسویں فصل: اللہ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے سینوں سے، کینہ وکدورت کو کھینچ لیا تھا	۵۹
بیسویں فصل: اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو، اپنی مدد سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے زور دیا	۶۰
اکیسویں فصل: اللہ، اپنے نبی کو کافی ہے اور ان کو بھی جنہوں نے ،مومنین میں سے، آپ ﷺ کی پیروی کی ہے	۶۰
بائیسویں فصل: جنگ وجہاد میں صابر اور کمزور صحابہ رضی اللہ عنھم کو الٰہی خوشخبری	۶۱
تئیسویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم میں سے بزرگی والے اور مالدار لوگ	۶۲
چوبیسویں فصل: حکم ومعاملہ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے آپس کے جھگڑا اور نافرمانی میں عفوِ الٰہی	۶۲
پچیسویں فصل: نیکی کے ساتھ مہاجرین اور انصار صحابہ کے پیچھے آنے والوں یا ان کی پیروی کرنے والوں کو خبر یہ صورت میں، ان سے کینہ نہ رکھنے اور ان کی بخشش کی دُعاء کے لیے تعلیمِ الٰہی اور حکمِ الٰہی	۶۳
چھبیسویں فصل: کفار کی فوجوں کی وجہ سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ایمان میں زیادتی	۶۵
ستائیسویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے قبلہ کی تحویل کے بارے میں، بیوقوف یہود اور منافقین کا قول	۶۶

اٹھائیسویں فصل: منافقین، صحابہ مومنین رضی اللہ عنھم میں سے نہ تھے اور منافقین یا دشمنانِ صحابہ، شیطان کا گروہ ہیں	٦٩
انتیسویں فصل: منافقین سے اعراض کرنے کے بارے میں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کو حکمِ الٰہی	۷۲
تیسویں فصل: اللہ کی اپنے رسول ﷺ کے ذریعہ سے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کو سلام اور خوشخبری	۷۳
اکتیسویں فصل: مدنی نبوی زندگی کے آخری دور میں، مکہ سے کفار کو نکالنے کا صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کو حکمِ الٰہی	۷۴
بتیسویں فصل: صیامِ رمضان کی راتوں میں، اللہ کی طرف سے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کو نیا حکم	۷۴
تینتیسویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کو کفار سے، جہاد و قتال کا حکمِ الٰہی اور اس کے اسباب و حالات	۷۵
چونتیسویں فصل: مسجدِ حرام کے بارے میں، مشرکین کے لیے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کو حکم و ہدایت	۷۷
پینتیسویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے دوست، اللہ، اس کا رسول اور مومنین ہیں اور یہ حزب اللہ (اللہ کا گروہ) ہیں	۷۷
چھتیسویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کا دین، دین کامل ہے	۷۸

دوسرا باب

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم خاص مواقع اور پُر خطر حالات میں اور ان کے فضائل و مناقب	۸۰
پہلی فصل: محمد رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف، ہجرت میں اپنے صاحب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ	۸۰
دوسری فصل: شجرۂ رضوان کے نیچے صحابۂ مومنین رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ ﷺ سے بیعت اور عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی افواہ	۸۵
تیسری فصل: اَصحمہ نجاشی بادشاہِ حبشہ (ایتھوپیا) اور اس کی مومن قوم رضی اللہ عنہم	۸۶
چوتھی فصل: بنی اِسرائیل میں ایک شاہد اور مومن یعنی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	۸۷
پانچویں فصل: نابینا صحابی عبداللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ	۸۸
چھٹی فصل: اَصحابِ رسول ﷺ میں سے، زَید رضی اللہ عنہ، تنہا صحابی ہیں جن کے سوا، قرآن مجید میں کسی اور صحابی کا نام، ذِکر نہیں ہے اور زید رضی اللہ عنہ کا اپنی منکوحہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی زاد زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق اور اللہ نے اپنے رسول ﷺ کا اس سے نکاح کر دیا	۸۹
ساتویں فصل: ایک عورت کا رسول اللہ ﷺ سے اپنے خاوند کے اس عورت سے ظِہار کے بارے میں جدال و جھگڑا اور اللہ سے شکایت	۹۰
آٹھویں فصل: قرآنِ کریم اور رسول اللہ ﷺ پر گروہِ جن کا ایمان لانا	۹۱
نویں فصل: نمازِ جمعہ کے موقع پر، رسول اللہ ﷺ کا کھڑے ہو کر خطبہ دینا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اِجتماع	۹۳

دسویں فصل: رات کے دو تہائی کے قریب، اس کے نصف کو اور اس کے تہائی کو، رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کا قیامِ عبادت و نماز اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم۔	۹۴
گیارھویں فصل: رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم اور ان پر، منافقینِ مدینہ کا اپنے ساتھیوں کو خرچ کرنے کی ممانعت	۹۵
بارھویں فصل: عزت، اللہ کے لیے، اس کے رسول ﷺ کے لیے اور صحابۂ مومنین رضی اللہ عنھم کے لیے	۹۶
تیرھویں فصل: فتحِ مکہ سے پہلے اور اس کے بعد خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے صحابہ، برابر نہیں ہیں	۹۶
چودھویں فصل: رسول اللہ ﷺ کے پاس، اپنی آوازوں کو پست کرنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم	۹۷
پندرھویں فصل: اَعراب میں سے ایک گروہ	۹۷
سولھویں فصل: جن پر، جہاد میں نہ جانے کا کوئی حرج نہیں اور جہاد کے لیے، سواری نہ پانے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی حالت	۹۸
سترھویں فصل: مکہ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی قِلت	۱۰۰
اٹھارھویں فصل: منافقینِ مدینہ کا مسجد بنانا، نقصان پہنچانے کو اور صحابۂ مومنین رضی اللہ عنھم کے درمیان، تفرقہ ڈالنے کو	۱۰۱
اُنیسویں فصل: تھوڑا خرچ کرنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم اور ان پر، منافقین کا عیب لگانا اور ہنسنا	۱۰۱

بیسویں فصل: جہاد کی طرف نکلنے کے لیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ مانگنا اور منافقین کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگنا	۱۰۲
اکیسویں فصل: غزوۂ تبوک میں نہ جانے پر، اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اللہ کا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو، ان سے صدقہ لینے اور ان کے حق میں دُعاء کرنے کا حکمِ الٰہی	۱۰۳
بائیسویں فصل: غزوۂ عُسرہ یا غزوۂ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے والے مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۱۰۴
تئیسویں فصل: غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے، تین صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی توبہ	۱۰۵
چوبیسویں فصل: فتح یا فتحِ مکّہ کے بعد، اللہ کے دین میں، فوجوں کی صورت میں، داخل ہونے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم	۱۰۵

﴿تیسرا باب﴾

اہلِ بیت اور اُن کے فضائل و مناقب اور قرآنِ کریم میں، اس سے مراد، بالاولی اور بالاولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں ہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُن	۱۰۸
پہلی فصل: پاک نبی کی پاک بیویاں رضی اللہ عنہن	۱۰۸
دوسری فصل: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں، مومنین کی مائیں ہیں رضی اللہ عنہن	۱۰۸
تیسری فصل: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، نکاح کرنا، حرام اور بڑا گناہ ہے	۱۰۹

چوتھی فصل: نبی ﷺ کی بیویاں، بیٹے اور بیٹیاں رضی اللہ عنھن	۱۱۰
پانچویں فصل: محمد رسول اللہ ﷺ کی بیویاں دُنیا کی عورتوں میں سے افضل (سب سے بہتر) ہیں	۱۱۱
چھٹی فصل: نبی ﷺ کی بیویوں کا ثواب وعذاب رضی اللہ عنھن	۱۱۱
ساتویں فصل: نبی ﷺ کی بیویاں، معصوم نہیں لیکن مغفور اور مرحوم ہیں رضی اللہ عنھن	۱۱۲
آٹھویں فصل: نبی ﷺ کی بیویوں نے دُنیا کو چھوڑ دیا اور اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اُخروی گھر کو چاہا	۱۱۴
نویں فصل: زید صحابی رضی اللہ عنہ کے زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کے بعد، اللہ نے، اس عورت کا نبی ﷺ سے نکاح کر دیا	۱۱۴
دسویں فصل: بہتان باندھنے والے منافق لوگ اور ان کے بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کو کھلی ہدایت وتنبیہ	۱۱۵
گیارھویں فصل: اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی بیویوں کو اہلِ بیت کہا ہے رضی اللہ عنھن	۱۱۷

چوتھا باب

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، کُفار سے، اللہ کی راہ میں، جہاد کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم اور ان کے فضائل ومناقب	۱۲۳
پہلی فصل: اَصحابِ بدر رضی اللہ عنھم	۱۲۳
دوسری فصل: اَصحابِ اُحد رضی اللہ عنھم	۱۲۶
تیسری فصل: اَصحابِ اَحزاب یا اَصحابِ خندق رضی اللہ عنھم	۱۳۲
چوتھی فصل: اَصحاب بنی قُریظہ رضی اللہ عنھم	۱۳۵

پانچویں فصل: اَصحابِ غزوۂ بنی نُضیر رضی اللہ عنہم	۱۳۵
فصل: یہودِ بنی نُضیر سے منافقین کا جھوٹا وعدہ	۱۳۷
چھٹی فصل: اَصحابِ بیعتِ رِضوان رضی اللہ عنہم	۱۳۹
ساتویں فصل: اَصحابِ صُلحِ حُدیبیہ رضی اللہ عنہم	۱۴۰
آٹھویں فصل: اَصحابِ خیبر رضی اللہ عنہم	۱۴۵
نویں فصل: اَصحابِ فتحِ مکہ رضی اللہ عنہم	۱۴۵
دسویں فصل: اَصحابِ حُنین یا اَصحابِ اَوطاس رضی اللہ عنہم	۱۴۸
گیارھویں فصل: اَصحابِ تبوک یا اَصحابِ ذوالعُسرۃ رضی اللہ عنہم	۱۴۹

پانچواں باب

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم میں سے، بعض کو، زمین میں، خلیفہ بنانے کا وعدۂ الٰہی اور خُلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ	۱۵۳
پہلی فصل: صحابۂ مومنین میں سے، اللہ کا ان کو خلیفہ بنانے کا وعدہ اور اس کی شرائط وخصائص اور صفات وعلامات۔	۱۵۳
دوسری فصل: صحابہ کا جہاد کے لیے نہ نکلنے کی شرط پر، ان کی جگہ، ان کے علاوہ اور قوم کو لانے کا ذِکر اور صحابہ نے اپنی ساری زندگی جہاد میں گزاری	۱۵۵
تیسری فصل: صحابہ کے مرتد ہونے کی شرط پر، ان کی جگہ، اپنی محبوب قوم کو لانے کا ذکر اور صحابہ مرتد نہ ہوئے	۱۵۶
چوتھی فصل: اللہ کا مظلوم مہاجرین صحابہ سے وعدہ	۱۶۰

پانچویں فصل: اللہ کا اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام سے ان کی اَولاد میں سے، ظالموں کو اِمام نہ بنانے کا عہد	۱۶۳

چھٹا باب

رسول اللہ ﷺ سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم، کفار اور منافقین کے سوالات اور ان کے جواباتِ الٰہیہ اور ان کے درمیان، فرق اور رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے کے بارے میں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کو تنبیہ و ہدایت	۱۶۵
پہلی فصل: رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے بارہ سوالات اور ان کے جواباتِ الٰہیہ	۱۶۶
دوسری فصل: رسول اللہ ﷺ سے کفار کے چھ سوالات اور ان کے جواباتِ الٰہیہ	۱۷۳
تیسری فصل: رسول اللہ ﷺ سے منافقین کا ایک سوال اور اس کا جوابِ الٰہی	۱۷۶

ساتواں باب

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ کی مثال، تورات، زبور اور انجیل میں اور دیگر پہلی آسمانی کتابوں میں	۱۷۷
پہلی فصل: تورات میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام رضی اللہ عنھم کا ذِکرِ مبارک	۱۷۸
دوسری فصل: زبور میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام رضی اللہ عنھم کا ذِکرِ مبارک	۱۸۳

تیسری فصل: غزل الغزلات میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام رضی اللہ عنہم کا ذِکرِ مبارک	۱۸۵
چوتھی فصل: یسعیاہ میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحاب کرام رضی اللہ عنہم کا ذِکرِ مبارک	۱۸۶
پانچویں فصل: اِنجیل میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم کا ذِکرِ مبارک	۱۹۱
چھٹی فصل: یوحنا عارف کے مکاشفہ میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام کا ذِکرِ مبارک	۱۹۳
ساتویں فصل: وید میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم کا ذِکرِ مبارک	۱۹۴
آٹھویں فصل: پوران میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم کا ذِکرِ مبارک	۲۰۰

آٹھواں باب

صورتِ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ	۲۰۸
پہلی فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں کا ذِکرِ مبارک	۲۰۸
دوسری فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں سے آنسو بہنے کا ذِکرِ مبارک	۲۰۸
تیسری فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دِلوں اور قدموں کا ذِکرِ مبارک	۲۰۹

چوتھی فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں کا ذِکرِ مبارک	۲۱۰
پانچویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دِلوں کے درمیان، اُلفت ڈالنے کا ذِکرِ مبارک	۲۱۱
چھٹی فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں اور سینوں کا ذِکرِ مبارک	۲۱۱
ساتویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مالوں اور جانوں کا ذِکرِ مبارک	۲۱۱
آٹھویں فصل: صحابۂ کرام کو پاک کرنے کے لیے ان کے صدقہ کا ذِکرِ مبارک	۲۱۲
نویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزگی کا ذِکرِ مبارک	۲۱۲
دسویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے نور (روشنی) بنانے کا ذکر مبارک	۲۱۳
گیارھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نور (روشنی) کا ذکر مبارک	۲۱۳
بارھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بال منڈوائے ہوئے اور بال کٹوائے ہوئے سروں کا ذکر مبارک	۲۱۴
تیرھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی پست آوازوں کا ذکرِ مبارک	۲۱۴
چودھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی صورت وسیرت کا جامع مبارک تذکرہ اوران کی مثال، تورات اور انجیل میں اور وید اور پوران میں بھی	۲۱۵

﴿نواں باب﴾

اللہ کا صحابۂ کرام کے بارے میں "رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ" کی شہادت	۲۱۷
پہلی فصل: اللہ کی مذکورہ گواہی، سچوں کے بارے میں	۲۱۷

دوسری فصل: اللہ کی مذکورہ گواہی، ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے بارے میں.	۲۱۷
تیسری فصل: اللہ کی مذکورہ گواہی، مھاجرین اور انصار صحابہ میں سے پہلے پہل کرنے والوں اور ان کی پیروی کرنے والوں کے بارے میں	۲۱۸
چوتھی فصل: اللہ کی مذکورہ گواہی، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی نہ رکھنے والے صحابہ کے بارے میں	۲۱۸
پانچویں فصل: اللہ کی مذکورہ گواہی، درخت کے نیچے، جہاد کے لیے، رسول ﷺ سے بیعت کرنے والے صحابہ کے بارے میں	۲۱۹
☆ **مصادر و مراجع**..	۲۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(التماسِ مؤلف)

کتاب ''اِسلام اور صحابہ'' کے دو اَجزاء ہیں اور ان میں سے، پہلا جُزء ''قرآن اور صحابہ'' ہے اور دوسرا جزء ''رسول اور صحابہ'' ہے اور یہ، پہلا جُزء ہے جو قرآنِ کریم کی پاکیزہ روشنی میں، اُمتِ محمدیہ کے بہترین اَفراد اور سیّد الاوّلین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ کے اصحابِ کرام (اچھے ساتھیوں) کی سیرتِ طیّبہ کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہے جس میں، ان کے فضائل و مناقب، ان کے ایمان و عمل، ان کے مصائب و آلام، ان کے جہاد و قتال، ان کی ہجرت و نُصرت، ان کی خلافت و امامت، ان کی صورت و سیرت اور ان کی دُنیوی و اُخروی بشاراتِ الٰہیہ کا جامع، مبارک، خوبصورت، رُوح پرور، ایمان افروز اور فکر انگیز تذکرہ ہے اور اس طرح صحابۂ مظلومین کا درد بھرا مقدمہ، اللہ کے کلام کی اَبدی عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے اور اس کی روشنی میں، اس کے فیصلہ کے لیے، اس کتاب کا مطالعہ، بہت مفید ہے۔

علاوہ ازیں اس کتاب میں، آیتِ قرآنیہ (مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ) کی تفسیر میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کے بارے میں تورات، زبور اور انجیل میں سے خبریں ذکر کی گئی ہیں اور وَید اور پُوران میں سے بھی جس سے، معلوم ہوتا ہے کہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی، ان میں تحریفِ لفظی اور تحریفِ معنوی کے باوجود، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام کا ذِکرِ مبارک، آپ کی آمد اور آپ پر نزولِ قرآن سے کئی سو سال پہلے، مذکور و موجود تھا اس لیے اس کتاب کا مطالعہ، سب مسلم فرقوں کے لیے بالخصوص اور یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور سکھوں کے لیے بالعموم، اس مقدس باب میں، یکساں طور پر، بہت مفید ہے بلکہ سب اہلِ اَدیان کے لیے بھی۔

قرآن اور صحابہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

میں نے، اس کتاب کے پہلے جزء ''قرآن اور صحابہ'' میں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی وکالت وصداقت اور ان کے مخالفین اور ان سے بُرا گمان رکھنے والوں کے کِذب وبُطلان اور ان کی اِصلاح وہدایت کے لیے، آیاتِ قرآنیہ پیش کی ہیں کیونکہ اللہ نے، قرآنِ کریم میں، صحابہ کے ایمان کو، لوگوں کے اِیمان کے لیے، معیار اور کسوٹی بنایا ہے اس لیے صحابۂ کرام سے محبّت ودوستی اور ان سے نفرت ودشمنی، اِسلام اور کُفر کے مسائل ومباحث میں سے، ایک مسئلہ اور مبحث ہے اور قرآنِ کریم، اللہ کی آخری اور سچّی کتاب ہے اور یہ، مومن کے لیے، ہر جھگڑے میں، فیصل اور حاکم ہے اور اس طرح یہ کتاب، اس عظیم مسئلہ واِختلاف کے بدترین دَور میں، امّتِ محمدیہ کے ایک ہونے کی دَعوت اور تحریک ہے جس کا فُقدان، خیر القرون سے اب تلک، اِس امّت کے لیے، ایک مستقل فتنہ، ایک دردناک عذاب اور ایک بڑا اِمتحان بنا ہوا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ دینِ اِسلام کو جاننے کے دو بنیادی ذرائع ہیں ان میں سے، ایک قرآن کریم ہے اور دوسرا حدیثِ نبوی ﷺ ہے اور ان دونوں کو اُمتِ محمدیہ تک پہنچانے کے لیے، ان کے پہلے راوی وناقل، صحابۂ کرام ہیں اور قرآن کریم، زمانۂ نبوی ﷺ سے قیامت تک، عالمِ کفر کے لیے، اپنی سچائی پر، بذاتِ خود گواہ، دلیل اور چیلنج ہے اور قرآنِ کریم کی سچائی، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام کی سچائی کی دلیل ہے اس لیے ان تینوں میں سے کسی کی سچائی، دوسرے کی سچائی کو مستلزم ہے اور ان تینوں میں سے کسی ایک کا جھوٹ، دوسرے کے جھوٹ کو، مستلزم ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں، صحابۂ کرام کو مومنین اور سچا قرار دیا ہے اس لیے ائمۂ حدیث نے ان کو جھوٹا قرار نہیں دیا بلکہ ان کے

بارے میں، بالِا جماع اور بالا تفاق یہ کہا ہے: اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عَدُوْلٌ (صحابہ، سب کے سب عادل ہیں) صحابۂ کرام کی سیرتِ طیّبہ کے بارے میں اور ان کے دفاع کے بارے میں، علماء کرام نے قرآن کریم اور حدیثِ نبوی ﷺ کی پاکیزہ روشنی میں، بہت سی کتابیں تالیف کی ہیں اور وہ دِینی، علمی اور اِصلاحی لحاظ سے بہت مفید ہیں جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحسَنَ الجَزَآء لیکن میں نے، کوششِ بسیار کے باوجود، ان کے بارے میں، کوئی ایسی کتاب نہیں دیکھی جو مستقل طور پر، قرآن کریم کی روشنی میں، تفصیل سے، ان کی سیرتِ طیّبہ پر مشتمل ہو اور اسی لیے میں، ایک طویل عرصہ تک، قرآن کریم کے وسیع، عریض اور عمیق سمندر میں، غوطہ زن رہا اللہ کا بہت بہت شکر ہے کہ جس نے مجھے، اپنی مدد سے اور اپنے فضل سے، اس مقدس کام میں کامیابی عطا فرمائی اور میں نے، اس میں سے، ان کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں، قرآن کریم میں سے بہت سے خوبصورت، کھرے اور انمول موتی، لوگوں کے دینی، علمی اور اِصلاحی فائدے کے لیے تلاش کر لیے اور انہیں، اپنی تعلیم وتدریس اور اپنی دعوت وتبلیغ کے ہجوم کے باوجود، اس کتاب کی زینت بنا دیا ہے اور وہ، اس کتاب کے پہلے جزء کی صورت میں، آپ کے سامنے ہیں اور اس نیک کام کو سرانجام دینا، میرے لیے، ان حالات میں، بہت کٹھن تھا اور اس دوران، قرآن کریم کی تلاوت سے، ایمان میں زیادتی اور اللہ کی محبت، اس کے رسول ﷺ کی محبت اور صحابۂ کرام سے محبت کی جو کیفیت میرے قلبِ سلیم پہ طاری رہی میں، اسے یہاں، اپنے لفظوں میں بیان نہیں کرسکتا اور اسی طرح میں نے، مستقل طور پر، حدیثِ نبوی ﷺ کی پاکیزہ روشنی میں، تفصیل سے، ان کے فضائل ومناقب کے بارے میں، اس کتاب کا دوسرا جُزء تالیف کیا ہے اللہ، میرے اس نیک عمل کو قبول فرمائے۔ آمین۔

میں، اس تالیف کے پہلے جزء کو، صحابۂ کرام کی سیرتِ طیبہ کے بارے میں، صرف قرآن کریم کی روشنی میں تالیف کرنا چاہتا تھا لیکن بعض علماءِ کرام کا اِصرار تھا کہ اس میں ذکر کردہ آیات قرآنیہ کی تشریح وتفسیر بھی ہو جو میں بخوفِ طوالت نہیں چاہتا تھا اوراس لیے بھی کہ قرآن کریم، قرآن کریم کی تفسیر ہےاور حدیثِ نبوی ﷺ، قرآن کریم کی تفسیر ہےاوراَقوالِ صحابہ، قرآن کریم کی تفسیر ہیں اوراَقوالِ ائمہ، قرآن کریم کی تفسیر ہیں اوراس طرح قرآن کریم کی تفسیر وتشریح کا باب، بہت وسیع تھا اور میرا صرف قرآن کریم کی روشنی میں، صحابہ کرام کی سیرتِ طیبہ پر، کتاب کی تالیف کرنے سے مقصدِ وحید یہ تھا کہ صاحبِ قرآن ﷺ کے اَصحابِ کرام کو، قرآن کریم کی مقدس زبان میں دیکھا جائے اور مومن کے لیے، ان کی سیرت کے باب میں، قرآن کریم ہی وافی وکافی ہے لیکن میں نے، مذکورہ عذر کے پیشِ نظر، اس کا کچھ مداواہ وازالہ کرتے ہوئے، اس باب میں، صرف چند آیاتِ کریمہ کی مختصر تفسیر ذکر کی ہے تاکہ اس باب میں، چند شکوک وشبہات کا بھی ازالہ ومداواہ ہو جائے اور بقیہ آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر میں، میں معذور ہوں کیونکہ اگر میں، ان تفسیری نکات کو ذکر کرتا تو ایک تو قاری کا ذہن، دیگر مسائل کی طرف منتقل ہو جاتا اور دوسرا یہ کہ اس عظیم مسئلہ کی طرف قاری کی توجہ پوری طرح نہ رہتی اور تیسرا یہ کہ یہ کتاب بہت طوالت کی صورت اختیار کر لیتی۔ والعذرُ عند کرام النَّاس مقبولٌ (اور بہانہ، اچھے لوگوں کے ہاں، قبول کر لیا جاتا ہے)۔

میں پُراُمید ہوں کہ یہ کتاب، ان ٹھنڈے دِل اور گہری نظر سے پڑھنے والوں کے لیے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کے بارے میں، حُسنِ ظن کی مضبوطی وپختگی اور ان کے بارے میں شکوک وشبہات کے ازالہ ومداواہ کا سبب بنے گی جنھوں نے، اپنے دِلوں میں، اللہ کے ڈر اور آخرت کی فکر کی دولت ونعمت کو بسا رکھا ہے۔

(وَاللّٰهُ هُوَ الهَادِیُ وَهُوَ المُوَفِّقُ)

اور اس تالیف کے مقدس سفر کی تکمیل کے پُر مسرّت موقع پر، میں، اپنی دُعاء میں، اپنے ماں باپ اور اپنے اساتذہ کرام کو نہیں بھول سکتا جن کی دُعاء، جن کی شفقت، جن کی راہنمائی اور جن کی حوصلہ افزائی سے میں، اس کتاب کی تالیف کے قابل ہوا اَللّٰھُمَّ اغفِر لَھُم وَارحَمھُم آمین۔ یا ربَّ العلمین! آمین۔ اور میں، اپنی دُعاء میں، ان علماء کرام اور ان بعض لوگوں کو بھی نہیں بھول سکتا جنہوں نے، اس مقدّس سفر میں، علمی اور مالی لحاظ سے، میرا ساتھ دیا۔ جزاھُمُ اللّٰہُ اَحسَنَ الجزآء۔

اور آخر میں، علماءِ کرام سے پُر زور اِلتماس ہے کہ وُہ اِس تالیف میں یا کسی اور تالیف میں، کوئی غلطی پائیں تو وُہ، اپنی خوشی سے، مجھے، اس کی اِصلاح کے لیے، بصورتِ تحریر اطلاع دیں کیونکہ اِصلاح کے لیے، تقریر کی نسبت، تحریر زیادہ محفوظ اور زیادہ مفید ہے اور میں بھی، آپ جیسا اِنسان ہوں اور اَلانسانُ مُرکّبٌ مِّنَ الخطأ والنِّسیان (انسان، بھول چُوک کا پُتلا ہے) آپ، مجھے مسلم کی حیثیت سے، اس کی اصلاح پہ تیار اور خوش پائیں گے (جزاکُمُ اللّٰہ احسن الجزآء فِی الدُّنیا والاخرۃ) پس آپ، اس کتاب کو پڑھیے اور مجھے، اپنی نیک دُعاؤں میں یاد رکھیے اللہ، میرا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

والسّلام

المُلتمس

(اَحقرُ الانام) اَبُو القاسم **رانا محمد جمیل خاں**

☆ فاضلِ علومِ اسلامیہ ☆ فاضلِ وفاق المدارس السّلفیہ (ممتاز)

☆ فاضلِ عربی ☆ فاضلِ علومِ شرقیہ

☆ مُقدِّمه ☆
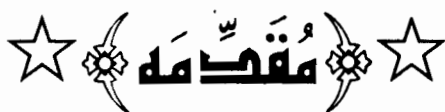
﴿نُورٌ وَّهُدًی مِّنَ الْقُرْآنِ الْکَرِیمِ﴾

(قرآنِ کریم میں سے، روشنی اور ہدایت)

فَصل

توحیدِ الٰہی اور رسالتِ محمدیہ ﷺ کی حقانیّت وصداقت اور ان دونوں کی طرف ہدایت ودعوت۔

۱: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّینِ ۝﴾ "سب حمد وتعریف، اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے بدلے کے دن کا مالک ہے۔" ۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید ۵۷/۱-۶ میں فرمایا ہے: ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیزُ الْحَکِیمُ ۝ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُحْیٖ وَیُمِیتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیمٌ ۝ وَالَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیهَا وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِیرٌ ۝ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ

والارض والی اللہ ترجع الامور ۝ یولج الیل فی النھار ویولج النھار فی الیل وھو علیم بذات الصدور ۝﴾

''اللہ ہی کے لیے تسبیح (پاکی بیان کرنا) کی ہے ہر اس چیز نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی زبردست اور بڑی دانائی والا ہے اسی کے لیے، آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے وُہی، اوّل (پہلا) ہے، آخر (پچھلا) ہے، ظاہر (کھلا) ہے، باطن (چھپا) ہے اور وہی، ہر چیز کو پوری طرح جاننے والا ہے وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا ہے پھر وہ عرش (تخت) پر بلند ہو گیا وہ اسے بھی جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور اسے بھی جو اس سے نکلتا ہے اور اسے بھی جو آسمان سے اُترتا ہے اور اسے بھی جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور اللہ ان باتوں کو دیکھنے والا ہے جو تم کرتے ہو اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہی کی طرف، تمام معاملات لوٹائے جاتے ہیں وہ، رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں والی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔'' ۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر ۵۹/۲۲۔۲۴ میں فرمایا ہے: ﴿ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمٰن الرحیم ۝ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحٰن اللہ عما یشرکون ۝ ھو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنٰی یسبح لہ ما فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم ۝﴾

’’وہ اللہ ہی ہے کہ نہیں ہے کوئی اِلٰہ ومعبود مگر وُہی، جو چھپے اور ظاہر کا جاننے والا ہے وہی بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے وہ اللہ ہی تو ہے کہ نہیں ہے کوئی الٰہ ومعبود مگر وہی جو بادشاہ، نہایت پاک، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا ہے اللہ ہر اس بات سے پاک ہے جو یہ شرک (ساجھی بنانا) کرتے ہیں وہ اللہ ہی تو ہے جو پیدا کرنے والا، درست کرنے والا، صورت گری کرنے والا ہے اسی کے لیے، سب بہتریں نام ہیں اسی کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ زبردست اور دانا ہے۔‘‘ ۴: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان ۲۵/۱-۳ میں فرمایا ہے: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ۝ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا ۝﴾ ’’بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر فُرقان (حق اور باطل کو الگ الگ کرنے والا) کو اُتارا تا کہ وہ سب جہانوں کے لیے ڈرانے والا ہو جائے وہی جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس نے (اپنے لیے) کوئی اَولاد نہیں بنائی اور بادشاہی میں اس کا کوئی شریک (ساجھی) نہیں ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے پس اس نے اس کا خوب اندازہ کیا ہے اور انہوں نے اس کے سوا، ایسے اِلٰہ ومعبود بنا لیے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کرتے اور انہیں پیدا کیا جاتا ہے اور وہ تو اپنے لیے بھی، کسی نقصان کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی کسی فائدے کا اور وہ کسی موت کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی

کسی زندگی کا اور نہ ہی مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھنے کا۔"۵: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ ۲۱/۲۔۲۵ میں اپنی توحیدِ الوہیّت وعبادت اور اپنے آخری رسول محمد ﷺ کی سچائی بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝﴾

"اے لوگو! تم اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم عذاب سے بچو جس نے تمہارے لیے، زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اُتارا پھر اس کے ذریعے سے پھلوں سے تمہارے لیے روزی نکالی اس لیے تم، اللہ کے شریک (ساجھی) نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے ہو اور اگر تم اس (قرآن) سے کسی شک میں ہو جو ہم نے، اپنے بندے (محمد رسول اللہ ﷺ) پر اُتارا ہے تو اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بُلا لو اگر تم سچے ہو پس اگر تم نے (ایسا) نہ کیا

اورتم (ایسا) ہرگز نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈر جاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے اوران لوگوں کوخوشخبری دے دو جوایمان لائے اورانہوں نے نیک کام کیے کہ بیشک ان کے لیے ایسے باغات ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں جب بھی انہیں ان باغات میں سے روزی کے لیے کوئی پھل دیا جائے گا تو وہ کہیں گے: یہ تو وہی ہے جو اس سے پہلے ہمیں دیا گیا تھا اورانہیں اس سے ملتا جلتا دیا جائے گا اوران کے لیے اس میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔"[۶]: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ محمد ﷺ ۴۷/ ۱۔۳ میں فرمایا ہے: ﴿الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعۡمَالَھُمۡ ۔ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّھِمۡ کَفَّرَ عَنۡھُمۡ سَیِّاٰتِھِمۡ وَاَصۡلَحَ بَالَھُمۡ ۔ ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الۡبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الۡحَقَّ مِنۡ رَّبِّھِمۡ کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمۡثَالَھُمۡ﴾

"وہ لوگ جنہوں نے کُفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اللہ نے ان کے اَعمال کو برباد کر دیا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور اس پر ایمان لائے جو (قرآن)، محمد ﷺ پر اُتارا گیا ہے اور وہ تو ان کے رب کی طرف سے حق (سچ) ہے اللہ نے ان سے ان کی برائیاں دُور کر دیں اور ان کے اَحوال دُرست کر دیے یہ اس لیے ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے کُفر کیا تھا انہوں نے باطل (جھوٹ) کی پیروی کی اور وہ لوگ جو ایمان لائے تھے انہوں نے اپنے رب کی طرف سے (آئے ہوئے) حق (سچ) کی پیروی کی اسی طرح اللہ، انسانوں کو ان کی ٹھیک ٹھیک حیثیت بتلا دیتا ہے۔"[۷]: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التغابُن ۶۴/ ۸۔

میں فرمایا ہے: ﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ ''پس تم اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اس نور (روشنی) پر ایمان لے آؤ جو ہم نے اُتارا ہے اور اللہ ان سب باتوں کی خبر رکھنے والا ہے جو تم کرتے ہو'' ۸: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ ۳۳/۰۹ اور سورۃ الصف ۰۹/۶۱ میں فرمایا ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾

''وُہی (اللہ) تو ہے جس نے، اپنے رسول (محمد ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہی ہو۔''

فصل

مومنین کے باہمی جھگڑے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹانے کا حکمِ الٰہی اور منافقین کی پہچان۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسآء ۵۹/۰۴ میں مومنین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا﴾

''اے ایمان والو! تم اللہ کا حکم مانو اور رسول ﷺ کا حکم مانو اور اپنے میں سے اُولی الامر (علماء وحُکّام) کا پس اگر تم، کسی بات میں جھگڑ پڑو تو اسے (فیصلے کے لیے) اللہ اور رسول ﷺ کی

طرف پھیر دو اگر تم، اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہ بات بہت بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھی ہے۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسآء ۶۱/۰۴ میں اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، منافقین کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا﴾

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی طرف آؤ جو اللہ نے اُتارا ہے اور ۲: رسول ﷺ کی طرف بھی (آؤ) تو (اے رسول!) آپ منافقین کو دیکھیں گے کہ وہ، آپ سے، بڑی سختی کے ساتھ روکتے ہیں۔" ۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسآء ۶۵/۰۴ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، منافقین کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

" (اے رسول!) پس آپ کے رب کی قسم ہے کہ یہ ہرگز مؤمن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ، آپ کو، اس بات میں فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں جو ان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے پھر وہ، اپنے دِلوں میں، اس سے کوئی کھٹک نہ پائیں جو آپ نے فیصلہ کیا ہے اور (آپ کے فیصلے کو) اچھی طرح مان جائیں۔"

فصل

رسول ﷺ کا کہا نہ ماننے والا، رسول ﷺ کا منکر اور اللہ کا کہا نہ ماننے والا ہے

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسآء ۶۴/۰۴ میں فرمایا ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ...﴾

''اور ہم نے، کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے، اس کی اطاعت کی جائے۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسآء ۸۰/۰۴ میں اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا﴾

''جس نے رسول ﷺ کا کہا مانا پس یقیناً اس نے اللہ کا کہا مانا اور جس نے (اس کی اطاعت سے) مُنہ موڑ لیا تو (اے رسول!) ہم نے آپ کو، ان پر، کوئی نگران و پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔'' ۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النجم ۲/۵۳۔۳ میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے، اپنے آخری رسول محمد ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَمَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾

''تمہارا ساتھی (محمد ﷺ) نہ تو بھٹکا ہے اور نہ ہی بہکا ہے اور وہ (اپنی) خواہش سے نہیں بولتا، نہیں ہے وہ، مگر ایک وحی ہی، جو وحی کی جاتی ہے۔'' ۴: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسآء ۱۱۳/۰۴ میں اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ

فَضلُ اللّٰهِ عَلَیکَ عَظِیمًا﴾

''اور (اے رسول!) اللہ نے ،آپ پر، کتاب اور حکمت (دانائی) اُتاری ہے اور آپ کووہ کچھ سکھا دیا ہے جو آپ جانتے نہ تھے اور آپ پر، اللہ کا فضل، بہت ہی زیادہ ہے۔''

اور اس آیتِ کریمہ میں، کتاب سے مراد، قرآنِ کریم اور حِکمت سے مراد، سُنّت ہے دیکھئے قتادہ تابعی رحمہ اللہ کا قول صحیح البخاری /کتاب التفسیر /سورۃ الاحزاب میں.....پس اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول محمد ﷺ پر قرآن کریم اور سُنّت کو اُتارا ہے۔

فصل

قرآن کریم اور سُنّتِ نبویّہ کے ساتھ فیصلہ نہ کرنے والے کا حُکم۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ ۵/۴۴ میں فرمایا ہے: ﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ﴾

''اور جو، اس کے ساتھ فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے اُتارا ہے پس یہی لوگ، کافر ہیں۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ ۵/۴۵ میں فرمایا ہے: ﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾

''اور جو، اس کے ساتھ، فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے اُتارا ہے پس یہی لوگ، ظالم ہیں''

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ ۵/۴۷ میں فرمایا ہے: ﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾

''اور جو، اس کے ساتھ، فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے اُتارا ہے پس یہی لوگ، فاسق

ونافرمان ہیں۔'' پس معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم اور حدیثِ نبوی ﷺ یا سنّتِ نبویہ ﷺ کے ساتھ فیصلہ نہ کرنے والے کافر، ظالم اور فاسق ہیں۔

فصل

اُمّتِ محمدیہ کے پچھلوں کا اپنے پہلوں پر لعنت کرنا، قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

۱: عَنْ اَبِی هُرَیرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إذَا اتُّخِذَ الفَیءُ دُوَلاً وَالاَمَانَةُ مَغنَمًا وَالزَّکٰوةُ مغرمًا وَتُعُلِّمَ لِغَیرِ الدِّینِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امرَأتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ وَاَدنٰی صَدِیقَهُ وَاَقصٰی اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الاَصوَاتُ فِی المَسَاجِدِ وَسَادَ القَبِیلَةَ فَاسِقُهُم وَکَانَ زَعِیمُ القَومِ اَرذَلُهُم وَاُکرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ القَینَاتُ وَالمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الخُمُورُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَارتَقِبُوا عِندَ ذٰلِکَ رِیحًا حَمرَآءَ وَزَلزَلَةً وَّخَسفًا وَّمَسخًا وَّقَذفًا وَّاٰیَاتٍ تَتَابَعُ کَنِظَامٍ قُطِعَ سِلکُهُ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرمِذِیُّ۔ (مشکوٰۃ المصابیح / کتابُ الفِتَنِ / بابُ اَشراطِ السَّاعةِ / الفصلُ الثّانی)

''ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب غنیمت کو دولت اور ۲: امانت کو غنیمت اور ۳: زکوٰۃ کو چٹی (ٹیکس) بنا لیا جائے اور ۴: غیر دین کے لیے علم حاصل کیا جائے اور ۵: آدمی اپنی بیوی کا حکم مانے اور ۶: وہ اپنی ماں کی نافرمانی کرے اور ۷: اپنے دوست کو قریب کرے اور ۸: اپنے باپ کو دُور

کرے اور۹: مسجدوں میں آوازیں بُلند ہونے لگیں اور۱۰: قبیلے کی ان میں فاسق و بدکار سرداری کرے اور۱۱: قوم کا ذمہ دار، ان کا کمینہ اور گھٹیا ہو اور۱۲: آدمی کی اس کی شرارت کی وجہ سے عزّت کی جائے اور۱۳: رنڈیاں اور۱۴: باجے ظاہر ہو جائیں اور ۱۵: شرابیں اور نشہ آور چیزیں پی جائیں اور۱۶: اس اُمّت کے پچھلے، اس کے پہلوں پر لعنت کرنے لگیں تو تم، اس وقت۱: سُرخ ہوا۲: زلزلہ۳: دھنسنا۴: صورتیں بدلنا۵: پتھر برسنا اور۶: ایسی نشانیوں کا انتظار کرو جیسے ہار جس کا دھاگا توڑ دیا جائے تو لگاتار کرے، اس حدیث کو امام ترمذی رَحِمَهُ اللّٰهُ نے روایت کیا ہے۔'' ۲: وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَقَالَ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ (مشكوٰة المصابيح/كتاب الفِتَنِ/بابُ أشراطِ السّاعة/الفصلُ الثّاني)

''اور علی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب میری اُمّت، پندرہ خصلتیں کرنے لگے تو ان پر بلاء نازل ہوگی اور آپ نے یہ مذکورہ خصلتیں گنوائیں اور نہیں ذکر کیا تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ (غیر دین کے لیے علم حاصل کیا جائے) اور فرمایا: اور وہ اپنے دوست سے نیکی کرے اور اپنے باپ پر ظلم کرے اور فرمایا: شراب اور نشہ آور چیز پی جائے اور ریشم پہنا جائے اس حدیث کو امام ترمذی رَحِمَهُ اللّٰهُ نے روایت کیا ہے۔''

فصل

اس کتاب کی تالیف کا سبب

اَحقرُالاَنَام ،دَاعِئ اِسلاَم **ابوالقاسم رانا محمد جمیل خاں بن رانا عبدالسّتّار خاں بن رانا عبد الغنی خاں** ،عرض کرتا ہے کہ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ، اِسلام کی غُربت ومظلومیّت بھی بڑھتی جارہی ہے اسی طرح سیّدالاوّلین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ کے اَصحابِ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کی توہین وتذلیل اور تضحیک وتحقیر بھی بڑھتی جارہی ہے، جوحقیقت میں ،قرآن کریم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین وتذلیل اور تضحیک وتحقیر کا کُھلا ارتکاب ہے جو واضح گُمراہی، اسلام اور حق کی مخالفت اور کُفر وباطل کی موافقت ہے کیونکہ اللہ اور اس کے آخری رسول محمد ﷺ نے ،ان کی تعریف وتحسین کی ہے جیسا کہ قرآن کریم اور کتبِ حدیث دونوں،ان کی مدح وتوصیف اور تعریف وتحسین پر گواہ ہیں پس صحابۂ کرام کی توہین وتذلیل اور ان کی تضحیک وتحقیر،قرآن کریم کا کُھلا انکار ہے اور یہ کُھلا کُفر ہے اور اسی طرح صحابۂ کرام کی تذلیل وتحقیر اور تضحیک وتوہین، رسول اللہ ﷺ کا کُھلا اِنکار ہے اور یہ کُھلا کُفر ہے اور افسوس صد افسوس تو یہ ہے کہ کافر تو کافر تھے وہ تو رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دینے کے جُرم بے گناہی میں،صحابۂ کرام کے مخالف تھے ہی اس کُفر وگمراہی کے بہت سے مرتکب، امّتِ محمدیہ میں بھی پائے جاتے ہیں جیسا کہ زمانۂ نبوی ﷺ میں،اس کُفر وگمراہی کے مرتکب، کُفّار اور منافقین تھے اور مؤمنین نہ تھے اس لیے میں نے گمراہی کے اس پُرخطر اندھیرے کوختم کرتے ہوئے اور اصحابِ رسول ﷺ کی توقیر وتکریم کرتے ہوئے، لوگوں کی ہدایت واصلاح کے لیے،

﴿اَلدَّلِیلُ التَّامُّ عَنِ الصَّحَابَۃِ الکِرَامِ فِی ضَوْءِ دِینِ اللّٰہِ الاِسلام﴾ (اللہ کے دین اسلام کی روشنی میں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے بارے میں پوری دلیل) کے نام سے، یہ کتاب، اِختصار سے تالیف کی ہے جو ﴿**اِسلام اور صحابہ کرام** رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ﴾ کے نام سے مشہور و معروف ہے اور دینِ اسلام، قرآن کریم اور حدیثِ نبوی ﷺ کا دوسرا نام ہے۔ اس کتاب کے دو اَجزاء ہیں اور ان دونوں میں سے، پہلے جزء کا نام" ﴿**قرآن اور صحابہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ﴾ " ہے جو قرآن کریم کی مقدّس روشنی میں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کی حیاتِ طیّبہ کے درخشاں اور تابناک پہلوؤں میں سے، ان کے اِیمان و عمل، ان کے مصائب و آلام، ان کی ہجرت و نصرت، ان کے جہاد و قتال، ان کی دعوت و ہدایت، ان کی دُنیوی و اُخروی بشاراتِ الٰہیّہ اور ان کے مناقب و فضائل کے خوبصورت، دلکش، رُوح پرور، ایمان افروز اور فکر انگیز تذکرہ پر مشتمل ہے اور یہ جزء، ایک مفید، طویل اور فکر انگیز مقدّمہ اور نَو ابواب و مباحث پر مشتمل ہے۔

اور اس کتاب کا دوسرا جزء، ﴿**رسول ﷺ اور صحابہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ﴾ ہے جو، اَحادیثِ نبویّہ ﷺ کی مقدّس روشنی میں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے مناقب و فضائل پر مشتمل ہے لیکن اس جزء میں، میں نے ان کے ایمان و عمل، ان کے عِلم و فقہ، ان کے جہاد و قتال، ان کے مصائب و آلام، ان کی ہجرت و نصرت، ان کی ہدایت و دعوت کو بخوفِ طوالت ذکر نہیں کیا کیونکہ موضوعاتِ مذکورہ میں سے، ہر موضوع، بہت طویل ہے اور ان میں سے، ہر موضوع پر، مفصّل

اور مختصر کتب موجود ہیں لیکن اس جزء میں، میں نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے فضائل ومناقب کو، بڑا مکتبہ نہ ہونے کے باوجود، تفصیل سے ذکر کیا ہے اور مجھے اس موضوع کے کامل ہونے کا دعوٰی نہیں ہے اور میں نے اس میں، جو کچھ ذکر کیا ہے وہ ہر متلاشئ حق کے لیے، وافی وکافی ہے پس حقیقت میں، اس کتاب کے دونوں جزء، متلاشئ حق اور قلبِ سلیم کے لیے وافی اور کافی ہیں اور کتاب کا یہ دوسرا جزء، گیارہ ابواب ومباحث پر مشتمل ہے۔

پس جس طرح قرآن کریم کے دلائل قاطعہ اور براہینِ ساطعہ سے، قرآنِ کریم، توحیدِ الٰہی اور رسالتِ محمدیہ ﷺ کی حقانیت وصداقت، واضح اور معلوم ہے جن میں سے، بعض کو، میں، اس مقدمہ کے شروع میں ذکر کر چکا ہوں اسی طرح قرآن کریم اور حدیثِ نبوی ﷺ کے دلائلِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ سے، صحابۂ کرام رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ کی حقانیت وصداقت اور ان کی عزت وعظمت وفضیلت، واضح اور معلوم ہے جن کے ہوتے ہوئے، کسی کی عدالت اور کسی کے حُکم کی کوئی اہمیت وضرورت نہیں ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ ہی وہ لوگ تھے جنہوں نے کُفر وباطل اور ظُلم وجور سے بھری اس دُنیا میں، آج سے چودہ سو چھتیس (۱۴۳۶) سال پہلے، محمد رسول اللہ ﷺ کی دعوتِ حق کلمۂ توحید **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ** (اللہ کے سوا، کوئی معبود نہیں ہے) کو قبول کیا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ کا قبیلۂ قُریش، اسی دعوتِ حق کے جُرم بے گناہی میں، آپ ﷺ کا سخت دشمن اور سخت مخالف بن چکا تھا اور اسی مخالفت وعداوت کی بدترین فضاء میں، صحابۂ کرام ہی ایسے نفوسِ قُدسیہ تھے جو رسول اللہ ﷺ کی حُب اور اتباع کی وجہ سے، مکہ کی مقدس وادی میں، تیرہ سال کے ایک طویل عرصہ تک، کُفار ومشرکین کے ظُلم وجور اور ان

کے مصائب وآلام کا نشانہ بنے تھے اور جب انہوں نے اللہ کے حُکم کی پیروی کرتے ہوئے، مدینۃ الرّسول ﷺ کی مقدّس وادی کو اپنا دارالہجرت بنالیا تو پھر بھی کفار ومشرکین نے، کبھی انہیں سُکھ کا سانس نہ لینے دیا اور وہ آخری دس سالہ نبوی زندگی میں، کُفّار ومشرکین کے مسلّط کردہ غزوات وسرایا میں کُفر وباطل کو مٹانے کے لیے، اللہ کی راہ میں، اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو پیش کرتے رہے اور اسی طرح وفاتِ رسول ﷺ کے بعد بھی، وُہ مرتے دم تک، کُفّار، منافقین اور مُرتدّین کی اِسلام کے خلاف پھیلائی ہوئی سازشوں کا مقابلہ کرتے رہے اوران سے جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ وہ، عالَمِ کُفر کی قیصرِ رُوم اور کسریٰ فارس کی عالَمی سُپر طاقتوں سے بھی جاٹکرائے ان کی حیاتِ طیّبہ کا یہ درخشاں پہلو اور ان کا یہ عظیم کردار، کسی شہادت کا محتاج نہیں ہے کیونکہ بچّہ بچّہ اس حقیقت سے آشنا ہے۔

اوراس کتاب میں، ان کے یہ مناقب وفضائل، ان میں سے بہت سے تو، معجزاتِ نبویّہ اور اُمورِ غیبیّہ پر مبنی ہیں اور ان میں سے بہت سے، ان کی توقیر وتکریم پر مبنی ہیں اور ان سب حقائق میں سے، کسی ایک کا اِنکار، قرآن کریم اور رسولُ اللہ ﷺ کی حقّانیّت وصداقت کے اِنکار کو مستوجب ومستلزم ہے اور اسی اِنکار اور عدمِ اِنکار سے کُفر اور اِسلام، واضح ہوتا ہے اور ا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ اَنْ يَّأتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ... ﴾ (الرّعد ۱۳/ ۳۸) ''اور کسی رسول کے لیے یہ نہیں ہے کہ وہ، کوئی آیت ومعجزہ لائے مگر اللہ کے حُکم سے ہی۔'' اور ۲: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ... ﴾ (آلِ عمران ۰۳/ ۱۷۹) ''اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ وہ تمہیں، غیب (چھپی بات) کی اطلاع دے اور لیکن اللہ تو اپنے رسولوں میں سے چُن لیتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے۔'' اور ایک

مسلم ومومن ہونے کی حیثیت سے ہمارے نزدیک، توقیر وتکریم وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک، توقیر وتکریم ہے اور توہین وتذلیل بھی وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک، توہین وتذلیل ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوا عَنہُ کی توقیر وتکریم اور ان کے مخالفین اور ان کے دُشمنوں کی توہین وتذلیل، آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ ﷺ سے واضح ہے اور قرآن کریم اور حدیثِ نبوی ﷺ سے معلوم ہے کہ زمانۂ نبوی ﷺ میں، صحابۂ کرام کے دُشمن اور مخالف، دوقسم کے لوگ تھے ان میں سے ایک، کافر تھے اور دوسرے، منافق تھے اور مؤمن تو ان کے دوست تھے، ان کے بھائی تھے، ان کے موافق تھے اور ان کے مددگار تھے اور زمانۂ نبوی ﷺ سے اب تلک، ان کی دُشمنی اور ان کی دوستی کا یہی معیار ہے بلکہ قیامت تلک... جو قرآنِ کریم میں واضح ہے جیسا کہ اس کتاب کے پڑھنے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

میں نے، اس کتاب کے دوسرے جزء کی تالیف میں، اپنے عِلم کے مطابق، اَحادِیثِ نبویّہ صحیحہ کے اِندِراج کرنے اور اَحادِیثِ نبویہ ضعیفہ سے اِجتناب کرنے کی پوری کوشش کی ہے عوام میں ایک مشہور حدیث، جس کا ضُعف مجھے معلوم تھا میں نے مذہبِ اہلِ سنّت کے ائمۂ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ کے اَقوال کی روشنی میں، اسے اور اس کی تضعیف کو اِختصار سے ذِکر کر دیا ہے تاکہ لوگوں پر حق اور باطل واضح ہو جائے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوا عَنہُ کے مناقب وفضائل، کسی ضعیف حدیث کے محتاج نہیں ہیں ان کے مناقب وفضائل کے لیے، قرآن کریم اور حدیثِ صحیح، کافی ہے اگر اس کتاب کی تالیف کے بعد بھی، کسی حدیث کا ضُعف مجھ پر واضح ہو گیا تو میں، اس کے ضُعف کو ضرور واضح طور پر ذکر کروں گا اِن شَآءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ کیونکہ رسولُ اللہ ﷺ

نے فرمایا ہے: مَن کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلیَتَبَوَّأ مَقعَدَہ مِنَ النَّارِ۔ (۱: صحیح البخاری / کتاب العلم / باب اِثمِ مَن کَذَبَ علی النبیﷺ ۲: صحیح مسلم / مقدمۃ / باب تغلیظ الکذب علیٰ رسول اللہﷺ) ''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا پس وہ، اپنا ٹھکانا، جہنم کی آگ بنالے۔''

اور جھوٹ بولنا، بڑا گناہ ہے اور اللہ اور اس کے رسولﷺ پر جھوٹ بولنا تو بڑا گناہ اور کھلا کفر ہے اور اُمتِ محمدیہ کی باہمی تفریق واختلاف کے اَسباب وعوامل میں سے، ایک وجہ، ضعیف حدیث کا وجود ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ میری یہ تالیف، قلبِ سلیم سے پڑھنے والے کے لیے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ سے محبت کرنے میں اور ان سے بغض سے بچنے میں، بہت مُفید ثابت ہوگی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ سے محبت، اُمتِ محمدیہ کے باہمی اتحاد واتفاق اور اس کی اُستواری ومضبوطی کی اَساسیات میں سے ایک ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ پر، امتِ محمدیہ کا لعنت کرنا، رسول اللہﷺ کی پیشین گوئیوں کی سچائی میں سے ہے اور عذاب کی علامات میں سے ہے اور اللہ اور اس کے رسولﷺ نے جو فرمادیا، وہ سچ ہے اس کو کوئی مٹا نہیں سکتا، جھٹلا نہیں سکتا لیکن نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے روکنا، ایک مسلم ومؤمن کی حیثیت سے، اپنی طاقت کے مطابق، ہم پر، فریضۂ الٰہی ہے جس کو ادا نہ کرنا، بڑا گناہ اور مُوجِبِ لعنت ہے اور اللہ سے میری دُعاء ہے کہ وہ میری اس تالیف کو، اَدیانِ عالم کے لیے، بالعموم اور اُمتِ محمدیہ کے لیے، بالخصوص، اصلاح وہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمِین یَا رَبَّ العٰلَمِینَ! آمِینَ۔

اور اس تالیف کے پہلے جُزء کے لیے، میرا ارادہ تھا کہ میں، اس میں، صحابۂ کرام رَضِیَ

اللّٰهُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے فضائل ومناقب میں، صرف آیاتِ قرآنیہ پر اکتفاء کروں اور دعوٰی کے طور پر، اس کا ہر عنوان، اس اِنداز سے ذِکر کروں کہ اس کی دلیل کے طور پر، آیاتِ قرآنیہ کی تفسیری ضرورت باقی نہ رہے لیکن بعض علماء کرام کا اِصرار تھا کہ ان کی تفسیر بھی ہو اس لیے میں نے، چند مقامات کے سوا، کسی آیتِ کریمہ کی تفسیر ضروری نہ سمجھی اور جن لوگوں کے دِلوں میں، اللہ کا خوف، آخرت کی فِکر اور حیاء وشرم ہے وُہ، ان آیاتِ کریمہ میں، تدبُّر وتفکُّر کر کے، اس کی تفسیر سمجھ جائیں گے اور اس کی وُہ حقیقت پالیں گے جو میری اس تالیف کا منشاء ومقصد ہے اور قرآن، قرآن کی تفسیر ہے اور اس تالیف میں ذِکر کردہ آیاتِ قرآنیہ، ایک ہی مسئلہ اور ایک ہی باب سے تعلُّق رکھتی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں، صحابۂ کرام کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿مَثَلُھُم فِی التَّورٰۃِ وَمَثَلُھُم فِی الاِنجِیلِ ... ﴾ (ان کی مثال، تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے) اس لیے میں نے، اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں، تورات اور انجیل میں سے، چند عبارتوں یا خبروں یا خوشخبریوں کو ذِکر کیا ہے تا کہ پڑھنے والے پر واضح ہو جائے کہ صحابۂ کرام کا ذِکر، تورات اور انجیل میں بھی ہے جیسا کہ ان دونوں میں، خاتم الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ کا ذِکر ہے بلکہ اسی طرح اَصحابِ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے بارے میں بھی چند عبارتوں یا خبروں یا خوشخبریوں کو، اس لیے نقل کیا ہے تا کہ پڑھنے والے کو مزید فائدہ ہو، مزید اِطمینان ہو، مزید اِیقان ہو اور یہ سب کتابیں، تین معروف اَدیان عالم کی مقدّس کتابیں ہیں توراۃ، یہودکی مقدّس کتاب ہے اور اِنجیل، عیسائیوں کی مقدّس کتاب ہے اور وَید اور پوران، ھندوؤں کی مقدّس کتابیں ہیں اور معلوم ہے کہ قرآنِ کریم، اپنی سچائی پر، خود دلیل اور گواہ ہے، وُہ اپنی سچائی کے لیے، کسی اور دلیل اور گواہ کا محتاج نہیں ہے جیسا کہ اس

تالیف کے مقدمہ میں، ذکر کردہ آیتِ قرآنی سے واضح ہے جو سورۃُ البقرۃ میں ہے اور میں نے، اس کتاب میں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے فضائل ومناقب میں، قرآنِ کریم میں سے، ایک سو اکیاسی مقامات میں سے، تین سو پچیس آیاتِ کریمہ نقل کی ہیں جن میں سے، کم مکرّر مقامات اور کم مکرّر آیاتِ کریمہ کو حذف کر دیا جائے تو بھی ان کے فضائل ومناقب میں، بہت سے مقامات اور بہت سی آیاتِ کریمہ باقی ہیں اور صحابۂ کرام کی فضیلت ومنقبت میں، قرآنِ کریم میں سے، ایک مقام اور ایک آیت ہی اھلِ ایمان کے لیے، وافی اور کافی ہے کیونکہ یہ، اللہ کا کلام ہے اور اللہ کا کلام مخلوق جیسا نہیں ہے اور قرآن کریم پہ ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ قرآن کریم کے فیصلہ کو مان لیا جائے ورنہ قرآن کریم کے ساتھ، کفر ہے۔

میں دِینی، علمی اور عملی لحاظ سے امتِ محمدیہ کے باہمی تفرقہ واختلاف سے سخت بیزار ہوں، سخت متنفر ہوں لیکن میں کمزور ہوں اور اپنی طاقت سے زیادہ، اسکی مخالفت میں کچھ نہیں کر سکتا اور میرا حال اپنی بے بسی اور اپنی کمزوری میں یہ ہے کہ میں تو کمبل کو چھوڑتا ہوں اور کمبل ہی مجھے نہیں چھوڑتا اس لیے میں تو تفرقہ واختلاف سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں اور میں نے، اس سے کبھی مالی، سیاسی یا کوئی اور فائدہ اُٹھانے کی کبھی کوشش نہیں کی بلکہ کبھی سوچا بھی نہیں کیونکہ یہ، اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے اور آخرت میں تباہی اور بربادی کا بھی.... اور بعض لوگ جو مجھے، اس لعنت وعذاب میں، گھسیٹنے کی کوشش کرتے ہیں وہ، اللہ کے فضل سے کبھی کامیاب نہیں ہو پائے اور میری یہ تالیف بھی، اسی تفرقہ واختلاف کے خلاف، ایک خاموش احتجاج ہے، خاموش بیزاری ہے جس میں، میں نے، اسلامی فرقوں کی اِفراط وتفریط اور غلو و تنقیص سے بچتے ہوئے اور راہِ حق اور راہِ اعتدال کی اتباع وپیروی کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ کے بارے میں، آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ

ﷺ کو پیش کیا ہے ﴿فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ...﴾[1]
(پس جو شخص چاہے پس وہ ایمان لے آئے اور جو شخص چاہے پس وہ کفر و انکار کرے۔)

افسوس صد افسوس تو یہ ہے کہ آج، امتِ محمدیہ، عالمِ کفر کی سازشوں میں، پوری طرح گھری ہوئی ہے اور دینِ اسلام کا صرف نام رہ گیا ہے اور عالمِ کفر نے پچھلے دو سو سال سے گمراہی کے ہر میدان میں کامیابی حاصل کی ہے اور اس کی اس کامیابی میں، نام نہاد مسلمانوں کا بھی زبردست ہاتھ ہے جنہوں نے اپنے دُنیوی مفادات کے حصول کے لیے، اپنے دِین و اِیمان کو داؤ پہ لگایا اور بیچا اور اب وہ ایسے ہی لوگوں کے بھرپور تعاوُن سے، اِسلام کے نام کو بھی مِٹانے پہ تُلا ہوا ہے اور امتِ محمدیہ کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ اللہ کے خوف اور آخرت کی فکر سے بے نیاز ہو کر، بہت سے لوگوں کی اِمامت و اِمارت اور قیادت و سیادت میں، مزید اِفتراق و تفریق کا یہ مبغوض اور منحوس عمل، مختلف صورتوں میں اور مختلف شعبوں میں، پوری شان و شوکت، پوری رضا و رغبت، پوری قُوت و طاقت، پوری شہرت و عظمت، پورے جمال و جلال، پورے قیل وقال، پورے لُطف و کرم، پوری ہوس و ہوا اور پورے رُعب و دبدبہ سے جاری و ساری ہے تقریر کی صورت میں بھی اور تحریر کی صورت میں بھی، جس کے دُنیوی و اُخروی نقصانات، ہر اہلِ عقل پر عیاں اور واضح ہیں اور میں نے، یہ کتاب، حق کی حمایت میں اور باطل کی مخالفت میں، تالیف کی ہے اور کتاب کی تالیف کی صورت میں، حق کی حمایت کرنا اور باطل کی مخالفت کرنا، نیکی ہے، بُرائی نہیں ہے اتحاد و اتفاق کی خاموش دعوت ہے افتراق و تفریق نہیں ہے پس اللہ سے میری دُعاء ہے کہ وہ، امتِ محمدیہ کو امتِ واحدہ بننے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کے فضائل و مناقب کے باب میں، سب لوگوں کے لیے مفید بنائے۔ آمِینَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِینَ! آمِینَ۔ ☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا جزء

قرآن اور صحابہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہ

اور یہ پہلا جزء، مندرجۂ ذیل نَو ابواب ومباحث پر مشتمل ہے اور وہ یہ ہیں:

☆**پہلا باب**: صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہ کا ایمان وعمل اور ان کے فضائل ومناقب اور ان کے دُشمن، کافر اور مُنافق ہیں۔

☆**دوسرا باب**: صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ، خاص مواقع اور پُر خطر حالات میں اور ان کے فضائل ومناقب۔

☆**تیسرا باب**: اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَ عَنہُنَّ اور ان کے فضائل ومناقب اور قرآنِ کریم میں، اس سے مراد، بالا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویاں ہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُنَّ۔

☆**چوتھا باب**: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، کفّار سے اللہ کی راہ میں، جہاد کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم

وَرَضُوْاعَنْہُ اوران کے فضائل ومناقب۔

☆**پانچواں باب**: صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوْا عَنہُ میں سے، بعض کوزمین میں خلیفہ بنانے کا وعدۂ الٰہی اور خلفاء راشدین

☆**چھٹا باب**: رسول اللہ ﷺ سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوْا عَنہُ، کفّار اور منافقین کے سوالات اوران کے جوابات الٰہیہ اوران کے درمیان، فرق۔

☆**ساتواں باب**: صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوْا عَنہُ کی مثال، تورات اور انجیل میں اور پہلی آسمانی کتابوں تورات، انجیل، وَید اور پُوران سے، اس کا ثبوت۔

☆**آٹھواں باب**: صورتِ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوْا عَنہُ۔

☆**نواں باب**: اللہ کا صحابۂ کرام کے بارے میں رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوْا عَنہُ کی شہادت۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿پہلا باب﴾

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کا اِیمان وعمل اور ان کے فضائل ومناقب اور ان کے دُشمن، کافِر اور مُنافق ہیں۔

....

پہلی فصل

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کا اِیمان اور ان کا اِیمان، لوگوں کے لیے، اِیمان وہدایت کا معیار وکسوٹی ہے۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ ۲/۱۳ میں منافقین کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَاِذَا قِیلَ لَھُمْ اٰمِنُوا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوٓا أَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَھَآءُ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰكِن لَّا یَشْعُرُوْنَ﴾

”اور جب (مومنین کی طرف سے) ان (منافقین) کو کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ (منافقین) کہتے ہیں: کیا ہم ایمان لائیں جیسا کہ بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں؟ سُن لو! بیشک یہی (منافقین) بیوقوف ہیں اور لیکن وہ (منافقین) جانتے نہیں ہیں۔“ یہ آیتِ کریمہ، سورۃ البقرۃ کی تیرھویں آیت ہے اللہ تعالیٰ نے اس سورۂ مبارکہ کی پہلی پانچ آیاتِ کریمہ میں، مؤمنین متقین مہتدین کی صِفات کو ذِکر فرمایا ہے اور چھٹی اور ساتویں آیت میں، کافرین معذّبین کی صِفات کو ذِکر فرمایا ہے اور آٹھویں آیت سے بیسویں آیت تک منافقین معذّبین کی صِفات کو ذِکر فرمایا ہے مذکورہ آیت، تیرھویں آیت ہے اور اس میں منافقین کی صفات کا ذکر ہے اس لیے اس آیت کریمہ میں، لَھُمْ (ان کے

لیے رانہیں) میں ھُمْ (وہ ران) سے مُراد، منافقین ہیں اور النّاس (لوگ) سے مُراد، صحابۂ مومنین ہیں کیونکہ خاتم الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ پر نزولِ قرآن کے وقت، اصحابِ رسول ﷺ ہی مومن تھے نہ کہ اصحابِ رسول ﷺ کے دُشمن یا مخالف اور ان کے دُشمن، ان کے گستاخ و بے ادب اور ان کا مذاق اُڑانے والے، دو قسم کے لوگ تھے ان میں سے ایک، کافرین تھے اور دوسرے منافقین، .....اور مومنین، ان کے دوست، ان کے مؤدّب، ان کے مددگار اور ان کا مذاق نہ اُڑانے والے تھے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں، صحابۂ مومنین کے ایمان کو لوگوں کے ایمان کے لیے معیار و کسوٹی بنایا ہے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بھی اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی... کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مطلق طور پر، ان کے ایمان کو لوگوں کے ایمان کے لیے، معیار و کسوٹی بنایا ہے پس جو لوگ، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد، مرتد ہو گئے تھے وہ صحابہ نہ تھے اور اسی لیے تو صحابہ، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد، کفار و منافقین و مرتدّین سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے اور ان کی آنکھوں کے کانٹے اور ان کے دِلوں کی جلن بنے رہے تھے اور جن لوگوں نے ان کے ایمان کو، اپنے ایمان کے لیے معیار و کسوٹی نہیں بنایا اللہ نے ان کو اس آیت میں منافق، بے عِلم اور بے وقوف قرار دیا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے، معلوم ہے اس آیت کی مزید وضاحت، آئندہ عُنوان کے تحت دیکھئے۔

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ ۲/۱۳۷ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ سے خطاب کرتے ہوئے، یہود، نصارٰی اور مشرکین کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

”پس اگر وہ اسی طرح ایمان لے آئیں جیسے تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ، مُنہ پھیر لیں تو پھر اصل بات یہ ہے کہ وہ، ہٹ دھرمی میں پڑ گئے ہیں سو (اے نبی!) تمہیں، اللہ، ان سے، کافی ہے اور وہ ہر بات کا سُننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔“

دُوسری فصل

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کی توہین وتذلیل، ان کو ستانے، ان سے بُغض رکھنے اور ان کے مذاق اُڑانے کا مرتکب، منافق، کافر، بیوقوف، جاہل اور گمراہ ہے۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ ۲/۱۳۔۱۶ میں منافقین کی صفات ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ۝ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝﴾

” اور جب ان (منافقین) سے کہا جاتا ہے: کہ تم ایمان لاؤ جس طرح لوگ (صحابہ) ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں: کہ کیا ہم ایمان لائیں جس طرح بیوقوف ایمان لائے ہیں؟ خبردار! حقیقت میں یہی (منافقین) بیوقوف ہیں اور لیکن وہ جانتے نہیں ہیں اور جب وہ (منافقین) ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو وہ کہتے ہیں: ہم ایمان لائے اور جب وہ، اپنے شیطانوں کی طرف الگ ہو جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: بیشک ہم تو تمہارے ہی

ساتھ ہیں اصل میں ہم تو (ان کا) مذاق اُڑانے والے ہیں اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے اور انہیں ڈھیل دے رہا ہے وہ اپنی سرکشی میں اندھے بھٹک رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ،ہدایت کے بدلے میں گمراہی خریدی ہے سو ان کی تجارت نے نفع نہ دیا اور وہ ہدایت پانے والے نہ ہوئے۔"

پس اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا مذاق اُڑانے والا، ان کا دُشمن، ان کا مُخالف اور ان کا بے ادب و گستاخ، منافق اور گمراہ ہے مومن اور ہدایت یافتہ نہیں ہے اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نیک لوگوں کا مذاق اُڑانے والا، ان کا دشمن، ان کا مخالف اور ان کا بے ادب و گستاخ، منافق اور گمراہ ہے مومن اور ہدایت یافتہ نہیں ہے اور صحابۂ کرام، نیک تھے، بُرے نہ تھے اگر وہ بُرے ہوتے تو اللہ، ان کے مذاق اُڑانے والے کو منافق اور گمراہ قرار نہ دیتا اور ان کے ایمان کو لوگوں کے ایمان کے لیے معیار و کسوٹی نہ بناتا پس صحابہ نیکوں میں سے سب سے زیادہ نیک تھے اور صحابہ کرام، تھے اس لیے اللہ نے ان کے دشمن، ان کے مخالف، ان کے بے ادب و گستاخ اور ان کا مذاق اُڑانے والے کو منافق اور گمراہ قرار دیا ہے اور تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ منافق کا کوئی دین نہیں ہوتا وہ کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ...اور پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ منافق، اپنی زبان سے اِسلام کا دعویٰ کرتا ہے، ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اور جب اسے کُفر سے کوئی مفاد ہوتا ہے تو وہ اسلام کی شرم نہیں کرتا بلکہ اسلام اور اہلِ اسلام کو بے عزت کرنے، انہیں بدنام کرنے، انہیں نقصان پہنچانے پر حسبِ موقع چھپے یا کُھلے اور بُزدلی یا بہادری سے تُل جاتا ہے جہاں دیکھی توا پرات وہاں گُزاری ساری رات۔ اللہ، مُجھے اور آپ کو کُفر اور مُنافقت سے بچائے۔

آمین۔ یاربَّ العٰلمین! آمین۔

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ المنافقون ۶۳/ ۷، ۸ میں منافقین کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝﴾

''یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: تم ان لوگوں پر مت خرچ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ تتر بتر ہو جائیں اور اللہ ہی کے لیے، آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں اور لیکن منافق نہیں سمجھتے، یہ کہتے ہیں: اگر ہم مدینہ میں واپس گئے تو عزّت والا، وہاں سے، ذِلّت والے کو، ضرور نکال دے گا حالانکہ اللہ ہی کے لیے عزّت ہے اور اس کے رسول کے لیے بھی اور مومنین کے لیے بھی اور لیکن منافقین جانتے نہیں ہیں۔''

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ ۹/ ۱۲۴، ۱۲۵ میں منافقین کے اِستہزاء (مذاق اُڑانے) کا ردّ کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ۝﴾

''اور جب بھی، کوئی سورت اُتاری جاتی ہے تو ان (منافقین) میں سے کچھ لوگ (مذاق کے طور پر) کہتے ہیں: کہ تم میں سے، اس سُورت نے کس کا ایمان بڑھا دیا ہے؟

اور وہ خوش ہوتے ہیں اور رہ گئے وہ لوگ کہ ان کے دِلوں میں بیماری ہے سو اُترنے والی سُورت، ان کے لیے، گندگی پر گندگی بڑھاتی ہے اور وہ کافر ہو کر مرتے ہیں۔"

۴: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ ۹/ ۷۹ میں منافقین کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

"اور وہ لوگ جو، صدقات کے بارے میں، مومنوں میں سے خوشی سے خرچ کرنے والوں پر، طعن زنی کرتے ہیں اور ان پر بھی جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت مزدوری کی (کمائی) ہی، تو یہ ان کا مذاق اُڑاتے ہیں اللہ ان کا مذاق اُڑاتا ہے اور ان کے لیے، دردناک عذاب ہے۔"

۵: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران ۳/ ۱۸۶ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا وَّاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾

"البتہ تم، ضرور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے معاملے میں، آزمائے جاؤ گے اور البتہ تم، ضرور ان لوگوں سے تکلیف دہ باتیں سُنو گے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ان لوگوں سے بھی جنہوں نے، شرک کیا ہے اور اگر تم نے صبر کیا اور تقوی اختیار کیا تو بیشک یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔"

تیسری فصل

رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ پر سختی نہیں کی اور نہ ہی اللہ نے، اپنے رسول ﷺ کو، ان کے خلاف اُٹھا کھڑا کیا کیونکہ وہ مومن تھے، منافق نہ تھے۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ المدنیۃ ۹/۷۳ اور سورۃ التحریم المدنیۃ ۶۶/۰۹ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ﴾

''اے نبی! آپ کفار اور منافقین سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے اور ان کا ٹھکانہ، جہنم ہے اور بدترین ٹھکانہ ہے۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب ۳۳/۶۰۔۶۲ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّکَ بِھِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْھَآ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ مَّلْعُوْنِیْنَ اَیْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ۝ سُنَّةَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ۝﴾

''(اے رسول!) اگر منافق لوگ باز نہ آئے اور وہ لوگ بھی جن کے دلوں میں، بیماری ہے اور مدینہ میں بُری خبریں اُڑانے والے بھی تو (اے رسول!) ہم، تمہیں، ان کے خلاف (کاروائی کے لیے) ضرور اُٹھا کھڑا کریں گے پھر وہ تمہارے ساتھ، اس (مدینہ) میں نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ہی، ان پر (ہر طرف سے) لعنت بھیجی جائے گی جہاں کہیں بھی

وہ پائے جائیں گے وہ پکڑے جائیں گے اور بُری طرح قتل کیے جائیں گے ایسے لوگوں کے معاملے میں، اللہ کی یہی سنت ہے جو پہلے گزر چکے ہیں اور (اے رسول!) تم، اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی ہرگز نہ پاؤ گے۔"

چوتھی فصل

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کے ایمان میں شک کرنے والا، کافر ہے جیسا کہ قرآن مجید اور رسالتِ محمد ﷺ میں شک کرنے والا، کافر ہے۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲ ۲۳/ ۲۴ میں قرآن کریم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی حقانیت وصداقت ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ ﴾

"اور (اے لوگو!) اگر تم، اس (کتاب) کے بارے میں، کسی شک مں ہو جو ہم نے، اپنے بندے (محمد ﷺ) پر، اُتاری ہے تو اس جیسی، ایک ہی سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا، اپنے حمائتیوں کو بُلا لو اگر تم سچے ہو پس اگر تم (ایسا) نہ کر سکو اور تم ہرگز نہ (ایسا) کر سکو گے تو پھر اس آگ سے ڈر جاؤ جس کا ایندھن، لوگ اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔"

پس ان دونوں آیتوں سے، قرآن کریم کی حقانیت وصداقت، معلوم ہوئی کیونکہ کفاو مشرکین یعنی قرآنِ کریم اور رسالتِ محمد ﷺ کے منکرین، قرآن کریم جیسی ایک سورت بنا کر نہ لا سکے بڑی سورت تو کیا؟ اس جیسی چھوٹی سورت بھی بنا کر نہ لا سکے؟ قرآن کریم جیسی

ایک سو چودہ سورتیں تو کیا بنا کر لاتے؟ اور قرآن کریم کی حقانیت وصداقت، رسالتِ محمدیہ ﷺ کی حقانیت وصداقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے، قرآن کریم کو، محمد رسول اللہ ﷺ پر اُتارا ہے اور قرآن کریم میں، صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کے اِیمان کا ذِکر، بہت سے مقامات پر موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے، ان کو مومنین قرار دیا ہے اور ان کے مومنین ہونے کی حیثیت سے، ان کے اَعمالِ حسنہ کو ذِکر فرمایا ہے اور اللہ، عالم الغیب والشّھادۃ ہے پس صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کے اِیمان میں شک کرنے والا، کافر ہے اور قرآن کریم، رسالتِ محمدیہ ﷺ اور اللہ کے عالم الغیب والشھادۃ کا منکر ہے اور وہ، کافر ہے۔

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ ۵/۴۴ میں فرمایا ہے: ﴿ وَمَن لَّم يَحكُم بِمَآ اَنزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الكٰفِرُونَ ﴾

''اور جو کوئی، اسکے ساتھ فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اُتارا ہے یعنی قرآن اور سنت پس یہی لوگ، کافر ہیں۔'' اور معلوم ہے کہ اللہ نے دو چیزیں اُتاری ہیں ان میں سے ایک، قرآن کریم ہے اور دوسری، حدیث نبوی ﷺ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات، زبور، انجیل اور دیگر کتب وصحائف کو اُتارا ہے پس اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر، قرآن کریم اور حدیث نبوی ﷺ کے ساتھ فیصلہ نہ کرنے والے کو، کافر قرار دیا ہے۔

پانچویں فصل

محمد رسول اللہ ﷺ کی اپنے اصحابِ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ پر رحمت ورأفت۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۱۵۹/۳ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿فَبِمَا رَحمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُم وَلَو كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ القَلبِ لَانفَضُّوا مِن حَولِكَ فَاعفُ عَنهُم وَاستَغفِر لَهُم وَشَاوِرهُم فِي الاَمرِ فَاِذَا عَزَمتَ فَتَوَكَّل عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ المُتَوَكِّلِينَ﴾

”سو یہ اللہ کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ (اے رسول!) تم ان (مومنین) کے لیے نرم مزاج ہو اور اگر کہیں تم، سخت مزاج اور سنگ دل ہوتے تو یہ ضرور تمہارے آس پاس سے بکھر جاتے سو ان کو معاف کردو اور ان کے حق میں بخشش مانگو اور ان سے کام یا معاملہ میں مشورہ لیتے رہو پس جب پختہ فیصلہ کرلو تو تم اللہ پر بھروسہ کرو (اور کام کر گزرو) بیشک اللہ، بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۱۲۸/۹ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ کے بارے میں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَقَد جَآءَكُم رَسُولٌ مِّن اَنفُسِكُم عَزِيزٌ عَلَيهِ مَا عَنِتُّم حَرِيصٌ عَلَيكُم بِالمُؤمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾

”(اے صحابۂ مومنین!) بیشک تمہارے پاس، تم ہی میں سے، ایک رسول آیا ہے اس کے لیے

ہر وہ بات ناگوار ہے جو تمہیں تکلیف پہنچائے اور (وہ) تمہاری بھلائی کا حریص ہے اور مومنین پر، بڑا شفیق اور بے حد مہربان ہے۔"

چھٹی فصل

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ، کفار پر سخت اور آپس میں رحیم و مہربان ہیں اور ان کی دیگر صفاتِ حَسنہ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۴۸/۲۹ میں، اصحابِ رسول ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾

"محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو، آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں (اور) آپس میں مہربان ہیں (اے رسول!) تم انہیں، رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے پاؤ گے وہ، اللہ کا فضل اور خوشنودی تلاش کرتے ہیں ان کی پہچان، ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے یہ، ان کی مثال، تورات میں ہے اور ان کی مثال، انجیل میں ہے جیسے ایک کھیتی، جس نے، اپنی کونپل نکالی پھر اس کو تقویت دی پھر وہ گدرائی پھر وہ، اپنے تنے پر، سیدھی کھڑی ہوگئی جو کاشت کار کو خوش کرتی ہے تاکہ ان (صحابہ) کو دیکھ کر، کفار جلیں اللہ تعالیٰ

نے ،ان میں سے ،ان سے بخشش اور بڑے اَجر کا وعدہ کر رکھا ہے جو اِیمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کیے ہیں۔"

ساتویں فصل

کُفّار اور مُشرِکین کی تمنّا ،صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُو اعَنہُ کے بارے میں۔

۱:اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲/۱۰۵ میں ،صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُو اعَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿مَا یَوَدُّ الَّذِینَ کَفَرُوا مِن اَھلِ الکِتٰبِ وَلَا المُشرِکِین اَن یُّنَزَّلَ عَلَیکُم مِّن خَیرٍ مِّن رَّبِّکُم وَاللّٰہُ یَختَصُّ بِرَحمَتِہٖ مَن یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ ﴾

"اہلِ کتاب میں سے وہ لوگ پسند نہیں کرتے جنہوں نے ،کُفر کیا ہے اور نہ ہی مُشرکین ،اس بات کو، کہ تم پر،تمہارے رب کی طرف سے ،کوئی بھلائی اُتاری جائے لیکن اللہ ،اپنی رحمت کے ساتھ، ہر اس شخص کو خاص کر لیتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔"

۲:اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/۶۹ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُو اعَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ وَدَّت طَّآئِفَۃٌ مِّن اَھلِ الکِتٰبِ لَو یُضِلُّونَکُم وَمَا یُضِلُّونَ اِلَّآ اَنفُسَھُم وَمَا یَشعُرُونَ ﴾

"اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ ،دل سے یہ چاہتا ہے کاش! کہ وہ ،تمہیں ،گمراہ کر دے حالانکہ یہ گمراہ نہیں کرتے مگر اپنے آپ کو ہی ،لیکن وہ سمجھتے نہیں۔"

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران المدنیۃ ۳/ ۷۲، ۷۳ میں فرمایا ہے: ﴿وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اَنْ یُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝﴾

''اور اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ، (اپنے لوگوں سے) کہتا ہے: کہ تم، اس (محمد ﷺ) پر، صبح کے وقت، ایمان لے آؤ جو ان لوگوں پر اُتارا گیا ہے جو (محمد ﷺ) پر ایمان لائے ہیں اور شام کو (اس کا) اِنکار کردو، ممکن ہے کہ پھر وہ (اپنے دین سے) پھر جائیں اور بات نہ مانو مگر اسی شخص کی جو، تمہارے دین کی پیروی کرتا ہو (اے رسول!) کہہ دو بے شک ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے (اور یہ اسی کی دَین ہے) کہ کسی کو ویسا ہی دیا جائے جو کبھی تم کو دیا گیا تھا یا یہ کہ ان کو، تمہارے خلاف، تمہارے رب کے حضور سے، قوی حجت مل جائے (اے رسول!) آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اسے دیتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور اللہ، وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

۴: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/ ۹۹، ۱۰۰ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿قُلْ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ ۝﴾

”(اے رسول!) کہہ دو اے اہلِ کتاب! تم اللہ کی راہ سے، ہر اس شخص کو، کیوں روکتے ہو جو ایمان لاتا ہے؟ تم ان میں ٹیڑھ چاہتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو اور اللہ ان باتوں سے بے خبر نہیں ہے جو تم کرتے ہو اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم، ان میں سے ایک گروہ کا کہا مانو گے جنہیں کتاب دی گئی ہے تو وہ تمہیں، تمہارے ایمان کے بعد، کافر کر کے پھیر دیں گے۔“

۵: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران المدنیۃ ۱۱۸/۳ میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَۃً مِّن دُونِکُم لَا یَالُونَکُم خَبَالًا وَّدُّوا مَا عَنِتُّم قَد بَدَتِ البَغضَآءُ مِن اَفوَاھِھِم وَمَا تُخفِی صُدُورُھُم اَکبَرُ قَد بَیَّنَّا لَکُمُ الاٰیٰتِ اِن کُنتُم تَعقِلُونَ ﴾

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم اپنوں کے سوا، (کسی کو) رازدان نہ بناؤ وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں، کوئی کمی اُٹھا نہیں رکھیں گے وہ ہر اس بات کو محبوب رکھتے ہیں جو تمہیں مصیبت میں مبتلا کر دے بے شک بُغض و عناد ان کے مُونہوں سے پھوٹا پڑتا ہے اور جو کچھ ان کے سینے چُھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے بے شک ہم نے تمہارے لیے، آیات و نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں اگر تم عقل و سمجھ رکھتے ہو۔“

آٹھویں فصل

مہاجرین اور انصار میں سے، پہلے آگے بڑھ جانے والے اور احسان و نیکی کے ساتھ، انکے پیچھے یا ساتھ چلنے والے یا ان کی پیروی کرنے والے صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۱۰۰ میں فرمایا ہے: ﴿وَالسّٰبِقُونَ الاَوَّلُونَ مِنَ المُهٰجِرِينَ وَالاَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِاِحسَانٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ وَاَعَدَّ لَهُم جَنّٰتٍ تَجرِی تَحتَهَا الاَنهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الفَوزُ العَظِيمُ﴾

”اور مہاجرین اور انصار میں سے، پہلے سبقت لے جانے والے اور وہ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے، اُن کے لیے، ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے۔“

نویں فصل

دیگر مہاجرین اور انصار صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ اور ان کے لیے بخشش کی دُعاء۔

۱: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر المدنیۃ ۵۹/۱۰ میں مہاجرین اور انصار صحابہ کے ذکر کے بعد فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِينَ جَآءُوا مِن بَعدِهِم يَقُولُونَ رَبَّنَا اغفِر لَنَا وَلِاِخوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالاِيمَانِ وَلَا تَجعَل فِی قُلُوبِنَا غِلًّا

لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا رَبَّنَا إِنَّکَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴾

''اور وہ لوگ جو ان (مہاجرین اور اَنصار) کے بعد آئیں گے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو، ایمان میں، ہم پر سبقت لے گئے ہیں اور ہمارے دِلوں میں، ان کے لیے، کوئی بُغض وکینہ نہ رکھ جو اِیمان لاچکے ہیں اے ہمارے رب! یقیناً تو بہت شفقت کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''

فصل

دیگر مہاجرین اور اَنصار صحابہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران المدنیۃ ۱۹۵/۳ میں فرمایا ہے: ﴿ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخرِجُوا مِن دِيَارِهِم وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقٰتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنهُم سَيِّاٰتِهِم وَلَأُدخِلَنَّهُم جَنّٰتٍ تَجرِي مِن تَحتِهَا الأَنهٰرُ ثَوَابًا مِّن عِندِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِندَهُ حُسنُ الثَّوَابِ ﴾

'' سو وہ لوگ، جنہوں نے ہجرت کی اور وہ، اپنے گھروں سے، نکالے گئے اور میری راہ میں، ستائے گئے اور انہوں نے جنگ کی اور شہید کردیے گئے تو میں، ضرور ان سے، ان کے گُناہوں کا کفّارہ بناؤں گا اور میں، ضرور ان کو، ایسی جنتوں میں، داخل کروں گا جن کے نیچے سے، نہریں بہہ رہی ہیں یہ اللہ کے پاس سے، ثواب واَجر ہے اور اللہ، اسی کے پاس، بہترین ثواب واَجر ہے۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج المدنیۃ ۲۲/۳۹، ۴۰ میں فرمایا ہے: ﴿ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقٰتَلُونَ بِأَنَّهُم ظُلِمُوا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصرِهِم لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَّقُولُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ... ﴾

"ان لوگوں کو (جنگ کی) اجازت دے دی گئی ہے جن سے جنگ کی جا رہی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور بے شک اللہ، ان کی مدد پر ضرور قادر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو، اپنے گھروں سے، ناحق صرف (اس قصور پر) نکال دیے گئے تھے کہ وہ کہتے تھے: ہمارا رب، اللہ ہے۔"

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج المدنیۃ ۲۲/۵۸-۶۰ میں فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ذَلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ﴾

"اور وہ لوگ جنہوں نے ، اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر وہ قتل ہوئے یا وہ مر گئے تو ضرور اللہ، ان کو، بہترین روزی بہم پہنچائے گا اور بے شک اللہ ہی روزی دینے والوں میں سے بہترین ہے وہ ضرور انہیں، ایسی جگہ داخل فرمائے گا جسے وہ پسند کریں گے اور بے شک اللہ ضرور ہر بات جاننے والا اور نہایت بُردبار ہے یہ ہے (ان کا انجام) اور جس نے ویسا ہی بدلہ لیا جیسا کہ اُسے ستایا گیا تھا پھر اس کے ساتھ زیادتی کی گئی تو اللہ، اس کی ضرور مدد کرے گا بے شک اللہ بہت زیادہ معاف فرمانے والا اور بہت بخشنے والا ہے۔"

۴: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الممتحنۃ المکیۃ ۶۰/۱ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا

اعلنتم ومن یفعله منکم فقد ضل سوآء السبیل ﴾

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تم میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم، ان کے ساتھ، دوستی کی پینگیں بڑھاتے ہو حالانکہ وہ، اس کو ماننے سے انکار کر چکے ہیں جو حق میں سے، تمہارے پاس آیا ہے وہ رسول ﷺ کو اور تمہیں بھی، اس بنا پر، جلا وطن کرتے ہیں کہ تم، اللہ پر ایمان لائے ہو جو تمہارا رب ہے اگر تم، میرے راستے میں، جہاد کرتے ہوئے اور میری رضا ڈھونڈتے ہوئے نکلے کہ تم، ان سے دوستی چھپاتے ہو اور میں، تمہارے چھپانے اور تمہارے ظاہر کرنے کو خوب جاننے والا ہوں اور جو شخص، تم میں سے یہ کام کرے گا پس یقیناً وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔''

فصل

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ ۸/۷۲ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ان الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا اولئک بعضھم اولیاء بعض. والذین امنوا ولم یھاجروا ما لکم من ولایتھم من شیء حتی یھاجروا وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم م بینکم وبینھم میثاق واللہ بما تعملون بصیر ﴾

''بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مال اور اپنی جان سے، اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے، (ان کو) رہنے کی جگہ دی اور (ان کی) مدد کی یہی لوگ، آپس میں، ایک دوسرے کے دوست و مددگار ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لائے لیکن انہوں نے

ہجرت نہیں کی تمہیں، ان کی دوستی سے کچھ بھی (تعلّق وسروکار) نہیں ہے یہاں تک کہ وہ بھی ہجرت کرلیں اور اگر وہ، تم سے، دین میں مدد مانگیں تو تم پر، ان کی مدد کرنا فرض ہے مگر یہ کہ ایسی قوم کے مقابلے میں کہ تمہارے اور ان کے درمیان، کوئی میثاق (معاھدہ) ہو اور اللہ، ان باتوں کو خوب دیکھنے والا ہے جو تم کرتے ہو۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ ۸/ ۷۴۔۷۵ میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ اٰوَوا وَّنَصَرُوا اُولٰٓئِكَ هُمُ المُؤمِنُونَ حَقًّا لَّهُم مَّغفِرَةٌ وَّرِزقٌ كَرِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مِن بَعدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُم فَاُولٰٓئِكَ مِنكُم وَاُولُوا الاَرحَامِ بَعضُهُم اَولٰى بِبَعضٍ فِي كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيءٍ عَلِيمٌ﴾

" اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ، جنہوں نے (ان کو) پناہ دی اور (ان کی) مدد کی یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے، بخشش اور عزّت والی روزی ہے اور وہ لوگ جو (ان کے) بعد ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا سو یہ لوگ بھی تم میں سے ہیں مگر خونی رشتے اللہ کی کتاب کی رُو سے، ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں بیشک اللہ ہر چیز کو بہت جاننے والا ہے۔"

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/ ۱۱۷ میں مہاجرین اور انصار صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿لَقَد تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالمُهَاجِرِينَ وَالاَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ العُسرَةِ مِن بَعدِ

مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴾

''بیشک اللہ نے نبی ﷺ کو معاف فرما دیا ہے اور ان مہاجرین اور انصار کو بھی (معاف فرما دیا ہے) جنہوں نے اس (نبی ﷺ) کا سخت تنگی کے وقت، اس کے بعد بھی، ساتھ دیا تھا کہ ان میں سے، ایک گروہ کے دلوں میں، کجی پیدا ہو جائے پھر اللہ نے انہیں معاف کر دیا بیشک وہ ، ان کے ساتھ، انتہائی شفقت کرنے والا اور بہت مہربان ہے۔''

۴: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر المدنیۃ ۵۹/۸-۱۰ میں مالِ فَے کے مستحقین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:﴿ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّدِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَّمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَالَّذِينَ جَآءُوا مِنْ م بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴾

''(نیز یہ مالِ فَے) ان تنگ دست مہاجرین کے لیے ہے جو، اپنے گھروں اور اپنی جائدادوں سے نکال باہر کیے گئے ہیں وہ، اللہ کا فضل اور خوشنودی تلاش کرتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ صادقین (سچے) ہیں اور (یہ مالِ فَے، ان انصار لوگوں کے

لیے بھی ہے) جنہوں نے (ہجرت کے) گھر یعنی مدینہ میں اور ایمان میں ان (مہاجرین) سے پہلے جگہ پکڑی ہے وہ، ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو، ان کی طرف، ہجرت کر کے آئے اور وہ، اپنے دلوں میں، اس چیز کی، کوئی حاجت تک نہیں پاتے جو، انہیں دی جائے اور وہ، اپنی جانوں پر، دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو تنگی ہو اور جو لوگ، اپنے دل کی تنگی ولالچ سے بچا لیے گئے سو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور (یہ مالِ فے ان کے لیے بھی ہے) جو، ان (مہاجرین اور انصار) کے بعد آئیں گے وہ دُعاء کریں گے: اے ہمارے رب! تو ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو، اِیمان میں، ہم پر، سبقت لے گئے اور ہمارے دِلوں میں، ان کے لیے، بغض وکینہ نہ رکھ جو ایمان لائے ہیں اے ہمارے رب! یقیناً تو، بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

فصل

ہجرت کرنے والی صحابیاتِ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُنَّ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الممتحنۃ المکیۃ ۶۰/۱۰ میں، صحابۂ مومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابیاتِ مومنات رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُنَّ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿یَاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اِذَا جَآءَکُمُ المُؤمِنَاتُ مُھَاجِرَاتٍ فَامتَحِنُوھُنَّ اللّٰہُ اَعلَمُ بِاِیمَانِھِنَّ فَاِن عَلِمتُمُوھُنَّ مُؤمِنَاتٍ فَلَا تَرجِعُوھُنَّ اِلَی الکُفَّارِ لَا ھُنَّ حِلٌّ لَّھُم وَلَا ھُم یَحِلُّونَ لَھُنَّ وَاٰتُوھُم مَّآ اَنفَقُوا وَلَا جُنَاحَ عَلَیکُم اَن تَنکِحُوھُنَّ اِذَآ اٰتَیتُمُوھُنَّ اُجُورَھُنَّ وَلَا تُمسِکُوا بِعِصَمِ الکَوَافِرِ وَاسئَلُوا مَآ اَنفَقتُم وَلیَسئَلُوا مَآ اَنفَقُوا ذٰلِکُم حُکمُ اللّٰہِ یَحکُمُ

بَیۡنَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿﴾

"(اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہارے پاس، مومن عورتیں، ہجرت کر کے آئیں تو ان کی خوب جانچ پڑتال کر لیا کرو اللہ، ان کے ایمان کو خوب جاننے والا ہے پس اگر وہ (عورتیں) تمہیں ایمان والی عورتیں معلوم ہو جائیں تو تم، انہیں، کفار کی طرف واپس نہ کرو نہ مومن عورتیں، ان کافر مردوں کے لیے حلال ہیں اور نہ ہی وہ کافر مرد، ان مومنہ عورتوں کے لیے حلال ہیں اور تم، کافروں کو، وہ کچھ دے دو جو انہوں نے خرچ کیا تھا اور (اے مومنو!) تم پر، کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم، ان مومنہ عورتوں سے، نکاح کر لو بشرطیکہ تم، ان عورتوں کو، ان کے حق مہر ادا کر دو اور کافر بیویوں کو، (اپنی زوجیت میں) مت روکے رکھو اور تم مانگ لو جو، تم نے، خرچ کیا تھا اور کفار بھی، وہ کچھ، مانگ لیں جو، انہوں نے، خرچ کیا تھا یہ، اللہ کا حکم ہے جس کے مطابق، وہ تمہارے درمیان فیصلہ کر رہا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور بہت دانا ہے۔"

دسویں فصل

اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ صحابہ کو دور نہ ہٹایئے۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام المکیۃ ۶/۵۲-۵۵ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ کے بارے میں، فرمایا ہے: ﴿وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّھُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡھَہٗ ؕ مَا عَلَیۡکَ مِنۡ حِسَابِھِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ وَّمَا مِنۡ حِسَابِکَ عَلَیۡھِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَتَطۡرُدَھُمۡ فَتَکُوۡنَ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿﴾ وَکَذٰلِکَ فَتَنَّا بَعۡضَھُمۡ بِبَعۡضٍ لِّیَقُوۡلُوۡۤا اَھٰۤؤُلَآءِ مَنَّ

اللّٰہُ عَلَیہِم مِّن م بَینِنَا أَلَیسَ اللّٰہُ بِأَعلَمَ بِالشّٰکِرِینَ ۝ وَإِذَا جَآءَکَ الَّذِینَ یُؤْمِنُونَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیکُم کَتَبَ رَبُّکُم عَلٰی نَفسِہِ الرَّحمَۃَ أَنَّہُ مَن عَمِلَ مِنکُم سُوٓءً م بِجَھَالَۃٍ ثُمَّ تَابَ مِن م بَعدِہِ وَأَصلَحَ فَأَنَّہُ غَفُورٌ رَّحِیمٌ ۝ وَکَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الاٰیٰتِ وَلِتَستَبِینَ سَبِیلُ المُجرِمِینَ ۝﴾

''اور (اے رسول!) ان لوگوں کو (خود سے) دُور نہ ہٹاؤ جو، اپنے رب کو، صبح اور شام پکارتے رہتے ہیں وہ تو، اس کے چہرہ کے طلب گار ہیں تم پر، ان کے حساب میں سے، کسی چیز کا (بار) نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے حساب میں سے، ان پر کچھ (ذمہ داری) ہے کہ ان کو پرے ہٹاؤ (اگر ایسا کیا) تو تم، ظالموں میں سے ہو جاؤ گے اور اسی طرح ہم نے، ان میں سے، بعض کو، بعض کے ذریعہ سے، آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ (اُنہیں دیکھ کر) کہیں: کہ کیا یہی وہ لوگ ہیں کہ جن پر، اللہ نے، ہمارے درمیان میں سے، فضل و کرم کیا ہے؟ (ہاں!) کیا اللہ شکر کرنے والوں کو خوب جاننے والا نہیں ہے؟ اور (اے رسول!) جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو (ان سے) کہہ دیجئے تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے اپنے نفس پر رحمت (کا شیوہ) لازم کر لیا ہے کہ جو شخص تم میں سے، نادانی سے کوئی بُرائی کرلے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اصلاح کرلے تو بیشک وہ بہت بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکھف المکیۃ ۱۸/۲۸ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ کے بارے میں، فرمایا ہے: ﴿وَاصبِر نَفسَکَ مَعَ الَّذِینَ یَدعُونَ رَبَّھُم بِالغَدٰوۃِ

وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهُ فُرُطًا﴾

”(اے رسول!) اپنے دل کو، ان لوگوں کی معیت پر، مطمئن کرلو جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے ہیں اور اس کے چہرہ کے طلب گار ہیں اور تم، اپنی نظروں کو، ان کی طرف سے نہ ہٹاؤ (اس غرض سے کہ) تم، دُنیاوی زندگی کی زینت وآرائش پسند کرتے ہو اور اس شخص کی بات مت مانو کہ ہم نے، جس کے دل کو، اپنے ذِکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ، اپنی خواہش کی پیروی کر رہا ہے اور اس کا طریق کار، اِفراط وتفریط پر مبنی ہے۔“

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشعراء المکیۃ ۲۶/۲۱۴-۲۲۰ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ مومنین رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمْ وَرَضُوا عَنهُ کے بارے میں، فرمایا ہے: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ الَّذِي يَرٰكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِينَ ۝ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝﴾

”اور (اے رسول!) تم، اپنے قریبی خاندان کو ڈراؤ اور ان لوگوں کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ جو ایمان لانے والوں میں سے، تمہاری پیروی کریں لیکن اگر وہ، تمہاری نافرمانی کریں تو کہہ دو کہ بیشک میں، ان باتوں سے بیزار ہوں جو، تم کر رہے ہو اور نہایت زبردست اور نہایت مہربان (اللہ) پر بھروسہ کرو جو، تم کو دیکھتا ہے جب تم (نماز میں تنہا) کھڑے ہوتے ہو اور سجدہ کرنے والوں میں، تمہاری نقل وحرکت کو بھی... بیشک وہی سب کچھ سُننے والا اور سب کچھ

جاننے والا ہے۔"

گیارھویں فصل

اللہ نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ کے دِلوں میں، اِیمان کو محبوب اور مزیّن بنادیا اور ان کی طرف کُفر، فِسق اور نافرمانی کو ناپسند کیا۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات المدنیۃ ۴۹/۷، ۸ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَاعلَمُوا أَنَّ فِیکُم رَسُولَ اللّٰہِ لَو یُطِیعُکُم فِی کَثِیرٍ مِّنَ الأَمرِ لَعَنِتُّم وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ إِلَیکُمُ الإِیمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِی قُلُوبِکُم وَکَرَّہَ إِلَیکُمُ الکُفرَ وَالفُسُوقَ وَالعِصیَانَ أُولٰئِکَ ہُمُ الرّٰشِدُونَ ۝ فَضلاً مِّنَ اللّٰہِ وَنِعمَۃً وَّاللّٰہُ عَلِیمٌ حَکِیمٌ﴾

"اور تم جان لو کہ بیشک تم میں، اللہ کا رسول ﷺ ہے اگر وہ، بہت سے معاملات میں، تمہاری بات مان لے تو تم ضرور مشقّت میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تمہاری طرف، ایمان کو محبوب بنادیا ہے اور اس نے، اسے، تمہارے دلوں میں خوشنما کردیا ہے اور تمہیں کُفر، فِسق اور نافرمانی سے نفرت دلادی ہے یہی لوگ راشدون (ہدایت یافتہ) ہیں اللہ کے فضل سے اور احسان سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور بڑا دانا ہے۔"

بارھویں فصل

صحابیات مؤمنات رضی اللہ عنھنّ کی رسول اللہ ﷺ سے بیعت۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الممتحنۃ المکیۃ ۶۰/۱۲ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے صحابیات مومنات رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُنَّ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴾

''اے نبی! جب تمہارے پاس، مومنہ عورتیں آئیں وہ تمہاری اس بات پر بیعت کریں کہ ۱: وہ اللہ کے ساتھ، ذرا بھی، شرک نہ کریں گی اور ۲: وہ چوری نہ کریں گی اور ۳: زنا نہ کریں گی اور ۴: اپنی اَولاد کو قتل نہ کریں گی اور ۵: کوئی ایسا بُہتان نہ باندھیں گی جسے وہ، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے آگے گھڑلیں اور ۶: کسی نیکی میں، تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت کرلو اور ان عورتوں کے لیے، اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''

تیرھویں فصل

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، خَیْرُ اُمَّة (سب سے بہترین اُمّت) ہیں۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران المدنیۃ ۳/۱۱۰، ۱۱۱ میں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ سے خطاب کرتے ہوئے اور ان سے وعدہ کرتے ہوئے، اہلِ کتاب کے

بارے میں فرمایا ہے:﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ۝﴾

''تم بہترین اُمت ہو جسے لوگوں (کی راہنمائی) کے لیے نکالا گیا ہے (پیدا کیا گیا ہے) تم معروف (نیکی) کا حکم کرتے ہو اور منکر (برائی) سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کہیں اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) بھی (قرآن اور رسول ﷺ پر) ایمان لے آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا ان میں سے، تھوڑے مومن (ایمان لانے والے) ہیں اور ان میں سے بہت سے فاسق (نافرمان) ہیں یہ ستانے کے سوا تمہارا کچھ بھی ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر وہ، تم سے، جنگ کریں تو وہ، تم سے، پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کو، مدد بھی نہ ملے گی۔''

چودھویں فصل

صحابۂ مومنین رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمْ وَرَضُوا عَنهُ، وفاتِ رسول ﷺ کے بعد، مرتد نہ ہوئے۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ المدنیۃ ۵/۵۴ میں اپنے رسول ﷺ کے زمانہ کے مومنین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ

وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جو شخص، تم میں سے، اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ، ایسی قوم کو لائے گا کہ اللہ ان سے محبت کرے گا اور وہ، اللہ سے محبت کریں گے مومنوں پر، مہربان اور کفّار پر، سخت اور وہ، کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جو وہ اسے دیتا ہے جسے وہ چاہے اور اللہ فراخی والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

اور اس آیتِ کریمہ کے مخاطبین، زمانۂ نبوی ﷺ کے مومنین ہیں جو وفاتِ رسول ﷺ کے بعد، دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے ان دونوں میں سے پہلا گروہ وہ ہے جو وفاتِ رسول ﷺ کے بعد، مرتد نہیں ہوا اسی گروہ کو اِسلامی اِصطلاح میں صحابہ کہا جاتا ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو وفاتِ رسول ﷺ کے بعد مرتد ہو گیا تھا اس گروہ کو اِسلامی اِصطلاح میں صحابہ نہیں کہا جاتا بلکہ کافر کہا جاتا ہے صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کی مقدّس تاریخ، اس بات پر گواہ ہے کہ وفاتِ رسول ﷺ کے بعد، ان کی ساری زندگی، ان مرتدین سے **جهاد في سبيل الله** میں گزری اور دیگر کفار و منافقین سے بھی **جهاد في سبيل الله** میں گزری اور وہ چھ اچھی صفات، جو اس آیتِ کریمہ میں مذکور ہیں ان کا صحابۂ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ بالاولیٰ، مصداق اور مستحق ہیں اور وہ چھ اچھی صفات یہ ہیں ۱: اللہ ان سے محبت کرتا ہے ۲: وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور ۳: مومنین پر نرم ہیں اور ۴: کافرین پر سخت ہیں اور ۵: وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور ۶: وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے بلکہ اس آیت کریمہ کے سیاق وسباق کو دیکھا جائے تو صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کے سوا، اس آیتِ کریمہ کا کوئی مصداق اور مستحق نہیں ہے اس لیے کہ اگر وہ مرتد ہو جاتے تو اللہ، کسی اور قوم

کو لاتا اور معلوم ہے کہ جب اللہ، ان کی زندگی میں، کسی اور قوم کو نہیں لایا تو پس وہ مرتد نہ ہوئے اور نہ ہی ان کی وفات کے بعد، ان کی اولاد کے سوا، کسی اور قوم کو لایا پس وہ مرتد نہ ہوئے پس وہ مومن ہیں، کافر یا منافق نہیں ہیں اور وہی اس آیتِ کریمہ میں مذکورہ چھ صفات کے مصداق اور مستحق بنے۔

پندرھویں فصل

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ، مغفورین (بخشے ہوئے) تھے اور معصومین نہ تھے۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/۱۵۲ میں جنگِ اُحد کا ذکر کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ سے خطاب میں فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

''یقیناً اللہ نے، تم سے، اپنا وعدہ سچا کر دکھایا تھا جب تم، ان (کفار و مشرکین) کو، اللہ کے حکم سے کاٹ رہے تھے یہاں تک کہ جب تم ہی ڈھیلے پڑ گئے اور تم نے حکم کے بارے میں، اختلاف کیا اور تم نے، اس کے بعد نافرمانی کی کہ اللہ نے، تمہیں، وہ چیز دِکھلا دی جو، تمہیں محبوب تھی تم میں سے، کچھ تو وہ تھے جو، دُنیا کے طلب گار تھے اور تم میں سے، کچھ وہ تھے جو، آخرت کے طلب گار تھے تب اللہ نے، تمہیں، ان دُشمنوں کے سامنے سے پسپا کر دیا تا کہ وہ تمہاری آزمائش کرے اور حق یہ ہے کہ اللہ نے (پھر بھی) تمہیں، معاف کر دیا اور اللہ، مومنین

پر فضل والا ہے۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/۱۵۵ میں، جنگِ اُحد کا ذکر کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ سے خطاب میں فرمایا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِینَ تَوَلَّوا مِنکُم یَومَ التَقَی الجَمعٰنِ اِنَّمَا استَزَلَّهُمُ الشَّیطٰنُ بِبَعضِ مَا کَسَبُوا وَلَقَد عَفَا اللّٰهُ عَنهُم اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ﴾

" بیشک وہ لوگ جو، تم میں سے، پیٹھ پھیر گئے تھے جس دن، دو جماعتیں (دو فوجیں) باہم ٹکرا گئی تھیں اس کا سبب یہ تھا کہ شیطان نے، ان کے، ان کی بعض حرکتوں کی وجہ سے، قدم ڈگمگا دیے تھے جو وہ کر بیٹھے تھے بہر حال اللہ نے، انہیں معاف کر دیا بیشک اللہ تو بہت معاف فرمانے والا اور نہایت بُردبار ہے۔"

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/۱۵۹ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کا ذِکر کرتے ہوئے، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب میں فرمایا ہے:

﴿فَبِمَا رَحمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُم وَلَو کُنتَ فَظًّا غَلِیظَ القَلبِ لَانفَضُّوا مِن حَولِکَ فَاعفُ عَنهُم وَاستَغفِر لَهُم وَشَاوِرهُم فِی الاَمرِ فَاِذَا عَزَمتَ فَتَوَکَّل عَلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ المُتَوَکِّلِینَ﴾

" سو یہ اللہ کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ (اے رسول!) تم، ان (مومنین) کے لیے نرم مزاج ہو اور اگر تم کہیں سخت مزاج اور سنگ دل ہوتے تو یہ تمہارے آس پاس سے بکھر جاتے سو ان کو معاف کر دو اور ان کے حق میں بخشش مانگو اور ان سے کام یا معاملے میں مشورہ لیتے رہو پھر

جب تم پختہ فیصلہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو(اور کر گزرو) بیشک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے، پہلی دو آیاتِ کریمہ میں جنگِ اُحد کے موقع پر، معصیتِ رسول ﷺ پر، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کی معافی کا دوبار ذِکر کیا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۴۳ میں جنگِ تبوک کے لیے روانہ ہوتے وقت، رسول اللہ ﷺ کا منافقین کو مدینہ میں رہنے کی اجازت کے قصور کی معافی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿عَفَا اللّٰهُ عَنكَ لِمَ اَذِنتَ لَهُم حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعلَمَ الكٰذِبِينَ ۱۱﴾

"(اے رسول!) اللہ تعالیٰ نے، تم کو، معاف کر دیا ہے تم نے، ان منافقین کو، کیوں اجازت دی تھی؟ یہاں تک کہ تمہارے لیے وہ لوگ واضح ہو جاتے جنہوں نے سچ کہا اور تم جھوٹوں کو جان لیتے۔" پس جب اللہ نے، اپنے رسول ﷺ کو اور آپ ﷺ کے اصحابِ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کو معاف کر دیا تو پھر ان کے گناہ کو ذِکر کرنا، اور انکی معافی کو ذِکر نہ کرنا، کُفر ونفاق ہے ان کی توہین وتذلیل وتحقیر ہے اور قرآن کے بعض پر ایمان لانا اور بعض کے ساتھ، کُفر کرنا ہے اور یہ ایسے ہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ خطا کو ذکر کرے اور آپ ﷺ کی معافی کو ذِکر نہ کرے پس یہ قرآن کریم کے ساتھ مذاق ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، مذاق ہے جو کُھلا کُفر ہے۔

۴: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النّور المدنیۃ ۲۴/۶۲ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کے بارے میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿اِنَّمَا المُؤمِنُونَ الَّذِينَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَاِذَا كَانُوا مَعَهٗ

عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمُ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

''مومن تو صرف وہ لوگ ہیں جو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے ہیں اور جب وہ ،اس (رسول ﷺ) کے ساتھ، کسی اجتماعی کام کے موقعہ پر ہوتے ہیں تو وہ نہیں جاتے یہاں تک کہ وہ، اس (رسول ﷺ) سے اجازت لے لیں بیشک (اے رسول!) وہ لوگ جو، تم سے اجازت مانگتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں پھر جب وہ، تم سے اپنے کسی کام پر، اجازت مانگیں تو اس کو اجازت دے دو جس کو، ان میں سے چاہو اور ان کے لیے، اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''

۵: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر المدنیۃ ۵۹/۱۰ میں مالِ فَے کے مستحقین میں مہاجرین اور اَنصار صحابہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴾

''اور (یہ مالِ فے ان کے لیے بھی ہے) جو ان (مہاجرین اور انصار) کے بعد آئیں گے وہ دُعاء کریں گے: اے ہمارے رب! تو ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم پر ایمان میں پہل کر گئے اور ہمارے دِلوں میں، ان کے لیے، کوئی بُغض وکینہ نہ رکھ جو ایمان لائے ہیں اے ہمارے رب! یقینًا تو بہت شفقت کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''

سولھویں فصل

خاتم الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ کی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ کو قرآن وسنّت کی تعلیم اوران کا تزکیہ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/۱۶۴ میں فرمایا ہے: ﴿لَقَد مَنَّ اللّٰہُ عَلَی المُؤمِنِینَ اِذ بَعَثَ فِیھِم رَسُولاً مِّن اَنفُسِھِم یَتلُوا عَلَیھِم اٰیٰتِہ وَیُزَکِّیھِم وَیُعَلِّمُھُمُ الکِتٰبَ وَالحِکمَۃَ وَاِن کَانُوا مِن قَبلُ لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِینٍ﴾

''یقیناً اللہ نے، مومنین پر احسان کیا ہے کہ جب ان میں، انہی میں سے، ایک رسول ﷺ بھیجا جو انہیں، اس (اللہ) کی آیات پڑھ کر سُناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب (قرآن مجید) اور حکمت (سُنّتِ نبوی ﷺ) کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ وہ اس سے پہلے یقیناً کُھلی گمراہی میں تھے۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعۃ المدنیۃ ۶۲/۲۔۴ میں فرمایا ہے: ﴿ھُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الاُمِّیّٖنَ رَسُولاً مِّنھُم یَتلُوا عَلَیھِم اٰیٰتِہ وَیُزَکِّیھِم وَیُعَلِّمُھُمُ الکِتٰبَ وَالحِکمَۃَ وَاِن کَانُوا مِن قَبلُ لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِینٍ. وَّاٰخَرِینَ مِنھُم لَمَّا یَلحَقُوا بِھِم وَھُوَ العَزِیزُ الحَکِیمُ ۝ ذٰلِکَ فَضلُ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ﴾

''وہی (اللہ) جس نے اُمّیوں میں، انہی میں سے، ایک رسول ﷺ بھیجا یا اُٹھایا جو ان کو، اللہ کی آیتیں پڑھ کر سُناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی سنتِ نبوی ﷺ کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ وہ اس سے پہلے ضرور کُھلی گمراہی میں تھے اور

(اس رسول ﷺ کی بعثت) ان دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے جو انہیں میں سے ہیں (اور) وہ، ابھی ان کے ساتھ آ کر نہیں ملے اور وہ بڑا زبردست اور بڑی حکمت والا ہے یہ، اللہ کا فضل ہے جو وہ دیتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔"

سترھویں فصل

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ اپنی ہدایت وایمان سے پہلے، آپس میں دُشمن تھے پس اللہ نے، ان کے اِسلام کے بعد، ان کے دِلوں میں اُلفت ڈال دی تھی۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/۱۰۳ میں صحابۂ مومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝﴾

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم کو ہرگز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم (فرمانبردار) ہو اور تم سب مل کر، اللہ کی رسی کو، مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ بندی نہ کرو اور اپنے اُوپر، اللہ کی نعمت کو، یاد کرو کہ جب تم، (آپس میں) دُشمن تھے پھر اس نے تمہارے دِلوں کے درمیان، اُلفت ڈال دی پس تم، اس کی نعمت

سے، بھائی بھائی بن گئے اور تم، آگ سے بھرے گڑھے کے کنارے پر، (کھڑے) تھے سو اللہ نے تمہیں، اس سے بچالیا اسی طرح اللہ تمہارے لیے، اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ ۶۳/۸ میں اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ عَنھُمْ وَرَضُوا عَنْہُ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾

"اور اس (اللہ) نے، ان کے دِلوں کو، ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا (اے رسول!) اگر تم، وہ سب کا سب خرچ کر دیتے جو، زمین میں ہے تو بھی ان کے دِلوں کو نہ جوڑ سکتے لیکن اللہ نے ان کے دِلوں کو جوڑ دیا بیشک وہ، بڑا زبردست اور دانا ہے۔"

اٹھارویں فصل

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوا عَنْہُ، مومن تھے، نہ کافر تھے اور نہ ہی منافق۔

۱: اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں، تین گروہوں کی صفات کو، نہایت تفصیل سے ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہیں: ۱: مومنین ۲: کافرین اور ۳: منافقین اور صحابہ کرام میں، مومنین کی صفات پائی جاتی تھیں اور ان میں، کافرین اور منافقین کی صفات پائی نہیں جاتی تھیں۔

۲: اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں، زمانۂ رسالت کے مذکورہ تین قسموں کے لوگوں مومنین، کافرین اور منافقین سے خطاب کیا ہے اور اپنے خطاب میں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوا عَنْہُ کو مومنین قرار دیا ہے اور ان کی مدح فرمائی ہے اور ان کے مخالفین

اوران کے دشمنوں کو، کافرین اور منافقین قرار دیا ہے اور ان کی مذمت فرمائی ہے مثال کے لیے ،اس رسالہ میں سابقہ فصول اور آئندہ فصول کا مطالعہ فرمایئے۔

۳: وفاتِ رسول ﷺ کے بعد، صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ ،کفار ومنافقین ومرتدین سے جہاد فی سبیل اللہ کرتے رہے اور کفار ومنافقین ومرتدین، ان کے سخت مخالف اور سخت دشمن تھے قرآن کریم، حدیثِ نبوی ﷺ اور تاریخِ اسلامی، اس پر گواہ ہے بلکہ کفار کی تالیف کی ہوئی تاریخ بھی، اور کفار آج بھی صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ کو، اپنا سخت مخالف اور سخت دُشمن سمجھتے ہیں حالانکہ انہوں نے، کفار پر، غلبہ پانے کے باوجود، ان سے اچھا سلوک کیا تھا اس لیے صحابۂ کرام کے اِیمان میں شک کرنے والا ،قرآنِ کریم اور حدیثِ نبوی ﷺ میں شک کرنے والا ہے اور جو، ان دونوں میں سے کسی ایک میں ،شک کرنے والا ہو وہ کافر ہے پس صحابۂ کرام کو کافر یا منافق یا مرتد قرار دینے والا ،خود کافر یا منافق یا مرتد ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ اَخلاقی لحاظ سے بھی بے حیا ہے پس اگر وفاتِ رسول ﷺ کے بعد، صحابۂ کرام مرتد ہو گئے ہوتے تو وہ مرتدین، منافقین اور کفار سے جنگ نہ کرتے اور اس طرح وہ نہ غازی بنتے اور نہ شہید بنتے اور وہ ان جنگوں کی وجہ سے یا تو غازی بنے یا شہید بنے۔

۴: رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں، اللہ تعالیٰ نے ،قرآنِ کریم کی کسی آیت میں، کسی صحابی کے ایمان میں، شک کا ذِکر نہیں کیا بلکہ اللہ کی بات میں یقین ہوتا ہے شک نہیں ہوتا کیونکہ اس کا عِلم یقینی ہے۔

۵: اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی کسی آیت میں، کسی صحابی کے بارے میں، یہ ذِکر نہیں کیا کہ وہ وفاتِ رسول ﷺ کے بعد مرتد ہو جائے گا کیونکہ اللہ، عالم الغیب والشہادۃ ہے اور ماضی،

حال اور مستقبل کے احوال کو جاننے والا ہے وہ چھپے اور کھلے کو جاننے والا ہے اگر وہ مرتد ہو گئے ہوتے تو اللہ، قرآن کریم میں، ان کے مرتد ہونے کا ضرور ذکر کرتا کیونکہ وہ، عالم الغیب والشہادۃ ہے پس معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ مرتد نہ تھے اور ان کو مرتد کہنے والا، خود مرتد اور کافر ہے۔

انیسویں فصل

اللہ نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے سینوں سے غِل (کینہ وکدورت) کو کھینچ لیا تھا۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف ۷/۴۲، ۴۳ میں فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝﴾

''اور وہ لوگ جو، ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے (ہمارا ضابطہ ہے کہ) ہم، کسی جان پر، بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کی طاقت کے مطابق ہی، یہی لوگ جنت والے ہیں وہ، اس میں، ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ہم نے اسے نکال دیا ہے جو ان کے سینوں میں کینہ اور کدورت ہے ان کے نیچے سے، نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے: سب حمد وتعریف اللہ کے لیے ہے جس نے، ہم کو، اس (جنت) میں پہنچایا اور ہم راہ پانے والے نہ تھے اگر اللہ، ہم کو، ہدایت نہ دیتا بیشک ہمارے رب کے رسول سچی باتیں لائے تھے اور انہیں پکارا جائے گا: کہ یہ ہے وہ جنت

،جس کے تم، اس کے بدلے میں وارث بنائے گئے ہو جو تم (دُنیا میں) کرتے رہے تھے۔‘‘

بیسویں فصل

اللہ نے، اپنے نبی ﷺ کو، اپنی مدد سے اور صحابۂ مومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ سے زور دیا۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ ۸/۶۲ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، کفار کے بارے میں، فرمایا ہے: ﴿وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ﴾

’’اور (اے رسول!) اگر ان (کفار) کا ارادہ یہ ہو کہ وہ، تمھیں دھوکہ دیں تو یقیناً اللہ، تمھیں کافی ہے وہی تو ہے جس نے، تمھیں، اپنی مدد سے اور مومنین کے ذریعے سے، زور دیا ہے۔‘‘

اکیسویں فصل

اللہ، اپنے نبی ﷺ کو کافی ہے اور ان کو بھی جنھوں نے، آپ ﷺ کی مومنین میں سے پیروی کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ ۸/۶۴ میں اپنے رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾

’’اے نبی! اللہ، تمھیں کافی ہے اور ان کو بھی جنھوں نے، مومنین میں سے، آپ کی پیروی کی ہے۔‘‘

بائیسویں فصل

جنگ و جہاد میں صابر اور کمزور صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَ رَضُوا عَنهُ کو خوشخبری۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ ۸/۶۵،۶۶ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ اور صحابۂ مومنین رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:﴿يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِينَ ۝﴾

”اے نبی! تم مومنین کو قتال و جہاد پر اُبھارتے رہو اگر تم میں سے، صبر کرنے والے بیس (۲۰) ہوں گے تو وہ دو سو (۲۰۰) پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم میں سے ایک سو (۱۰۰) ہوں گے تو وہ ایک ہزار (۱۰۰۰) کافروں پر غالب آ جائیں گے کیونکہ وہ ایسی قوم ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے اچھا! اب اللہ نے، تم پر، تخفیف کر دی ہے اور جان لیا ہے کہ تم میں، کمزوری ہے اس لیے اگر تم میں سے، صبر کرنے والے ایک سو (۱۰۰) ہوں گے تو وہ دو سو (۲۰۰) پر غالب آ جائیں گے اور اگر تم میں سے، ایک ہزار (۱۰۰۰) ہوں گے تو وہ، دو ہزار (۲۰۰۰) پر غالب آ جائیں گے اور اللہ، صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

تئیسویں فصل

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ میں سے، بزرگی والے اور مالدار۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور ۲۴/ ۲۲ میں صحابۂ کرام رَضِی اللّٰہُ عنھُم ورَضُوا عنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

”اور تم میں سے، فضل اور حیثیت والے، رشتہ داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (نہ) دینے کی قسمیں نہ کھائیں اور وہ معاف کر دیا کریں اور درگزر سے کام لیں کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے؟ اور اللہ بہت معاف کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔“

چوبیسویں فصل

حکم و معاملہ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے آپس کے جھگڑا اور نافرمانی میں عفوِ الٰہی۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/ ۱۵۲ میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ

وعصیتم من م بعد مآ ارکم مّا تحبّون منکم مّن یّرید الدّنیا ومنکم مّن یّرید الاخرۃ ثمّ صرفکم عنھم لیبتلیکم ولقد عفا عنکم واللّٰہ ذو فضل علی المؤمنین﴾

"اور یقیناً اللہ نے تو، تم کو، اپنا وعدہ سچ کر دکھایا تھا جب تم، ان (کفار) کو، اس (اللہ) کے حکم سے بے دریغ قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جب تم خود ہی ڈھیلے پڑ گئے اور تم نے حکم کے بارے میں، اختلاف کیا اور تم نے، اس کے بعد نافرمانی کی کہ اللہ نے، تمہیں، وہ چیز دِکھلا دی تھی جو، تمہیں محبوب تھی تم میں سے، کچھ وہ تھے جو، دُنیا کے طلب گار تھے تب اللہ نے، تمہیں، ان (دشمنوں) کے سامنے سے پسپا کر دیا تا کہ وہ، تمہاری آزمائش کرے اور حق یہ ہے کہ اللہ نے، تمہیں، معاف کر دیا اور اللہ، مومنین پر فضل والا ہے۔"

پچیسویں فصل

نیکی کے ساتھ، مہاجرین اور انصار صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے پیچھے آنے والوں یا ان کی پیروی کرنے والوں کو خبر یہ صورت میں، ان سے کینہ نہ رکھنے اور ان کی بخشش کے لیے تعلیمِ الٰہی اور حکمِ الٰہی۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر ۵۹/۸۔۱۰ میں مالِ فَے کے مستحقین کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿للفقرآء الّذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلاً مّن اللّٰہ ورضوانا وّینصرون اللّٰہ ورسولہ اولٰئک ھم الصّدقون ۝ والّذین تبوّؤا الدّار والایمان من قبلھم یحبّون

مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾

”(نیز وہ مالِ فَے) ان مفلس مہاجرین کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور اپنی جائدادوں سے نکال باہر کیے گئے ہیں وہ، اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی تلاش کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ، صادقین (سچے) ہیں اور (یہ مالِ فَے) ان لوگوں کے لیے بھی ہے جنہوں نے، ان مہاجرین سے پہلے، (مدینہ کے) گھر اور ایمان کو جگہ پکڑی ہے وہ، ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ان کے پاس، ہجرت کر کے آئے اور وہ اپنے مالوں میں، اس چیز کی کوئی حاجت نہیں پاتے جو انہیں دی جائے اور وہ، دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اگر چہ وہ خود حاجت مند ہوں اور جو اپنے دِل کے لالچ سے بچا لیے گئے سو وہی فلاح پانے والے ہیں (اور یہ مالِ فَے) ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو ان (مہاجرین اور انصار صحابہ) کے بعد آئیں گے وہ (اس طرح دعاء میں) کہیں گے کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان میں، ہم پر سبقت لے گئے ہیں اور ہمارے دِلوں میں، ان لوگوں کے لیے، بُغض و کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے ہیں اے ہمارے رب! بیشک تُو، بہت شفقت کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

چھبیسویں فصل

کفار کی فوجوں کی وجہ سے، صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کے ایمان میں زیادتی۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران ۳/۱۷۱۔۱۷۵ میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝﴾

''بیشک اللہ، ان مومنین کے اجر وثواب کو ضائع نہیں کرتا جنہوں نے، اللہ اور رسول ﷺ کے بلاوے کو قبول کیا تھا اس کے بعد بھی جو ان کو، زخم پہنچا تھا ان لوگوں کے لیے، بڑا اجر وثواب ہے جنہوں نے، ان میں سے، نیکی کی اور پرہیزگاری کی یہ وہ لوگ ہیں جن کو، لوگوں نے کہا تھا یقینا کافر لوگ، تمہارے مقابلے کے لیے، اکٹھے ہو گئے ہیں پس تم، ان سے ڈرو پس اس بات نے، ان کو ایمان میں بڑھا دیا اور انہوں نے کہا: ہمیں، اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے پس وہ، اللہ کی طرف سے نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے ان کو، کوئی برائی نہ لگی اور انہوں نے اللہ کی رضامندی کی پیروی کی اور اللہ بڑے فضل والا ہے (اے صحابہ!) یہ تو شیطان تھا جو

تمہیں، اپنے دوستوں سے، ڈراتا تھا پس تم، ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم، مؤمنین ہو۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب ۳۳/۲۲ میں غزوۂ اَحزاب کا ذکر کرتے ہوئے، صحابۂ مومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿ وَلَمَّا رَأَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ﴾

"اور جب مومنوں نے، (کافروں کی) فوجوں کو دیکھا تو انہوں نے کہا: یہ ہے وہ جو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے، ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا تھا اور اس بات نے، ان کو نہیں بڑھایا مگر ایمان اور بات ماننے میں ہی۔"

ستائیسویں فصل

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے قِبلہ کی تحویل کے بارے میں، بیوقوف یہود اور منافقین کا قول اور اس میں، صحابہ کا اِتّباع رسول ﷺ اور ان کے اِیمان وصلوٰۃ کو ضائع نہ کرنے کا وعدۂ اِلٰہی۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲/۱۴۲ میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کے بارے میں، بیوقوف یہود اور منافقین کا قول ذِکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا عَلَیْھَا قُلْ لِّلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴾

"عنقریب لوگوں میں سے، بیوقوف (یہودی) یہ کہیں گے: کس چیز نے، ان (مومنوں)

کو،ان کے اس قبلہ سے پھیر دیا جس (بیت المقدّس) پر وُہ (نماز میں) تھے (اے رسول!) آپ کہہ دیجئے مشرق اور مغرب، اللہ ہی کے لیے ہیں وہ سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے جسے،وہ چاہتا ہے۔"

پس اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ مُومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کے عمل کے بارے میں، باتیں کرنے والے یہودی اور منافقین ہیں، نہ کہ مؤمنین اور دوسرا یہ کہ بیت المقدّس سے کعبہ کو قبلہ بنانا، ہدایت ہے اور صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) ہے اور تیسرا یہ کہ اللہ کے سوا،کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔

۲:اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ ۲/۱۴۳ میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ سے خطاب کرتے ہوئے،تحویلِ قبلہ کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَّمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾

"اور اسی طرح ہم نے تم کو، اُمّتِ وَسط (درمیانی یعنی بہترین اُمت) بنایا تاکہ تم، لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول ﷺ، تم پر گواہ ہو جائے اور ہم نے، اس قبلہ کو مقرّر نہیں کیا تھا جس کی طرف، (اے رسول!) تم نماز پڑھا کرتے تھے مگر تاکہ ہم، اس شخص کی تمیز کرلیں جو رسول ﷺ کی اتباع و پیروی کرتا ہے اس شخص سے جو، اپنی دونوں ایڑیوں پر پلٹ جاتا ہے اگرچہ یہ (تحویلِ قبلہ) سب پر ہی شاق گزرا سوائے ان لوگوں کے جن کو، اللہ نے ہدایت دی اور

(اے صحابہ!) اللہ ایسا نہیں ہے کہ وہ، تمہارے اِیمان یعنی صلوٰۃ (نماز) کو ضائع کردے بیشک اللہ سب لوگوں پر، بہت شفقت کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔"

پس اس آیت کریمہ میں، اللہ نے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ سے واضح طور پر خطاب فرمایا ہے اور اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ا: صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ، **اُمّتِ وَسَط** ہیں یعنی وہ، اِعتقاد، اَخلاق، عادات، معاملات اور اَعمال میں معتدل اور اُممِ سابقہ کی اِفراط و تفریط سے پاک اور مبرّا ہیں ۲: صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ، لوگوں پر، **شُھَدَاء** (گواہ) ہیں

۳: صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ، رسول اللہ ﷺ کی اتباع و پیروی کرنے والے ہیں

۴: صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ، ہدایت یافتہ ہیں

۵: صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ، مومنین ہیں اور

۶: اِیــمَــانَــکُــم' (تمہارا اِیمان) میں، اللہ کا خطاب صحابۂ کرام سے ہے پس ایمَانَکُم' (تمہارے اِیمان) سے مراد، **اِیمانِ صَحَابہ** ہے اور اِیمان سے مراد، صلوٰۃ (نماز) ہے پس اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اِیمانِ صحابہ کو اللہ نے قبول کیا ہے، ضائع و برباد نہیں کیا ہے نمازِ صحابہ کو اللہ نے قبول کیا ہے ضائع و برباد نہیں کیا ہے پس صحابہ، مومن ہیں اس لیے اللہ نے، ان کے اِیمان کو اور ان کی نماز کو قبول کیا ہے اور اگر وہ منافق ہوتے تو اللہ ان کے ایمان کو قبول نہ کرتا اور نہ ہی ان کی نماز کو قبول کرتا اور اگر وہ کافر ہوتے تو اللہ، ان کے اِیمان کو قبول نہ کرتا اور نہ ہی ان کی نماز کو اور ان کی پہلی نماز وہی ہے جو، انہوں نے بیت المقدّس کی طرف، اس کے قبلہ ہونے کی صورت میں ادا کی تھی جس کو، اللہ نے قبول

کیا نہ کہ ضائع و برباد... اور اس کے بعد، اللہ نے، صحابہ مومنین کا قبلہ، بیت اللہ کو بنا دیا جو مکہ مکرّمہ میں ہے ۷: اللہ تعالیٰ نے، اس آیتِ کریمہ میں، واضح طور پر، نماز کو ایمان قرار دیا ہے پس نماز، ایمان ہے اور اس تفسیر پر، ائمۂ حدیث اور ائمۂ تفسیر متفق ہیں رَحِمَہُمُ اللّٰہُ اور اسی اتفاق پر، آیتِ مذکورہ کا سیاق و سباق بھی دلالت کرتا ہے جیسا کہ ہم ابھی اس بارے میں ذِکر کر چکے ہیں اور قرآنِ کریم اور حدیثِ نبوی ﷺ سے معلوم ہے کہ اِیمان، دِل سے تصدیق ۲: زبان سے اِقرار اور ۳: جوارح و اَعضاء سے عمل کا نام ہے یعنی ان تینوں باتوں کے مجموعہ کا نام ہے اور نماز میں اِیمان کی مذکورہ تینوں باتیں پائی جاتی ہیں ۱: دِل سے تصدیق جیسے نیت ۲: زبان سے اِقرار جیسے سورۃ الفاتحۃ کی قرأت، تسبیح، تکبیر، تشہُّد، صلوٰۃ وغیرہ اور ۳: جوارح و اَعضاء سے عمل جیسے قیام، رکوع، قیام یا قومہ، سجدہ اور جلسہ وغیرہ پس اسی لیے اللہ تعالیٰ نے، اس آیت کریمہ میں، نماز کو اِیمان قرار دیا ہے کیونکہ نماز میں اِیمان کی تینوں شرائط پائی جاتی ہیں پس جب مذکورہ تینوں باتیں نہ پائی جائیں تو اِیمان نہیں ہے اور جب مذکورہ تینوں باتیں نہ پائی جائیں تو نماز نہیں ہے ۸: رسول اللہ ﷺ، اُمتِ وَسط پر گواہ ہیں ۹: رسول اللہ ﷺ کی اِتباع و پیروی کرنے والا، ہدایت یافتہ ہے ۱۰: رسول اللہ ﷺ کا قبلہ، پہلے بیت المقدس تھا جس کا ذِکر، حدیثِ نبوی ﷺ میں ہے قرآن مجید میں نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث، وحیِ الٰہی ہے۔ **تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔**

اٹھائیسویں فصل

منافقین، صحابہ مومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ میں سے نہ تھے اور منافقین یا دُشمنانِ صحابہ، شیطان کا گروہ ہیں۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۵۶ میں صحابۂ مومنین سے خطاب کرتے ہوئے

،منافقین کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝﴾

''اور وہ (منافقین) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ یقیناً وہ، تم میں سے ہیں حالانکہ (اے صحابہ!) وہ (منافقین) تم میں سے نہیں ہیں اور لیکن وہ تو ایسے لوگ ہیں جو (تم سے) خوف زدہ رہتے ہیں۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ المجادلۃ المدنیۃ ۱۴/۵۸۔۱۷ میں اپنے آخری رسول ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام سے خطاب کرتے ہوئے، منافقین کے بارے میں اور یہود کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْآ اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝﴾

''(اے رسول!) کیا تو نے، ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے، اس قوم (یہود) سے دوستی کی جن پر، اللہ غضبناک ہو چکا ہے نہ یہ (منافقین) (اے صحابہ!) تم میں سے ہیں اور نہ ہی

ان (یہود) میں سے ہیں اور وہ جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں اللہ نے، ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بیشک یہ جو کچھ کر رہے ہیں بُرا کر رہے ہیں ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس وہ (لوگوں) کو، اللہ کی راہ سے روک رہے ہیں اس لیے ان کے لیے رُسوا کُن عذاب ہے ان کے مال، اللہ سے ان کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور نہ ہی ان کی اولاد، یہ لوگ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی اس میں رہنے والے ہیں جس دن اللہ ان سب کو اُٹھا کھڑا کرے گا پس وُہ اللہ کے سامنے قسمیں کھانے لگیں گے جس طرح وُہ (اب) تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور وُہ سمجھیں گے کہ وہ بھی کسی (دلیل) پر ہیں سُن لو (اے صحابہ!) بیشک وہی جھوٹے ہیں ان پر شیطان نے غلبہ حاصل کر لیا ہے اس لیے اس نے، انہیں اللہ کی یاد بُھلا دی ہے یہ شیطان کا گروہ ہیں سُن لو! کہ شیطان کا گروہ ہی گھاٹا پانے والا ہے۔''

فصل

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ المکیۃ ۵/۵۱ میں صحابۂ مومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾

''اے ایمان والو! تم یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ تو ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے، جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہ، ان (یہود اور نصاریٰ) میں سے ہے بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ المکیۃ ۵/۸۱ میں، منافقین یا دُشمنانِ صحابہ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِىِّ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ

مَا اتَّخَذُوهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴾

''اور اگر ان (منافقین) کا ۱: اللہ پر ۲: نبی ﷺ پر اور ۳: اس پر ایمان ہوتا جو اس (نبی محمد ﷺ) کی طرف اُتارا گیا ہے یعنی قرآنِ کریم تو یہ (منافقین)، ان (کافروں) کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے، بہت سے تو نافرمان ہیں۔''

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۲۳/۹ میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآئَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾

''اے اِیمان والو! تم اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ، اِیمان کے مقابلہ میں، کفر کو عزیز رکھیں اور تم میں سے، جو شخص ان سے دوستی کرے گا سو یہی لوگ، ظالم ہیں۔''

اُنتیسویں فصل

منافقین سے اِعراض کرنے کے بارے میں، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کو حکمِ اِلٰہی۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹۵/۹، ۹۶ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ سے خطاب کرتے ہوئے، منافقین کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً م بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ ﴾

"یہ (منافق) تمہارے سامنے، اللہ کی ضرور قسمیں کھائیں گے جب تم، ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تا کہ تم ان سے اعراض (درگزر) کرو سوتم، ان کو، ان کی حالت پر چھوڑ دو بیشک وہ، سخت ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ، جہنم ہے یہ ان برائیوں کا بدلہ ہے جو یہ (دُنیا میں) کماتے رہے ہیں یہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ سو اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو بیشک اللہ، نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔"

تیسویں فصل

اللہ کی اپنے رسول ﷺ کے ذریعہ سے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کو سلام اور خوشخبری۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام المکیۃ ۶/۵۴ میں اپنے رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ کرام کے بارے میں، فرمایا ہے: ﴿وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

"(اے رسول!) اور جب تمہارے پاس، وُہ لوگ آئیں جو، ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہو تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے اپنے اوپر، رحمت (کا شیوہ) لازم کر لیا ہے کہ تم میں سے جو شخص، نادانی سے کوئی برائی کرے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو بیشک وہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

اِکتیسویں فصل

مدنی نبوی زندگی کے آخری دور میں، مکہ سے کفار کو نکالنے کا صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کو حکمِ الٰہی۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲/۱۹۱ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ واقتلوھم حیث ثقفتموھم واخرجوھم من حیث اخرجوکم والفتنۃ اشد من القتل ولا تقتلوھم عند المسجد الحرام حتی یقاتلوکم فیہ فان قتلوکم فاقتلوھم کذلک جزآء الکفرین ﴾

''اور تم ان (کفار) کو قتل کرو جہاں بھی تم، انہیں پاؤ اور تم انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے، تم کو نکالا ہے اور فتنہ قتل سے زیادہ برا ہے اور تم ان سے مسجدِ حرام کے قریب نہ لڑو یہاں تک کہ وہ، تم سے اس میں لڑیں پس اگر وہ، تم سے (اس میں) لڑیں تو تم ان کو قتل کرو ایسے ہی کافروں کی سزا ہے۔''

بتیسویں فصل

صیامِ رمضان کی راتوں میں، اللہ کی طرف سے، صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کو نیا حکم۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲/۱۸۷ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ سے خطاب کرتے ہوئے، فرمایا ہے: ﴿ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسآئکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن علم اللہ

اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿﴾

”روزے کی حالت میں، تمہارے لیے، اپنی بیویوں کے ساتھ، بے حجاب ہونا، حلال کیا گیا ہے وہ عورتیں، تمہارے لیے، لباس ہیں اور تم، ان عورتوں کے لیے لباس ہو اللہ جانتا ہے کہ بیشک تم، اپنے آپ سے خیانت کرتے ہو سو اس نے، تم پر عنایت فرمائی اور تم سے درگزر کیا اس لیے اب ان عورتوں سے مباشرت کر لیا کرو اور اس کو طلب کرو جو، اللہ نے، تمہارے لیے مقدر کر رکھا ہے اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم کو، فجر کو، رات کی سیاہ دھاری سے، صبح کی سفید دھاری نمایاں نظر آ جائے پھر تم روزے کو، رات تک پورا کرو اور تم، ان (عورتوں) سے مباشرت نہ کرو جبکہ تم مساجد میں معتکف ہو یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدّیں ہیں پس تم، ان کے قریب نہ جاؤ اس طرح اللہ، لوگوں کے لیے، اپنی آیات و اَحکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وُہ غلط رویّے سے بچیں۔“

تینتیسویں فصل

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کو کُفّار سے جہاد وقتال کا حُکمِ اِلٰہی اور اس کے اَسباب وحالات۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۱۳-۱۵ میں صحابۂ کرام رضی اللّٰہ عنھم

ورضوا عنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝﴾

''کیا تم، ایسے لوگوں سے جنگ نہیں کرو گے جنہوں نے، اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور رسول ﷺ کو جلاوطن کرنے کا ارادہ کیا؟ اور یہی وہ ہیں جنہوں نے، پہلی بار، تم پر (زیادتی کرنے میں) پہل کی تھی کیا تم، ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو ان سے لڑو اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل وخوار کرے گا اور ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور مومن لوگوں کے دِلوں کو ٹھنڈا کرے گا اور ان کے دِلوں کی جلن دُور کرے گا اور اللہ توبہ کی توفیق دے گا جسے وہ چاہے گا اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔'' (تنبیہ) آیاتِ قرآنیہ مذکورہ کے سیاق وسباق سے اور زمانۂ نبوی ﷺ کے واقعات وحالات سے یہ بات نہایت واضح ہے کہ ان آیاتِ کریمہ کے مخاطب ومصداق، صحابۂ کرام رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ ہیں نہ کہ ان کے علاوہ، کوئی اور اور اگر چہ ان آیاتِ کریمہ میں اَحکامِ الٰہیہ، قیامت تک، اُمتِ محمدیہ کے لیے ہیں لیکن ان کے پہلے مخاطب اور اَصل مصداق، صحابۂ کرام رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ ہیں۔

چونتیسویں فصل

مسجدِ حرام کے بارے میں، مشرکین کے لیے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ کو، اللہ کی طرف سے حکم وہدایت۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۲۸ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ سے، خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖٓ اِنْ شَآءَ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴾

''اے ایمان والو! بیشک مشرکین بالکل ہی پلید وناپاک ہیں پس وہ، اپنے اس سال کے بعد، مسجدِ حرام کے پاس نہ آئیں اور اگر تمہیں مفلسی کا ڈر ہے تو جلد ہی اللہ، تمہیں اپنے فضل سے، دولت مند کردے گا اگر وہ چاہے بیشک اللہ تو بہت جاننے والا اور نہایت دانا ہے۔''

پینتیسویں فصل

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ کے دوست، اللہ، اس کا رسول اور مومنین ہیں اور یہی، حِزْبُ اللّٰہ (اللہ کا گروہ) ہیں۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ المدنیۃ ۵/۵۵، ۵۶ میں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ

حزبَ اللّٰہِ ھُمُ الغٰلِبُونَ ﴾

"(اے صحابہ!) تمہارا دوست، ۱: اللہ ۲: اس کا رسول ﷺ اور ۳: وہ مومنین ہیں جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں اور جو شخص، ۱: اللہ ۲: اس کے رسول ﷺ اور ۳: مومنین سے دوستی رکھے تو (یہی حزب اللہ ہیں) بیشک **حِزبُ اللّٰہ** (اللہ کا گروہ) ہی غالب (چھا جانے والا) ہے۔"

چھتیسویں فصل

صحابۂ کرام رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ کا دین، دینِ کامل ہے۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ المدنیۃ ۵/۳ میں صحابۂ کرام رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ حُرِّمَتْ علیکُمُ المیتۃُ والدَّمُ ولحمُ الخنزیرِ ومآ اُھلَّ لغیرِ اللّٰہ بہ والمُنخنقۃُ والموقوذۃُ والمتردّیۃُ والنَّطیحۃُ وما اکلَ السَّبُعُ الّا ما ذکَّیتُم وما ذُبِحَ علی النُّصُبِ وان تستقسموا بالازلام ذٰلکم فسقٌ الیومَ اکملتُ لکُم دینکُم واتممتُ علیکُم نعمتی ورضیتُ لکُمُ الاسلامَ دینا فمنِ اضطُرَّ فی مخمصۃ غیرَ متجانف لّاثم فانَّ اللّٰہ غفورٌ رَّحیمٌ ﴾

"تم پر حرام کیا گیا ہے ۱: مردار ۲: خون ۳: خنزیر کا گوشت ۴: جس پر اللہ کے سوا، دوسرے کا نام پکارا جائے ۵: جو گلا گھٹنے سے مرا ہو ۶: جو کسی ضرب سے مرا ہو ۷: جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو ۸: جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو ۹: جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اگر تم، اسے ذبح کر ڈالو (تو حرام نہیں ہے) ۱۰: اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور ۱۱: یہ بھی کہ تم قرعہ کے

تیروں کے ذریعے، فال گیری کرو یہ سب بدترین گناہ ہیں (اے مومنو!) آج کے دن، کفار، تمہارے دین سے نا اُمید ہو گئے اس لیے تم، ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو میں نے آج تمہارے لیے، تمہارے دین کو، کامل (پورا) کر دیا اور تم پر، اپنا اِنعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے، اسلام کے دین ہونے کو پسند کیا پس جو شخص، شِدّت کی بھوک میں بیقرار ہو جائے کسی گناہ کی طرف میلان رکھنے والا نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ، بہت بخشنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔"

﴿دوسرا باب﴾

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ، خاص مواقع اور پُرخطر حالات میں اور اُن کے فضائل ومناقب ۔..........

پہلی فصل

محمد رسول اللہ ﷺ ، مکہ سے مدینہ کی طرف، ہجرت میں، اپنے صاحب ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ عنہُ کے ساتھ۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۴۰ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ کی اپنے صاحب ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ عنہُ کے ساتھ، ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے اور صحابۂ مومنین کو اپنے رسول ﷺ کی مدد کی ترغیب دیتے ہوئے ان سے خطاب میں فرمایا ہے: ﴿اِلَّا تَنصُرُوہُ فَقَد نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذ اَخرجہ الَّذین کفرُوا ثانی اثنین اذ ھُمَا فِی الغَارِ اِذ یقُولُ لصاحبہ لا تحزن انَّ اللّٰہ معنا فانزل اللّٰہُ سَکِینَتَہٗ عَلَیہ وَاَیَّدہٗ بِجُنُودٍ لَّم تروھا وجعل کلمۃ الَّذین کفرُوا السُّفلیٰ وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ العُلیَا واللّٰہ عزیزٌ حکیمٌ﴾

"(اے مومنین!) اگر تم نے، نبی ﷺ کی مدد نہ کی (تو کچھ پرواہ نہیں ہے) بیشک اللہ نے، اس کی مدد کی تھی جب اس کو، ان لوگوں نے (مکہ سے مدینہ کی طرف) نکال دیا تھا جنہوں نے کفر کیا تھا (جب وہ تھا) دو میں سے دوسرا جب کہ وہ دونوں، غار میں تھے جب وُہ، اپنے صاحب (ساتھی) سے کہہ رہا تھا حُزن وغم نہ کرو بیشک اللہ، ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے، اس پر سکینت اُتار دی تھی اور اس کی ایسے لشکروں کے ساتھ مدد کی تھی جن کو، تم نہیں دیکھتے

تھے اور اس نے کافروں کے کلمہ (بول) کو نیچے کر دیا اور اللہ کا کلمہ (بول) تو اونچا ہی ہے اور اللہ زبردست اور دانا ہے۔" اور

۱: اس آیتِ کریمہ میں اِذ اَخرجہُ الَّذین کفرُوا (جب اس نبی ﷺ کو کافروں نے نکال دیا تھا) اور یہاں ہُ (اس) سے مراد، رسول اللہ ﷺ ہیں یعنی جب کافروں نے، رسول اللہ ﷺ کو، مکّہ سے مدینہ کی طرف نکلوا دیا تھا اور

۲: اس آیتِ کریمہ میں، ھما (وہ دونوں) سے مراد، رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدّیق رضی اللّٰہ عنہُ ہیں اور اس تفسیر میں، فِرقِ اسلامیہ میں سے دو بڑے فرقے، شیعہ اور سُنّی علماءِ تفسیر کا اتفاق ہے، اختلاف نہیں ہے۔ اور

۳: اور یہاں الغار سے مراد، غارِ ثور ہے جو مکّہ سے یمن کی جانب پانچ میل کی مسافت پر واقع ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے اپنے صاحب (ساتھی) ابوبکر رضی اللّٰہ عنہ کے ساتھ پناہ لی تھی اور

۴: صاحبہ (اس کا ساتھی) سے مراد، ابوبکر رضی اللّٰہ عنہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے کافروں کے مکہ سے مدینہ کی طرف نکلوانے کے وقت، آپ ﷺ کے صاحب (ساتھی) تھے اور اس بارے میں بھی، شیعہ اور سُنّی علماءِ تفسیر کا اتفاق ہے، اختلاف نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ کا اس انتہائی خطرناک موقع پر، صرف ابوبکر رضی اللّٰہ عنہُ کو اپنا صاحب (ساتھی) بنانا، آپ پر، انتہائی اعتماد کرنا ہے اور اگر رسول اللہ ﷺ کو ابوبکر رضی اللّٰہ عنہ پر، انتہائی اعتماد نہ ہوتا تو نبی ﷺ، ابوبکر رضی اللّٰہ عنہ کو، اس انتہائی خطرناک موقع پر صاحب (ساتھی) نہ بناتے اور آپ پر انتہائی اعتماد کا مطلب یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ، کسی موقع پر بھی، کسی مفاد کے لیے، رسول اللہ ﷺ کو، دشمن

کے سپرد نہ کر سکتے تھے اور اسی لیے تو ابو بکر رَضِی اللّٰہُ عنہ نے ،رسول اللہ ﷺ کو، دُشمن کے سپرد نہ کیا اور

۵: لَا تَحزَن ' (تو غم نہ کر)اور یہ خطاب ،رسول اللہ ﷺ کا اپنے صاحب (ساتھی)ابو بکر سے ہے اور اس میں بھی شیعہ اور سُنّی علماءِ تفسیر کا اتفاق ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابو بکر رَضِی اللّٰہُ عَنہُ کو اس بات کا غم تھا کہ کہیں کُفار ،رسولُ اللہ ﷺ کو قتل نہ کر دیں کیونکہ وُہ ،ان دونوں کے پاس ہی ،ان دونوں کو ڈھونڈ رہے تھے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ابو بکر رَضِی اللّٰہُ عَنہُ کو رسول اللہ ﷺ سے انتہائی محبت اور آپ ﷺ سے انتہائی ہمدردی تھی اور

۶: اس انتہائی خطرناک موقع پر ،رسول اللہ ﷺ کا ابو بکر رَضِی اللّٰہُ عنہُ کے سوا ،کسی کو اپنا صاحب (ساتھی) نہ بنانے کا معنیٰ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ،مومنین میں سے ،ابو بکر رضی اللّٰہ عنہ کا مقام و مرتبہ ،سب سے زیادہ ہے اور آپ جیسا مقام و مرتبہ ،مومنین میں سے ،کسی کا نہیں ہے اور

۷: لَاتَحزَن '(تو غم نہ کر)رسول اللہ ﷺ کا ابو بکر رَضی اللّٰہ عنہ سے یہ کہنا ،ایمان کے منافی و مخالف نہیں ہے پس اگر یہ کہنا ،ایمان کے منافی و مخالف ہوتا تو اللہ یہاں اس بات کو ضرور ذکر کرتا نیز اس بارے میں ،قرآن مجید میں ،بہت سی آیات کریمہ پائی جاتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کہنا ،ایمان کے منافی و مخالف نہیں ہے ان میں سے چند یہ ہیں :

۱۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران ۳،۱۳۹ میں صحابہ مومنین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحزَنُوا وَاَنتُمُ الاَعلَونَ اِن كُنتُم مُّؤمِنِينَ ۞ ﴾

''اور تم دل شکستہ نہ ہو جاؤ اور غم نہ کرو اور تم ہی غالب ہو بشرطیکہ تم مومن ہو۔''

ب: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل ۱۶/۱۲۷ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴾

''اور تم، ان پر، غم نہ کھاؤ اور ان چالبازیوں سے تنگ دل نہ ہو جاؤ جو یہ کرر ہے ہیں۔''

ج: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف ۷/۳۵ میں فرمایا ہے: ﴿ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾

''پس جو شخص ایمان لے آیا اور اس نے اِصلاح و درستگی کر لی پس ان پر، کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی وہ غم کریں گے۔''

د: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ یونس ۱۰/۶۲ میں اپنے اَولیآء کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾

''سُن لو بیشک اللہ کے اَولیآء، ان پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی وہ غم کریں گے۔''

ر: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف ۱۲/۸۶ میں اپنے نبی یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا اپنے بیٹوں سے، خطاب ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ... ﴾

''یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: حقیقت یہ ہے کہ میں، اپنی پریشانی اور اپنے غم کی، اللہ کے حضور، فریاد کرتا ہوں۔'' اور

۸: آیاتِ مذکورہ سے معلوم ہوا کہ آیت میں لَا تَحْزَنْ '(تو غم نہ کر) کا صیغہ نہی، ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صبر کی کمی پر، دلالت نہیں کرتا ورنہ آیاتِ مذکورہ میں، خاتم الانبیاء

والمرسلین محمد ﷺ اور یعقوب نبی عَلَیہِ السَّلاَم بھی کم صابر تھے اور قرآن مجید سے، یہ بات ثابت ہے کہ یہ دونوں، بہت صابرین میں سے تھے

۹: اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (بیشک اللہ، ہمارے ساتھ ہے) اور اس میں نَا (ہم ر ہمارے) تثنیہ و جمع متکلم ہے واحد متکلم نہیں ہے پس اس کا معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ، اپنے رسول ﷺ اور اپنے رسول ﷺ کے صاحب ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول ﷺ کے ساتھ ہونا، اس کا کمال اِعزاز ہے، اس کی کمال نصرت ہے اور اسی طرح اللہ کا اپنے رسول ﷺ کے صاحب ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کے ساتھ ہونا، اس کا کمال اِعزاز ہے، اس کی کمال نُصرت ہے اور

۱۰: اگر رسول اللہ ﷺ کا ابوبکر رضی اللّٰہُ عنہُ کو، اپنا صاحب (ساتھی) بنانے کا فیصلہ غلط ہوتا تو اللہ، اپنے رسول ﷺ کو، ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کو، اپنا صاحب (ساتھی) بنانے سے روک دیتا پس رسول اللہ ﷺ کا ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کو، اپنا صاحب (ساتھی) بنانا صحیح تھا غلط نہ تھا کیونکہ اللہ نے، اپنے رسول ﷺ کو اس سے روکا نہیں ہے۔

تِلکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃ

(یہ دس باتیں ہیں)

میں نے، یہاں قرآن کریم کی روشنی میں، سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کے فضائل ومناقب میں، اشارۃً دس نکات پر اکتفاء کیا ہے ورنہ حدیثِ نبوی ﷺ سے سیدنا ابوبکر رضی اللّٰہُ عنہ کے بہت سے فضائل ومناقب ثابت ہیں جن کو، میں نے، اس کتاب کے دوسرے جُزء **رَسُول ﷺ اور صَحَابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم**

وَرَضُوا عَنهُ میں، ذِکر کیا ہے جن کے گہرے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس اُمّت میں ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کا مقام و مرتبہ، سب سے بلند ہے۔

دُوسری فصل

صحابۂ مومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کی رسول اللہ ﷺ سے شجرۂ رضوان کے نیچے بیعت۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۱۸/۴۸، ۱۹ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابہ مومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۞ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾

”بے شک اللہ، مومنین سے راضی ہو گیا جب (اے رسول!) وہ، تم سے، درخت کے نیچے، بیعت کر رہے تھے سو وہ جانتا تھا جو کچھ، ان کے دِلوں میں تھا سو اللہ نے، ان پر سکینت اُتار دی اور انہیں قریبی فتح یعنی فتح خیبر عطا فرمائی اور خیبر کی بہت سی غنیمتیں بھی، جنہیں (عنقریب) وہ (مومنین) حاصل کر لیں گے اور اللہ، بہت زبردست اور بڑا دانا ہے۔“

اور ان آیاتِ کریمہ کا شانِ نزول کیا ہے؟ اہلِ سُنّت کے مفسرین کرام رحمہم اللّٰہ نے، اپنی اپنی کتب تفاسیر میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کو، مکّہ میں سفیر بنا کر بھیجا اور مدینہ میں یہ اَفواہ پھیل گئی کہ کفارِ مکّہ نے، عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کو شہید کر دیا ہے تو نبی ﷺ نے، کفارِ مکّہ سے عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کی

شہادت کا انتقام لینے کے لیے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ سے، کفار سے، جہاد کے لیے، درخت کے نیچے، بیعت لی تھی تو اللہ نے، ان سے، اپنی رضا میں، یہ آیات اُتار دیں اور تاریخ اسلامی میں، اس بیعت میں، اللہ کی رضا کی وجہ سے، یہ درخت، شجرۂ رضوان (خوشی کا درخت) کا نام سے مشہور رہا۔

تیسری فصل

اَصحمہ نجاشی بادشاہِ حبشہ (ایتھوپیا) رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اور اس کی مومن قوم رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ المدنیۃ ۵/۸۳۔۸۶ میں فرمایا ہے:

﴿ وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۞ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۞ فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۞ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۞

''اور جب یہ لوگ وہ (کلام) سُنتے ہیں جو، رسول ﷺ پر اُتارا گیا ہے تو (اے رسول!) تم، ان کی آنکھوں کو دیکھو گے کہ وہ آنسو بہاتی ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے، حق پہچان لیا ہے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو ہمیں، گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ دے اور ہم کو کیا ہوا؟ کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں اور اس پر بھی جو، ہمارے پاس حق پہنچا ہے جبکہ ہم

خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں، نیک لوگوں میں شامل کر دے پس اللہ نے، ان کے اس کہنے کی وجہ سے، ان کو ایسی جنتوں کا صِلہ دیا کہ جن کے نیچے سے، نہریں بہتی ہیں وُہ، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ نیک کام کرنے والوں کا بدلہ ہے اور وہ لوگ جنہوں نے کُفر کیا اور ہماری آیات کو جُھٹلایا یہی لوگ جہنم والے ہیں۔''

چوتھی فصل

بنی اسرائیل میں سے ایک شاہد (گواہ) اور مومن یعنی عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحقاف المکیۃ ۴۶/۱۰ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، قرآنِ کریم کے بارے میں، فرمایا ہے: ﴿ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾

''(اے رسول! ان کفار سے) کہہ دیجئے کبھی تم نے سوچا ہے کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا (تو تمہارا انجام کیا ہوگا؟) جبکہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اسی جیسے کلام پر گواہی دے چُکا ہے چنانچہ وہ تو ایمان لے آیا مگر تم، اپنے گھمنڈ میں پڑے رہے بے شک اللہ، ظالم لوگوں کو، راہ نہیں دِکھلایا کرتا۔'' اِس آیتِ کریمہ میں، بنی اسرائیل میں سے شاہد (گواہ) سے مراد، عبداللہ بن سلام ہیں جو تورات کے عالم تھے جنہوں نے دینِ یہود چھوڑا تھا اور دینِ اسلام کو رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر قبول کیا تھا۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ۔ (**تنبیہ**) سورۃ الاحقاف، مکّی ہے لیکن اس میں سے، یہ آیت، مدنی ہے اور عبداللہ بن سلام، مدینہ میں رہا کرتے تھے۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ۔

پانچویں فصل

نابینا صحابی عبد اللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ عبس المکیۃ ۸۰/۱۔۱۳ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿عبس وتولّى ۔ ان جآءہ الاعمى ۔ وما یدریک لعلّه یزّکّى ۔ او یذّکّر فتنفعه الذکرى ۔ امّا من استغنى ۔ فانت له تصدّى ۔ وما علیک الّا یزّکّى ۔ وامّا من جآءك یسعى ۔ وهو یخشى ۔ فانت عنه تلهّى ۔ کلّا انّها تذکرة ۔ فمن شآء ذکره ۔ فى صحف مکرّمة ﴾

''وہ ترش رُو ہوا اور اس نے بے رُخی برتی اس بات پر کہ اس کے پاس، نابینا آیا اور (اے رسول!) تمھیں کیا خبر؟ شاید کہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا یا وہ نصیحت سُنتا تو اس کو نصیحت نفع پہنچاتی لیکن جو کوئی لاپروائی برتتا ہے تو (اے رسول!) تم، اس کی طرف زیادہ توجّہ دیتے ہو حالانکہ تم پر تو اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ سدھرتا لیکن جو شخص، تمہارے پاس دَوڑتا ہوا آیا اور وہ (اللہ سے) ڈر رہا ہے تو تم، اس سے بے رُخی برتتے ہو ہرگز نہیں بیشک یہ (قرآن) تو سراپا نصیحت ہے سو جو چاہے اسے قبول کرے مکرّم صحیفوں میں (لکھا ہوا) ہے۔''

چھٹی فصل

زَید رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ، تنہا صحابی ہیں جن کے سوا، اَصحابِ رسول ﷺ میں سے، کسی اور کا نام، قرآن کریم میں، ذِکر نہیں ہے اور زَید رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کا اپنی منکوحہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی زاد زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا کو طلاق اور رسول اللہ ﷺ کا اس عورت سے نکاح۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۳/۳۷۔۳۹ میں، اپنے رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، زَید رضی اللّٰہُ عنہ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنعَمَ اللّٰہُ عَلَیہِ وَانعمتَ عَلَیہِ اَمسِکْ عَلَیکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ وَتُخفِیْ فِیْ نَفسِکَ مَا اللّٰہُ مُبدِیہِ وَتَخشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخشٰہُ فَلَمَّا قَضٰی زَیدٌ مِّنہَا وَطَرًا زَوَّجنٰکَہَا لِکَی لَا یَکُوْنَ عَلَی المُؤمِنِینَ حَرَجٌ فِیْٓ اَدْعِیَآئِہِمْ اِذَا قَضَوْا مِنہُنَّ وَطَرًا وَکَانَ اَمرُ اللّٰہِ مَفعُوْلًا ۔ مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیمَا فَرَضَ اللّٰہُ لَہٗ سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِینَ خَلَوْا مِنْ قَبلُ وَکَانَ اَمرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقدُوْرًا ۔ الَّذِینَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخشَوْنَہٗ وَلَا یَخشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیبًا ۔﴾

''اور (اے رسول! یاد کرو) جب تم، اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر، اللہ نے انعام کیا تھا اور تم نے بھی اس پر اِنعام کیا تھا: ''کہ تم اپنی بیوی نہ چھوڑو اور اللہ سے ڈرو'' اور (اے رسول!) تم، اپنے دِل میں وُہ بات چُھپا رہے تھے جسے، اللہ ظاہر کرنے والا ہے اور تم لوگوں سے ڈر

رہے تھے حالانکہ اللہ، اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو پس جب زید رضی اللّٰہ عنہُ نے، اس عورت (زینب بنت جحش رضی اللّٰہ عنھا) سے، اپنی حاجت پوری کر لی تو (اے رسول!) ہم نے تم سے، اس عورت کا نکاح کر دیا تا کہ اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں، مومنین پر، کوئی تنگی نہ رہے جب وہ، ان عورتوں سے (اپنی) حاجت پوری کر چکے ہوں اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہنے والا ہے نبی ﷺ پر کسی ایسے معاملے میں، کچھ مضائقہ نہیں ہے جو اللہ نے، اس کے لیے فرض کر دیا ہو ان (انبیاء) کے بارے میں، اللہ کی یہی سنت ہے جو پہلے گزر چکے ہیں اور اللہ کا حکم، قطعی طے شدہ فیصلہ ہے یہ (انبیاء) وہ ہیں جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ، اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور محاسبہ کے لیے اللہ، کافی ہے۔"

ساتویں فصل

ایک صحابیہ عورت رضی اللّٰہ عنھا کا رسول اللہ ﷺ سے، اپنے خاوند کے اس عورت سے ظِہار کے بارے میں جدال و جھگڑا اور اللہ سے شکایت۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المجادلۃ المدنیۃ ۵۸/۱،۲ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، مسئلۂ ظِہار کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴾

"(اے رسول!) بیشک اللہ نے، اس عورت کی بات سن لی تھی جو تم سے، اپنے شوہر کے

بارے میں جھگڑ رہی تھی اور اللہ سے فریاد کیے جا رہی تھی اور اللہ، تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بیشک اللہ، ہر بات سُننے والا اور سب کُچھ دیکھنے والا ہے جو لوگ تم میں سے، اپنی بیویوں سے ظِہار کرتے ہیں وہ عورتیں، ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں ان کی مائیں نہیں ہیں مگر وُہی جنہوں نے اُنہیں جنا ہے اور بیشک وُہ، ایک بُری بات اور جھوٹی بات کہہ رہے ہیں اور بیشک اللہ، بڑا معاف کرنے والا اور بہت درگزر کرنے والا ہے۔"

۱: ظِہار، ظَہر (پیٹھ) سے ہے اور اس سے مراد، یہ ہے کہ خاوند، اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر ،ایسی ہے جیسی مجھ پر، میری ماں کی ظَہر (پیٹھ) ہے اور اللہ نے ،ان آیات میں، اس قول کو مُنکر، جھوٹ اور حرام قرار دیا ہے اور آئندہ دو آیات میں، اس گُناہ کا کفّارہ، ذِکر کیا ہے جس کو، ہم نے یہاں ،بخوفِ طوالت ذکر نہیں کیا دیکھئے آئندہ آیت....

۲: وُہ عورت، خولہ بنتِ ثعلبہ تھیں جو اوس بن صامت کی بیوی تھیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُما۔

آٹھویں فصل

قرآنِ کریم اور رسول اللہ ﷺ پر جن کا ایک گروہ ایمان لایا اور وُہ صحابہ ہو گئے رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الأحقاف المکیۃ ۴۶/ ۲۹۔۳۲ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، جن کے گروہ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ○ قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا کِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ

اللّٰہِ وَاٰمِنُوا بِہٖ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۔ وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَلَیْسَ لَہٗ مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾

''اور (اے رسول!) جب ہم نے جِنوں کے ایک گروہ کو، تمہاری طرف متوجہ کیا تھا تا کہ وُہ، قرآن سُنیں پھر جب وُہ، اس جگہ حاضر ہوئے (جہاں تم قرآن پڑھ رہے تھے) تو انہوں نے (دوسروں سے) کہا: ''تم خاموش ہو جاؤ'' پھر جب تلاوت ختم ہوگئی تو وہ خبردار کرنے کے لیے، اپنی قوم کی طرف پلٹے انہوں نے کہا: اے ہماری قوم! صورتِ حال یہ ہے کہ ہم نے، ایک ایسی کتاب سُنی ہے جو موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ کے بعد، اُتاری گئی ہے ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے تھیں جو حق کی طرف اور سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے اے ہماری قوم! تم، اللہ کی طرف بُلانے والے کی دعوت قبول کرلو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ، تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا اور جو شخص، اللہ کی طرف بُلانے والے کی دعوت کو قبول نہیں کرے گا تو وہ، زمین میں، (اللہ کو) عاجز کرنے والا نہیں ہے اور اس کے لیے اللہ کے سوا، حامی و سرپرست نہیں ہیں یہی لوگ، کُھلی گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہیں۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجن المکیۃ ۷۲/۱۔۵ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، جِنوں کے خطاب میں، فرمایا ہے: ﴿قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۔ یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۔ وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ۔ وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْھُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا

﴿ وَاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴾

”(اے نبی!) کہہ دیجئے میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنّوں میں سے ایک گروہ نے غور سے سُنا سو انہوں نے کہا: بیشک ہم نے، ایک بڑا عجیب قرآن سُنا ہے جو راہِ راست کی طرف راہنمائی کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم (اب) اپنے رب کے ساتھ، کسی کو شریک وساجھی ہرگز نہ بنائیں گے اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت اُونچی ہے اس نے کسی کو بیوی نہیں بنایا اور نہ ہی بیٹا اور یہ کہ ہمارے نادان لوگ، اللہ کے بارے میں، بہت ناحق باتیں کہتے رہے ہیں اور یہ کہ ہم نے سمجھا تھا کہ اِنسان اور جِنّ، اللہ کے بارے میں، جھوٹ ہرگز نہیں بول سکتے۔“

نویں فصل

نمازِ جمعہ کے موقع پر، رسول اللہ ﷺ کا خطبہ کھڑے ہو کر اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کا اِجماع۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعۃ المدنیۃ ۶۲/۱۱ میں، جمعہ کے دِن، نماز کے لیے نداء واَذان اور اس کے دِیگر اَحکام ذِکر کرنے کے بعد، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾

”اور (اے رسول!) جب انہوں (صحابہ مؤمنین) نے تجارت یا کھیل تماشہ دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا (اے رسول! ان سے) کہیئے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے سے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ، روزی دینے والوں میں سے، سب

سے بہتر ہے۔"

تنبیہ: سورۃ الجمعۃ کے اس دُوسرے اور آخری رکوع کے شروع میں، اللہ تعالیٰ نے، ان صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کو یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا (اے لوگو! جو ایمان لائے ہو) کے پاکیزہ الفاظ سے خطاب کیا ہے پس معلوم ہوا کہ صحابہٗ کرام، اپنی مذکورہ غلطی کے باوجود، مومن ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ۔

دسویں فصل

رات کے دو تہائی، اس کے نصف اور اس کے تہائی کو رسول اللہ ﷺ اور صحابہٗ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ کا قیامِ عبادت و نماز اور دِیگر صحابہٗ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المزمل المکیۃ ۲۰/۷۳ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿اِنَّ رَبَّکَ یَعلَمُ اَنَّکَ تَقُومُ اَدنٰی مِن ثُلُثَیِ الَّیلِ وَنِصفَہ وَثُلُثَہ وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِینَ مَعَکَ وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیلَ وَالنَّھَارَ عَلِمَ اَن لَّن تُحصُوہُ فَتَابَ عَلَیکُم فَاقرَءُوا مَا تَیَسَّرَ مِنَ القُراٰنِ عَلِمَ اَن سَیَکُونُ مِنکُم مَّرضٰی وَاٰخَرُونَ یَضرِبُونَ فِی الاَرضِ یَبتَغُونَ مِن فَضلِ اللّٰہِ وَاٰخَرُونَ یُقَاتِلُونَ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ ......﴾

"(اے رسول!) بے شک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم (عبادت کے لیے) تقریباً دو تہائی کو، کبھی آدھی رات کو اور کبھی ایک تہائی رات کو کھڑے ہوتے ہو اور ان لوگوں میں سے، ایک گروہ

بھی (کھڑا ہوتا ہے) جو تمہارے ساتھ ہیں اور اللہ ہی نے رات اور دن کے اندازے مقرّر کر دیے ہیں اسے معلوم ہے کہ تم اس کا صحیح شمار ہرگز نہیں کر سکو گے سو اس نے تم پر مہربانی فرمادی اس لیے تم پڑھو جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے معلوم ہے کہ تم میں سے، کچھ تو مریض ہوں گے اور

۲: کچھ لوگ زمین میں سفر کریں گے وہ اللہ کے فضل کو تلاش کریں گے اور

۳: کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے....."

گیارھویں فصل

رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوْا عَنہُ اور ان پر، منافقینِ مدینہ کا اپنے ساتھیوں کو خرچ کرنے کی ممانعت۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المنافقون المدنیۃ ۶۳/۰۷ میں، منافقینِ مدینہ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ﴾

"یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: تم ان لوگوں پر مت خرچ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں تاکہ وہ تتر بتر ہو جائیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے، اللہ ہی کے لیے ہیں لیکن منافق سمجھتے نہیں ہیں۔"

بارھویں فصل

عزّت، اللہ کے لیے، اس کے رسول ﷺ کے لیے اور صحابۂ مومنین کے لیے ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المنافقون المدنیۃ ۶۳/۰۸ میں منافقینِ مدینہ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿یَقُولُونَ لَئِن رَّجَعنَآ إِلَی المَدِینَةِ لَیُخرِجَنَّ الاَعَزُّ مِنھَا الاَذَلَّ وَلِلّٰہِ العِزَّۃُ وَلِرَسُولِہٖ وَلِلمُؤمِنِینَ وَلٰکِنَّ المُنٰفِقِینَ لَا یَعلَمُونَ ۝﴾

”یہ لوگ کہتے ہیں: اگر ہم مدینہ میں واپس پہنچ گئے تو عزّت والا وہاں سے ذلیل کو ضرور نکال باہر کرے گا حالانکہ عزّت، اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہے اور مؤمنین کے لیے ہے لیکن منافق جانتے نہیں ہیں۔“

تیرھویں فصل

فتحِ مکّہ سے پہلے اور اس کے بعد خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے صحابہ، برابر نہیں ہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید المدنیۃ ۵۷/۱۰ میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَمَا لَکُم اَلَّا تُنفِقُوا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ وَلِلّٰہِ مِیرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ لَا یَستَوِی مِنکُم مَّن اَنفَقَ مِن قَبلِ الفَتحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِکَ اَعظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِینَ اَنفَقُوا مِن م بَعدُ وَقٰتَلُوا وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الحُسنٰی وَاللّٰہُ بِمَا

تعملون خبیر﴾

''اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ جبکہ آسمانوں اور زمین کی میراث، اللہ ہی کے لیے ہے تم میں سے وہ لوگ برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتحِ مکہ سے پہلے خرچ کیا تھا اور جہاد کیا تھا یہ لوگ درجہ کے اعتبار سے، ان سے بہت بڑے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ، ان سب اعمال سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔''

چودھویں فصل

رسول اللہ ﷺ کے پاس، اپنی آوازوں کو پست کرنے والے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات المدنیۃ ۴۹/۳ میں فرمایا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِینَ یَغُضُّونَ اَصوَاتَھُم عِندَ رَسُولِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِینَ امتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوبَھُم لِلتَّقوٰی لَھُم مَّغفِرَۃٌ وَّاَجرٌ عَظِیمٌ﴾ ''بیشک وہ لوگ جو، اپنی آوازوں کو، رسول اللہ ﷺ کے پاس پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دِلوں کو، اللہ نے تقویٰ و پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے، بخشش اور بڑا اجر ہے۔''

پندرھویں فصل

اَعراب میں سے، صحابہ کرام کا ایک گروہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَ رَضُوا عَنہُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۹۷-۹۹ میں فرمایا ہے: ﴿اَلاَعرَابُ اَشَدُّ کُفرًا

وَّنِفَاقًا وَاَجْدَرُ اَلَّا یَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یَّتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ یَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝﴾

''یہ بدوی عرب، کفر اور نفاق میں، بہت پختہ ہیں اور اس قابل ہیں کہ وہ، ان احکام کی حدود کو نہ جانیں جو، اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمائے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور بہت دانا ہے اور ان بدوی عربوں میں سے، کچھ ایسے بھی ہیں جو اسے چٹی سمجھتے ہیں جو یہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور تمہارے بارے میں (زمانے کی) گردشوں کا انتظار کرتے ہیں انہی پر بری گردش پڑے اور اللہ سب کچھ سننے والا اور ہر بات جاننے والا ہے اور انہی بدوی عربوں میں سے، کچھ ایسے بھی ہیں جو، اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ اسے اللہ کے ہاں، تقرّب کا ذریعہ اور رسول ﷺ کی دعاؤں کا ذریعہ بناتے ہیں جو وہ خرچ کرتے ہیں ہاں! بیشک یہ خرچ کرنا، ان کے لیے، تقرّب کا ذریعہ ہے اللہ ضرور انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بیشک اللہ بہت بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

سولھویں فصل

جن پر جہاد میں نہ جانے کا کوئی حرج نہیں اور جہاد کے لیے، سواری نہ پانے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی حالت۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۹۱۔۹۳ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب

کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾

”کمزوروں پر، کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی بیماروں پر اور نہ ہی ان لوگوں پر جو اسے نہیں پاتے جو وہ خرچ کرتے ہیں بشرطیکہ وُہ، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خیر خواہ ہوں (اس لیے کہ) اِحسان کی رَوش اِختیار کرنے والوں پر، کوئی راہ یا پکڑ نہیں ہے اور اللہ تو بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے اور نہ ہی ان لوگوں پر، (کوئی حرج یا گرفت) ہے جو (اے رسول!) جب بھی وُہ، تمہارے پاس آئے تا کہ تم، اُنہیں سواری دو تو تم نے کہا: میرے پاس، کوئی چیز نہیں ہے کہ میں، تم کو، اس پر، سوار کراؤں تو وُہ، اس حالت میں لوٹے کہ ان کی آنکھوں سے، غم کی وجہ سے، آنسو، اس بات پر بہہ رہے تھے کہ ان کو، زادِراہ نہ ملا واقعہ یہ ہے کہ گرفت تو صرف ان لوگوں پر ہے جو (اے رسول!) تم سے رُخصت مانگتے ہیں اس حال میں کہ وُہ، مال دار ہیں اور وُہ اس بات پر خوش ہیں کہ وہ پیچھے رہنے والی عورتوں میں شامل ہو گئے اور اللہ نے ان کے دِلوں پر مُہر کردی سو وُہ (اپنے انجام کو) نہیں جانتے۔“

سترھویں فصل

مکہ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہ کی قِلّت۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ یٰسٓ ۳۶/۲۔۷ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، قومِ قُریش کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝﴾

''(اے رسول!) قسم ہے قرآن حکیم کی، بیشک تم، رسولوں میں سے، ضرور سیدھی راہ پر ہو (یہ قرآن کریم) نہایت زبردست اور نہایت مہربان کا اُتارا ہوا ہے تاکہ تم، ایسی قوم کو ڈراؤ جن کے باپ دادا کو نہیں ڈرایا گیا تھا اسی وجہ سے وُہ، غافل ہیں یقیناً ان میں سے، اکثر پر (اللہ کی بات) ثابت ہو چکی ہے اس لیے وُہ ایمان نہیں لائیں گے۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ ۲۶/۰۸ میں، مہاجرین صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝﴾

''اور (اے مہاجرین صحابہ!) تم وُہ وقت یاد کرو جب تم، (مکہ میں) تھوڑے تھے تم، زمین میں، کمزور گِنے جاتے تھے تم ڈرتے تھے کہ تم کو، (کافر) لوگ اُچک لے جائیں پھر اللہ نے، تم کو، (مدینہ میں) جگہ دی اور (بدر کے دن فرشتوں کی صورت میں) اپنی مدد سے، تم کو، زور دیا

اور تم کو، پاکیزہ چیزوں سے روزی دی تا کہ تم (اللہ کا) شکر ادا کرو۔"

اٹھارھویں فصل

منافقینِ مدینہ کا مسجد بنانا، نقصان پہنچانے کو اور صحابہ مومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ کے درمیان تفرقہ ڈالنے کو۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۱۰۷ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، منافقینِ مدینہ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسجِدًا ضِرَارًا وَّكُفرًا وَّتَفرِيقًام بَينَ المُؤمِنِينَ وَارصَادًا لِّمَن حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبلُ وَلَيَحلِفُنَّ اِن اَرَدنَآ اِلَّا الحُسنٰى وَاللّٰهُ يَشهَدُ اِنَّهُم لَكٰذِبُونَ ﴾

"اور وہ لوگ جنہوں نے، (اِسلام اور مومنین کو) نقصان پہنچانے کے لیے اور ۲: کُفر کے لیے اور ۳: مومنین کے درمیان تفرقہ ڈالنے کے لیے اور ۴: ہر اس شخص کی گھات لگانے کے لیے، مسجد بنائی ہے جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کر چکا ہے اور وُہ ضرور قسم کھائیں گے کہ ہمارا ارادہ نہیں ہے مگر بھلائی کا ہی اور اللہ، گواہی دیتا ہے کہ یقیناً یہ لوگ، قطعی جھوٹے ہیں۔"

اُنیسویں فصل

تھوڑا خرچ کرنے والے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ اور مُنافقین کا ان پر عیب لگانا اور ان پر ہنسنا۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۷۹ میں منافقین کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿اَلَّذِينَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِى الصَّدَقٰتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ﴾

''وہ لوگ جو، صدقات کے بارے میں، مومنین میں سے رضا و رغبت سے، صدقہ دینے والوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور ان پر بھی جو، نہیں رکھتے مگر اپنی محنت مزدوری (کی کمائی) ہی تو یہ ان کا مذاق اُڑاتے ہیں اللہ، ان کا مذاق اُڑاتا ہے اور ان کے لیے، دردناک عذاب ہے۔''

بیسویں فصل

جہاد کی طرف نکلنے کے لیے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کا آپ ﷺ سے اِجازت نہ مانگنا اور منافقین کا آپ ﷺ سے اِجازت مانگنا۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۸۳ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، منافقینِ مدینہ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِىَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِىَ عَدُوًّا اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ﴾

''پس (اے رسول!) اگر اللہ، تمہیں، ان (منافقین) کے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے پس یہ تم سے (جہاد کے لیے) نکلنے کی اجازت مانگیں تو (اے رسول!) تم کہہ دو تم ہرگز میرے ساتھ کبھی نہیں نکل سکتے اور ہرگز تم، میرے ساتھ مل کر، کسی دُشمن سے، جنگ نہیں کر سکتے بیشک تم تو وہ ہو جنہوں نے، پہلی مرتبہ بیٹھ رہنے کو پسند کیا تھا سو (اب بھی) پیچھے رہنے

والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔"

۲:اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۹۵،۹۶ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ سے خطاب کرتے ہوئے، منافقین کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ سَیَحلِفُونَ بِاللّٰہِ لَکُم اِذَا انقَلَبتُم اِلَیھِم لِتُعرِضُوا عَنھُم فَاَعرِضُوا عَنھُم اِنَّھُم رِجسٌ وَّمَاوٰھُم جَھَنَّمُ جَزَآءً م بِمَا کَانُوا یَکسِبُونَ ۝ یَحلِفُونَ لَکُم لِتَرضَوا عَنھُم فَاِن تَرضَوا عَنھُم فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَرضٰی عَنِ القَومِ الفٰسِقِینَ ۝ ﴾

"یہ (منافقین) ضرور تمہارے سامنے، قسمیں کھائیں گے جب تم، ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تا کہ تم، ان سے درگزر کرو سو تم، ان کو، ان کی حالت پر چھوڑ دو بیشک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ، اس کے بدلہ میں جہنم ہے جو وہ، (برائیاں) کماتے رہے تھے یہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تا کہ تم، ان سے راضی ہو جاؤ سو اگر تم، ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو بیشک اللہ، نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔"

اکیسویں فصل

غزوۂ تبوک میں نہ جانے پر، اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ اور اللہ کا اپنے رسول ﷺ کو، ان سے صدقہ لینے اور ان کے حق میں دعاء کرنے کا حکم:

۱:اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۱۰۲،۱۰۳ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَاٰخَرُونَ اعتَرَفُوا بِذُنُوبِھِم خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَن یَّتُوبَ عَلَیھِم اِنَّ اللّٰہَ غَفُورٌ

رَّحِيمٌ ۝ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝﴾

"اور کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ہے انہوں نے، نیک کام اور دوسرے بُرے کام کو مِلا جُلا دیا ہے اُمید ہے کہ اللہ، ان کی توبہ قبول کر لے بے شک اللہ بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے (اے نبی!) تم، ان کے مالوں میں سے صدقہ لو (تاکہ) تم، انہیں پاک کرو اور اس کے ذریعہ سے، ان کا تزکیۂ نفس کرو اور ان کے حق میں دُعاء کرو بے شک (اے رسول!) تمہاری دُعاء، ان کے لیے، باعثِ تسکین ہے اور اللہ، سب کچھ سُننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔"

بائیسویں فصل

غزوۂ عُسرۃ (تنگی کی جنگ) یا غزوۂ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے والے مہاجرین اور اَنصار صحابۂ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمْ وَرَضُوا عَنهُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۱۱۷ میں فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن م بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝﴾

"بے شک اللہ نے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کر دیا اور ان مہاجرین اور اَنصار کو بھی جنہوں نے، سخت تنگی کے وقت، اس (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دیا تھا اس کے بعد بھی کہ قریب تھا کہ ان میں سے، ایک گروہ کے دِلوں میں، کجی پیدا ہو جائے پھر اللہ نے، انہیں معاف کر دیا بے شک وُہ، ان کے ساتھ، انتہائی شفقت کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔"

تئیسویں فصل

غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ کی توبہ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۱۱۸/۰۹ میں فرمایا ہے: ﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

''اور ان تینوں کو بھی، (اللہ نے معاف کر دیا ہے) جو (غزوۂ تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے یا انہیں ڈھیل دے دی گئی تھی یہاں تک کہ ان کے لیے زمین، اپنی وسعت کے باوجود، تنگ ہو گئی تھی اور ان پر اپنی جانیں بار ہو گئی تھیں اور انہوں نے یہ جان لیا تھا کہ اللہ سے بچنے کے لیے، کوئی جائے پناہ نہیں ہے مگر اسی کی ذات ہی، پھر اللہ ان پر مہربان ہو گیا تا کہ وہ توبہ کر لیں بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''

چوبیسویں فصل

فتح یا فتحِ مکّہ کے بعد، اللہ کے دین میں، فوجوں کی صورت میں، داخل ہونے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ النصر المدنیۃ ۰۰۰/۱۱۰ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ

انّہ کان توّابا ؟

"(اے رسول!) جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے اور تم نے لوگوں کو دیکھ لیا کہ وُہ، اللہ کے دین میں، فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو (اے رسول!) تم، اپنے رب کی حمد کے ساتھ، تسبیح (پاکی بیان کرنا) کرو اور اس سے بخشش مانگو بے شک وُہ، بہت بخشنے والا ہے۔"

اور اس سورۂ مبارکہ میں، الفتح سے مراد، زمانۂ نبوی ﷺ میں، بالعموم فتوحاتِ اسلام ہیں یا بالخصوص فتحِ مکہ ہے اور اَفواج، فوج کی جمع ہے اور فوج کا لفظ، کثرتِ اَفراد پر دلالت کرتا ہے اور اَفواج کا لفظ، اَفراد کی کثرت پر دلالت کرتا ہے اور اس طرح ایک دو پر فوج کا اطلاق، اس لفظ کے ساتھ مذاق ہے اور تین، چار، پانچ پر اَفواج کا اِطلاق، اس لفظ کیساتھ، بدترین مذاق ہے اور مہاجرین اور اَنصار صحابہ رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ، وہ لوگ تھے جو، جنگِ بدر سے پہلے، محمد رسول اللہ ﷺ پر اِیمان لائے تھے جو مومنین کی کفار سے پہلی جنگ تھی اور اگر یہاں الفتح سے مراد، فتوحاتِ اِسلام ہو تو معلوم ہے کہ ہر جنگ کے بعد، فتح کی صورت میں، بہت سے لوگ، فوجوں کی حالت میں، دینِ اِسلام میں داخل ہوئے اور زمانۂ نبوی ﷺ میں، وُہ جنگیں جن میں، رسولِ کریم ﷺ بذاتِ خود شامل ہوئے وُہ ستائیس ہیں جن کو غزوات کہا جاتا ہے اس کا واحد، غزوۃ ہے اور زمانۂ نبوی ﷺ میں، وُہ جنگیں جن میں، رسول کریم ﷺ، بذاتِ خود شامل نہ ہوئے اور آپ ﷺ نے، اپنی جگہ، کسی صحابی رضی اللّٰہ عنہ کو، ان کا امیر بنایا وُہ، ان سے بھی زیادہ ہیں جن کو سرایا کہا جاتا ہے اور اس کا واحد، سَرِیّۃ ہے پس معلوم ہوا کہ فتوحاتِ اِسلام میں سے، ہر فتح کے بعد، فوجوں کی حالت میں، لوگ دینِ اسلام میں داخل ہوئے جن کو، رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تھا جیسا کہ اس سورت میں، بشارتِ الٰہیہ سے معلوم ہے اور الثانی: اگر یہاں الفتح سے مراد، فتحِ مکہ ہو تو معلوم

ہے کہ فتحِ مکہ کے بعد، فوجوں کی حالت میں، لوگ دینِ اسلام میں داخل ہوئے تھے جن کو ،رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تھا جیسا کہ اس سورت میں، بشارتِ الٰہیہ سے معلوم ہے اس طرح اَفواج کا لفظ، الفتح کے پہلے معنیٰ میں، الفتح کے دوسرے معنیٰ سے، مزید کثرت پر دلالت کرتا ہے اور اَفواج کا لفظ، قِلّت پر دلالت نہیں کرتا اور ظاہر ہے کہ اس آیتِ کریمہ سے مراد ،مہاجرین اور اَنصار صحابہ نہیں ہیں اور نہ ہی علی، سلمان، مِقداد، حَسن اور حُسین ہیں بلکہ ان کے علاوہ ہیں جن کے ایمان کی گواہی، اللہ نے، اس سورت میں دی ہے اور وہ کون کون سے ہیں؟ ایسے ہی آیاتِ مذکورہ میں، کون سے مومن لوگ مراد ہیں؟ اور کیا اس باب میں، فصولِ مذکورہ کے تحت ذکر کردہ آیاتِ کریمہ میں سے، ہر آیت کا مصداق، علی، مقداد، سلمان فارسی، اَسود، حسن اور حسین ہیں؟ اگر نہیں تو یہ حق ہے کہ بہت سے لوگ، رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں، آپ ﷺ پہ ایمان لانے اور ان کے ایمان کو، اللہ نے پسند فرماتے ہوئے اور قبول کرتے ہوئے، ان کو، قرآنِ کریم میں، ہمیشہ کے لیے، ذِکر فرمادیا اور کفار اور منافقین نے، ان کو، نا پسند کیا۔ غزوۂ فتحِ مکہ میں، جہاد کے لیے، شامل ہونے والے کتنے صحابہ تھے؟ اور ۲: اس فتح کے بعد، کتنے لوگ، دینِ اِسلام میں داخل ہوئے؟ اس سورت کے ضِمن میں، یہ دونوں سوال، دعوتِ فکر ہیں اور قابلِ غور ہیں۔

بلکہ یہ پانچوں صحابہ، فتحِ مکہ سے پہلے، مومن تھے، اسلام میں داخل تھے پس اس آیت کریمہ میں ،اللہ کے دین میں داخل ہونے والوں سے مراد، وہ ہیں جو ان پانچوں صحابہ کرام کے علاوہ، ہیں اور یہ بحث میں نے صرف آپ کو حقیقت سمجھانے کے لیے ذکر کی ہے اس آیت کریمہ کا معنیٰ سمجھانے کے لیے ذکر کی ہے ورنہ ان کے ایمان میں کوئی شک نہیں ہے۔

تیسرا باب

اھلِ بیت اوران کے فضائل ومناقب اورقرآنِ کریم میں، اس سے مراد، بالا ولی، رسول اللہ ﷺ کی پاک بیویاں ہیں رَضی اللّٰہُ عَنھُنَّ.

پہلی فصل

پاک نبی ﷺ کی پاک بیویاں رَضی اللّٰہُ عَنھُنَّ.

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور المدنیۃ ۲۴/ ۲۶ میں منافقین ومفسدین کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے: ° الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثت والطّیبات للطّیّبین والطّیّبون للطّیّبٰت اولٰئک مبرءون ممّا یقولون لھم مّغفرۃٌ وّرزق کریمٌ °

”ناپاک عورتیں، ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد، ناپاک عورتوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ عورتیں، پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ مرد، پاکیزہ عورتوں کے لیے ہیں یہ لوگ ان باتوں سے، بیزار وپاک ہیں جو یہ (منافق اور فسادی لوگ) بناتے ہیں ان کے لیے، بخشش اور رزقِ کریم ہے۔“

دوسری فصل

نبی ﷺ کی بیویاں، مومنین کی مائیں ہیں۔ رضی اللّٰہ عنھنّ.

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۳/ ۰۶ میں، اپنے آخری نبی محمد ﷺ اور آپ کی بیویوں رضی اللہ عنھن کے بارے میں فرمایا ہے: ° النّبیّ اولٰی بالمؤمنین من انفسھم وازواجہٗ امّھاتھم واولوا الارحام بعضھم اولٰی

بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَفۡعَلُوۡۤا اِلٰٓى اَوۡلِيٰٓئِكُمۡ مَّعۡرُوۡفًا ‌ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الۡـكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا‏ ۝

"نبی ﷺ، مومنین کے لیے، ان کی جانوں سے زیادہ مقدم وقریب ہے اور نبی ﷺ کی بیویاں، ان کی مائیں ہیں اور رشتے دار، اللہ کی کتاب میں، مومنین اور مہاجرین کی نسبت، ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں مگر یہ کہ تم، اپنے دوستوں سے کوئی بھلائی کرنا چاہو کتاب میں، یہ حکم، لکھا ہوا ہے۔"

تیسری فصل

نبی ﷺ کے بعد، آپ ﷺ کی بیویوں رضی اللہ عنھنّ سے نکاح کرنا، حرام اور بڑا گناہ ہے۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۳/۵۳ میں، صحابہ مومنین رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَمَا كَانَ لَـكُمۡ اَنۡ تُؤۡذُوۡا رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنۡ تَـنۡكِحُوۡۤا اَزۡوَاجَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖۤ اَبَدًا ‌ؕ اِنَّ ذٰلِكُمۡ كَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَظِيۡمًا‏﴾

"اور (اے صحابہ!) تمہارے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ تم، اللہ کے رسول ﷺ کو ستاؤ اور نہ ہی یہ کہ تم، آپ ﷺ کی بیویوں سے، آپ کے بعد، نکاح کرو بے شک ایسا کرنا، اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔"

پس جب نبی ﷺ کی بیویوں کا صحابہ مومنین سے نکاح کرنا، حرام اور بڑا گناہ ہے جو امت محمدیہ میں سے، سب سے بہتر ہیں تو جو، ان کے سوا ہیں ان سے، ان کا نکاح کیسے جائز ہوسکتا ہے؟؟؟ پس نبی ﷺ کی بیویوں کا ان سے نکاح نہیں ہوسکتا۔

چوتھی فصل

نبی ﷺ کی بیویاں، بیٹے اور بیٹیاں۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُنَّ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/۵۹-۶۱ میں ملکِ نجران کے علماءِ نصاریٰ کو مباھلہ کی دعوت میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ۞ اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ فَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ ۞ فَمَنۡ حَآجَّکَ فِیۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَکُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَکُمۡ ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ ۞

”بے شک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال، اللہ کے ہاں، آدم علیہ السلام کی مثال کی مانند ہے اللہ نے، اسے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے حکم دیا کہ ہو جا سو وہ ہو گیا (اے رسول!) یہی بات تیرے رب کی طرف سے حق ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ پھر جو کوئی اس کے بعد بھی، تم سے، اس معاملہ میں، حجّت بازی کرے کہ تمہارے پاس، جو علم میں سے آچکا ہے تو تم (ان سے) کہہ دو کہ (اے عیسائیو!) آؤ! ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو بلا لیتے ہیں پھر ہم مباہلہ کریں پس ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔“

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۳/۵۹ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ یٰاَیُّھَاالنَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰیٓ اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴾

''اے نبی! تم اپنی بیویوں ۲: اپنی بیٹیوں اور ۳: مومنین کی عورتوں سے کہہ دو کہ وُہ، اپنے اُوپر، اپنی چادروں کے پلّو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وُہ پہچان لی جائیں اس لیے وُہ ستائی نہ جائیں اور اللہ، بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''

پانچویں فصل

محمد رسول اللہ ﷺ کی بیویاں، دُنیا کی عورتوں میں سے، افضل (سب سے بہتر) ہیں۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۲/۳۳ میں، اپنے نبی کی بیویوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴾

''اے نبی کی بیویو! تم، عورتوں میں سے، کسی ایک جیسی نہیں ہو اگر تم ڈر جاؤ اس لیے تم دَبی زبان سے بات نہ کیا کرو پس وُہ شخص لالچ میں پڑ جائے گا جس کے دل میں، بیماری ہے اور نیک بات کہا کرو۔''

چھٹی فصل

نبی ﷺ کی بیویوں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کا ثواب و عذاب۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۰/۳۳، ۳۱ میں، اپنے نبی کی بیویوں رضی اللہ عنھن

سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝ وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِیْمًا ۝ ﴾

''اے نبی کی بیبیو! جو تم میں سے، کُھلی بے حیائی کرے گی تو اسے دُگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ، اللہ کے لیے، بہت آسان ہے اور جو، تم میں سے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک کام کرے گی تو ہم، اس کا اَجر بھی دُہرا دیں گے اور ہم نے اس (عورت) کے لیے، رزقِ کریم تیار کر رکھا ہے۔''

ساتویں فصل

نبی ﷺ کی بیویاں رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ، معصوم نہیں ہیں لیکن مرحوم اور مغفور ہیں۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التحریم المدنیۃ ۶۶/۱۔۵ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ

وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝

"اے نبی! تم وہ چیز کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی تھی (کیا اس طرح) تم اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو؟ اور اللہ، بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے یقیناً اللہ نے، تمہارے لیے، اپنی قسموں کی پابندی سے، نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا آقا و کارساز ہے اور وہ، سب کچھ جاننے والا اور بڑا دانا ہے اور جب نبی ﷺ نے، اپنی بیویوں میں سے، کسی کو، ایک بات چھپے بتائی تھی پھر جب اس بیوی نے، وہ بات (کسی دوسری بیوی کو) بتلا دی اور اللہ نے، اسے اپنے نبی پر، ظاہر کر دیا تو نبی نے، اس کی کسی حد تک، اطلاع دے دی اور ایک حد تک درگزر کیا پھر جب اس نے، اپنی اس بیوی کو، اس بات کی خبر دے دی تو وہ کہنے لگی: (اے رسول!) آپ کو اس بات کی کس نے خبر دی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے، اس بات کی، اس (اللہ) نے خبر دی ہے جو، سب کچھ جاننے والا اور پوری طرح باخبر ہے (اے میری دونوں بیویو!) اگر تم دونوں، اللہ کے حضور توبہ کر لو (تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے) اس لیے کہ سیدھی راہ سے تمہارے دل ہٹ گئے تھے اور اگر تم نے، نبی ﷺ کے مقابلے میں ایکا کر لیا تو (جان لو!) کہ اللہ، اس کا مولیٰ (دوست و مددگار) ہے اور جبرائیل علیہ السلام، نیک مومنین اور فرشتے، اس کے بعد، اس کے مددگار ہیں بعید نہیں کہ اگر وہ (نبی) تمہیں طلاق دے دے تو اس کا رب بدلے میں اسے ایسی بیویاں دے جو تم سے بہتر ہوں، مسلمان، مومن، اطاعت گزار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ رکھنے والیاں، شوہر دیدہ اور کنواریاں۔"

آٹھویں فصل

نبی ﷺ کی نیک بیویوں نے دُنیا کو چھوڑ دیا اور نبی ﷺ کو چاہا۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۳/ ۲۸، ۲۹ میں، اپنے آخری نبی محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۝ ﴾

''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہو کہ (اے میری بیویو!) اگر تم، دُنیاوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ! میں، تم کو، کچھ دے دلا دوں اور بھلے طریقے سے، تمہیں رُخصت کر دوں اور اگر تم، اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اُخروی گھر کو، چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے، تم میں سے، نیک عورتوں کے لیے، بڑا اَجر تیار کر رکھا ہے۔''

نویں فصل

زید صحابی رضی اللہ عنہ کے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دینے کے بعد، اللہ نے، اس عورت کا اپنے نبی ﷺ سے نکاح کر دیا۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۳/ ۳۷ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ فَلَمَّا قَضٰی

زیدٌ مِّنھا وَطَرا زوَّجنٰکھا لکی ُ لَا یَکُوْنَ عَلَی المؤْمِنِین حَرَجٌ فِی ٓ ازْوَاجِ ادْعِیآئِھِمْ اِذا قَضَوْا مِنھُنَّ وَطَرًا وَّکَانَ اَمْرُاللّٰہِ مَفعُوْلًا﴾

''اور (اے رسول!) جب تم، اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر، اللہ نے انعام کیا تھا اور تم نے بھی، اس پر انعام کیا تھا کہ ''تم اپنی بیوی کو نہ چھوڑو اور اللہ سے ڈرو'' اور (اے رسول!) تم، اپنے دِل میں وُہ بات چُھپا رہے تھے جسے، اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈر رہے تھے حالانکہ اللہ، زیادہ حقدار ہے کہ تم، اس سے ڈرو پھر جب زید (رضی اللہ عنہ) نے، اس عورت (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) سے، اپنی حاجت پوری کر لی تو ہم نے، اس عورت سے تمہارا نکاح کر دیا تاکہ مومنین پر، اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں، کوئی تنگی نہ رہے جب وہ، ان عورتوں سے، اپنی حاجت پوری کر چکے ہوں اور اللہ کا حُکم، پورا ہو کر رہنے والا ہے۔''

دسویں فصل

بہتان باندھنے والے منافق لوگ اور ان کے بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کو کھلی ہدایت اور تنبیہ۔

۱: اللہ تعالٰی نے سورۃ النور المدنیۃ ۲۴/۱۱۔۱۷ میں، منافقین ومفسدین کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بالافک عُصبۃٌ مِّنکُمْ لا تحسبُوْہُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ ھُوَ خیرٌ لَّکُمْ لکلّ امریءٍ مِّنھُمْ مَّا اکتسب من الاثم والَّذِیْ تولّٰی کِبرہٗ منھُم لہٗ عذابٌ عظیمٌ لولآ اذْ سمعتمُوْہُ ظَنَّ المؤْمنُوْنَ والمؤْمنٰتُ بِانفسِھِم خیرًا وَّقالُوا

هٰذَآ اِفْکٌ مُّبِیْنٌ لَوْلَا جَآءُوْا عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنْدَاللّٰهِ هُمُ الْکٰذِبُوْنَ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُه فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّکُمْ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اِذْ تَلَقَّوْنَه بِاَلْسِنَتِکُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِکُمْ مَّا لَیْسَ لَکُمْ بِه عِلْمٌ وَتَحْسَبُوْنَه هَیِّنًا وَّهُوَ عِنْدَاللّٰهِ عَظِیْمٌ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَکُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَکَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَکَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ یَعِظُکُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِه اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾

"بے شک وُہ لوگ جوتم میں سے، ایک جتھا ہیں وُہ بہتان گھڑ کر لائے ہیں تم، اسے، اپنے لیے شر نہ سمجھو بلکہ وُہ تو تمہارے لیے، خیر ہے ان میں سے، ہر ایک کے لیے، اتنی (سزا) ہے جو اس نے گناہ کمایا اور وہ شخص جس نے، ان میں سے، تہمت کے بڑے حصے کی ذمہ داری اُٹھائی تھی اس کے لیے تو عذابِ عظیم ہے ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے، اس الزام کو سُنا تھا تو مومن مرد اور مومن عورتیں، اپنے آپ ہی نیک گمان کرتے اور کہتے کہ یہ تو کُھلا بہتان ہے یہ، اس الزام پر، چار گواہ کیوں نہ لائے؟ پھر جب کہ وُہ، گواہ نہیں لا سکے تو یہ لوگ، اللہ کے ہاں، جُھوٹے ہیں اور اگر دُنیا اور آخرت میں، تم پر، اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم کو، اس (الزام) کی وجہ سے، کوئی بڑا عذاب آلیتا جو تم پھیلا رہے تھے جب تم، اسے اپنی زبانوں پر، ایک دوسرے سے لے رہے تھے اور اپنے مونہوں سے، ایسی بات کہہ رہے تھے کہ تمہیں، اس کے بارے میں، کوئی عِلم نہیں تھا اور تم، اسے معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وُہ، اللہ کے نزدیک، بہت بڑی بات تھی اور کیوں نہ تم نے کہہ دیا جب تم نے، اسے سُنا تھا کہ ہمیں، ایسی بات کہنا

زیب نہیں دیتا سُبحَانَ اللّٰہ ! یہ تو ایک بہتانِ عظیم ہے اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ تم، ایسی کوئی حرکت کبھی بھی نہ دُہراؤ اگر تم مومنین ہو۔"

گیارھویں فصل

اللہ تعالیٰ نے، اپنے نبی ﷺ کی بیویوں رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُنَّ کو، اھلَ البَیت (گھر والے) کہا ہے اور ایسے ہی اپنے دوسرے نبیوں کی بیویوں کو بھی۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۳/۳۲۔۳۴ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ کی بیویوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ یٰنسآءَ النَّبِیِّ لَستُنَّ کَاَحَدٍ مِّن النِّسآءِ ان اتَّقیتُنَّ فلا تخضعن بالقولِ فیطمعَ الَّذِی فِی قلبه مرضٌ وَّقُلنَ قولًا مَّعرُوفًا وَقرنَ فِی بُیُوتِکُنَّ وَلَا تَبرَّجنَ تبرُّجَ الجاھلیَّۃِ الاُولیٰ واَقِمنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِینَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعنَ اللّٰہ ورسولہ انّما یرید اللّٰہ لیُذھبَ عنکمُ الرِّجسَ اھلَ البَیتِ ویطھِّرکُم تطھیرا واذکُرنَ ما یُتلیٰ فِی بُیُوتِکُنَّ مِن اٰیٰتِ اللّٰہ والحکمۃ انَّ اللّٰہ کَانَ لَطیفًا خبیرًا ﴾

"اے نبی کی بیویو! تم، عورتوں میں سے، کسی ایک جیسی نہیں ہو، اگر تم، (اللہ سے) ڈرتی ہو پس تم دبی زبان سے، بات نہ کیا کرو اس طرح وہ شخص لالچ میں پڑ جائے گا جس کے دل میں بیماری ہے اور نیک بات کہہ دیا کرو اور اپنے گھروں میں، ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کا بناؤ سنگار نہ دِکھاتی پھرو اور نماز قائم کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کہا مانتی رہو اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دُور کر دے اے اھلِ بیت (گھر والو!) اور وُہ،

تمہیں پوری طرح پاک کردے اور اسے یاد کرتی رہو جو تمہارے گھروں میں، اللہ کی آیات اور حکمت سے تلاوت کیا جاتا ہے بے شک اللہ بہت باریک بین اور پوری طرح باخبر ہے۔''

پس اللہ تعالیٰ نے، ان دونوں آیاتِ کریمہ میں، اپنے آخری نبی محمد ﷺ کی بیویوں سے خطاب کرتے ہوئے، ان کے لیے، اھل البیت کے لفظ سے پہلے، مؤنث کے گیارہ صیغے اور اھل البیت کے لفظ کے بعد، مؤنث کے دو صیغے، ذکر فرمائے ہیں اور اس طرح اللہ نے، یہاں اپنے آخری نبی محمد ﷺ کی بیویوں کو، واضح طور پر، اھل البیت (گھر والے) قرار دیا ہے۔ اھل البیت کے لفظ سے پہلے مؤنث کے گیارہ صیغوں اور اس لفظ کے بعد مؤنث کے دو صیغوں کے درمیان، لفظ کُم (تم سب مرد) کی صورت میں مذکر کے دو صیغے، ذِکر فرمائے ہیں جو تغلیب کے طور پر ہیں ورنہ اھل البیت میں فاطمہ بنت رسول ﷺ شامل نہ ہوں گی کیونکہ وہ، مؤنث ہیں نہ کہ مذکر پس نبی ﷺ کی بیویاں، اھل البیت (اہل بیت رگھر والے) میں داخل ہیں نہ کہ خارج کیونکہ اس آیتِ کریمہ میں، مذکر کے دونوں صیغے، تغلیب کے طور پر ہیں اور قرآن کریم میں یہ اَنداز، کثرت سے موجود ہے جیسا کہ اقامتِ صلوٰۃ، صومِ رمضان، حجِ بیت اللہ اور دیگر اَحکامِ شرعیّہ میں، اکثر یہی انداز ہے پس ان آیاتِ کریمہ میں، اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول محمد ﷺ کی بیویوں کو واضح طور پر، اھل البیت قرار دیا ہے اور اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ نے، اپنی دُعاء میں، اپنی بیٹی فاطمہ، اپنے داماد علی اور اپنے نواسے حسن اور اپنے نواسے حُسین کو، اھل البیت قرار دیا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں روایت ہے جسے ہم، اس تالیف کے دوسرے جُز، میں، ذِکر کریں گے اِن شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَهُوَ الْمُوَفِّقُ۔

پس مذکورہ آیاتِ کریمہ کی رُو سے، نبی ﷺ کی پاک بیویاں، اھل البیت ہیں اور صحیح مسلم

کی حدیث کی رُو سے، مذکورہ چاروں افراد بھی اھل البیت میں شامل ہیں اور ان دونوں میں سے، پہلے کا انکار، قرآن کریم کا انکار ہے اور ان دونوں میں سے، دوسرے کا انکار، حدیثِ نبوی ﷺ کا انکار ہے۔

نیز مندرجۂ ذیل دو آیاتِ قرآنیہ میں بھی، اللہ نے زوج (بیوی) کے لیے، اھل البیت (گھر والے) کا اطلاق ذکر فرمایا ہے پس معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی ازواجِ مطہرات طیبات رضی اللہ عنھن، اھل البیت میں سے ہیں اور اگر نبی ﷺ کی بیٹی فاطمہ، آپ ﷺ کے چچا زاد اور داماد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور آپ ﷺ کے دونوں نواسے حسن اور حسین رضی اللہ عنھما، اھل البیت ہیں تو نبی ﷺ کی بیویاں، بالاولی اور بالاصح، اھل البیت ہیں بلکہ یہ ان سب سے، اھل البیت ہونے میں مقدم ہیں اس لیے نبی ﷺ کی بیویوں کو اھل البیت نہ ماننے والا، قرآن کریم کا منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر یا اس کے فیصلے کو نہ ماننے والا، کافر ہے، فاسق ہے، ظالم ہے اور منافق ہے اور ۲: اللہ تعالیٰ نے سورۃ ہود المکیۃ ۱۱/ ۷۳ میں، اپنے فرشتوں کا اپنے نبی ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ علیہا السلام سے کلام، ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿قَالُوْٓا أَتَعْجَبِيْنَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝﴾

"فرشتوں نے کہا: کیا تم، اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہو؟ تم پر، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں یا اھل البیت! (اے گھر والو!) یقیناً اللہ، نہایت قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔"

پس اس آیت کریمہ میں، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی و خلیل ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سے فرشتوں کے اس کلام کو، پہلے واحد مؤنث مخاطب کے لفظ سے،

تعجبین (تو تعجب کرتی ہے) کی صورت میں ذِکر کیا ہے اور پھر اس کے بعد، جمع مذکر مخاطب کے لفظ سے علیکم '(تم سب مردوں پر) کی صورت میں ذِکر کیا ہے پھر اھل البیت (گھر والے) کا لفظ ذِکر کیا ہے اور اس طرح ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ علیہا السلام کو واضح طور پر، اھل البیت قرار دیا ہے پس لغتِ عرب میں، مؤنث کے لیے، تغلیب کے طور پر، مذکر کے صیغے کا اطلاق، جائز ہے اور فرشتوں کا یہ خطاب، ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ علیہا السلام سے ہے اور اس وقت سارہ علیہا السلام کے پاک بطن سے، ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے، اِسحاق علیہ السلام پیدا نہ ہوئے تھے جیسا کہ اس آیت کریمہ کے سیاق و سباق سے واضح ہے اور اس وقت سارہ علیہا السلام کے بطن سے، ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے، نہ تو کوئی بیٹا تھا اور نہ ہی کوئی بیٹی تھی اس لیے اس آیتِ کریمہ میں، اھل البیت سے مراد، ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ علیہا السلام ہیں نہ کہ آپ کے سوا کوئی اور... اور اس آیت کریمہ میں واحد مذکر مخاطب اور تثنیہ مذکر مخاطب کے لیے، جمع مذکر مخاطب کا لفظ، تعظیم و تکریم کے لیے ہے اور لغتِ عرب میں، ان تینوں ضمیروں کے لیے الگ الگ صیغے ہیں اور زبانوں میں، واحد اور تثنیہ کے لیے، جمع کا لفظ، تعظیم و تکریم کے لیے، معروف اور مستعمل ہے۔

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت المکیۃ ۲۹/۳۳ میں اپنے نبی لوط علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ولَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ﴾

''اور جب ہمارے فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو وہ (انہیں دیکھ کر) پریشان ہو گئے

اوران کے باعث، دل تنگ ہوئے اور فرشتوں نے کہا (اے لوط!) تم نہ ڈرو اور رنج نہ کرو یقینا ہم تم کو اور تمہارے اھل البیت (گھر والوں) بچالیں گے سوائے تمہاری بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔''

پس اس آیت کریمہ میں، اللہ تعالیٰ نے امـــراتـک (تیری بیوی) کو اھلک (تیرے گھر والے) سے مستثنیٰ (الگ کیا ہوا) قرار دیا ہے اور اھلک (تیرے گھر والے) مستثنیٰ منہ (جس سے الگ کیا گیا) ہے قواعدِ عربیہ میں، مستثنیٰ کی اس قِسم کو مستثنیٰ متصل کہا جاتا ہے یعنی جو مستثنیٰ منہ (جس سے الگ کیا گیا) کی جنس سے ہو جیسے جـآءَ الـقـوُمُ اِلَّا زیدًا (قوم آئی سوائے زید کے) اس مثال میں، زید، قوم کی جنس میں سے ہے پس اسی طرح اس آیت کریمہ میں، امرأتـک (تیری بیوی) اھلـک (تیرے گھر والے) کی جنس میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی لوط علیہ السلام کی بیوی کو اس کے نافرمان ہونے کی وجہ سے، مستثنیٰ قرار دیا ہے اس لیے اگر امراۃٌ (بیوی) اھلٌ (گھر والے) کی جنس سے نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی لوط علیہ السلام کی بیوی کو، اس کے نافرمان ہونے کی وجہ سے مستثنیٰ قرار نہ دیتا پس اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ امـراۃٌ (بیوی/عورت) یا زوجٌ (بیوی)، اھـل الـبیـت (گھر والوں) میں سے ہے نہ کہ اس سے خارج ہے۔۴: اور عام اور خاص لوگوں میں بھی، بیوی کے لیے، اھـل الـبیـت (گھر والے) کا لفظ، کثرت سے مستعمل ہے اور اسی طرح بیٹا اور بیٹی کے لیے بھی اھـل الـبیت (گھر والے) کے لفظ کا استعمال بکثرت، موجود اور معروف ہے پس دلائلِ شرعیّہ اور دلائل عقلیّہ سے معلوم ہوا کہ بیوی، اھـل الـبیت (گھر والوں) میں سے ہے اور بیوی کو اھـل الـبیـت میں سے قرار نہ دینا، شریعت کے بھی خلاف ہے اور عقل کے بھی پس نبی ﷺ کی بیویاں، اھل الـبیت میں شامل ہیں اور نبی ﷺ کی بیویوں کو اھل

البیت میں شامل نہ کرنا شریعت کے بھی خلاف ہے اور عقل کے بھی اور اگر بیوی اپنے خاوند سے طلاق کی صورت میں ،اس کی وراثت سے محروم ہو جاتی ہے تو بیٹا بھی کافر ہونے کی صورت میں اپنے باپ کی وراثت سے محروم ہو جاتا ہے تو کیا اس صورت میں اگر بیوی، اھل البیت (گھر والوں) میں شامل نہیں تو کیا بیٹا بھی اھل البیت (گھر والوں) میں شامل نہیں ہوگا؟؟؟ اور اسی طرح بیٹی بھی اھل البیت (گھر والوں) میں شامل نہ ہوگی؟؟؟ پس جب بیوی اھل البیت میں شامل نہیں تو بیٹا اور بیٹی بھی اھل البیت میں شامل نہیں ہے اور یہ بات باطل ہے اور حقیقت میں بیوی، بیٹا اور بیٹی سب اھل البیت میں شامل ہیں پس نبی ﷺ کی بیویاں بھی اھل البیت میں شامل ہیں جیسا کہ نبی ﷺ کی بیٹی، آپ کا داماد علی اور آپ کے دونوں نواسے حسن اور حسین، اھل البیت میں شامل ہیں۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ وَرَضُوا عَنْہُ

☆فَافْهَمْ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ☆

(پس آپ سمجھئے اور بے خبر لوگوں میں سے نہ ہو جائیے)

....

﴿چوتھا باب﴾

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، کفار سے اللہ کی راہ میں، جہاد کرنے والے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ اور ان کے فضائل ومناقب۔

....

پہلی فصل

اَصحابِ بدر رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۱۳/۰۳ میں اصحابِ بدر اور کفار کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ﴾

”بے شک تمہارے لیے ان دو گروہوں میں، ایک نشانی ہے جو ایک دوسرے سے نبرد آزما ہوئے تھے ایک گروہ تو اللہ کی راہ میں جنگ کر رہا تھا اور دوسرا گروہ کافر تھا وہ ان کو کھلی آنکھوں اپنے سے دُگنا دیکھ رہے تھے اور اللہ اپنی نصرت سے قوت بہم پہنچاتا ہے جس کو وہ چاہے بے شک اس میں آنکھوں والوں کے لیے، ایک بڑا سبق ہے۔“

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۱۲۳/۰۳ میں صحابہ مومنین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

”اور بے شک اللہ، غزوۂ بدر میں، تمہاری مدد کر چکا ہے حالانکہ تم (اس وقت) بہت کمزور تھے

سوتم اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم (اس کے اس احسان کا) شکر ادا کر سکو۔"

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ ۸/۴۱۔۴۴ میں صحابہ مومنین رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَّلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ﴾

"اور جان لو کہ جو چیز تمہیں غنیمت کے طور پر ملے تو اس کا پانچواں حصہ ۱۔ اللہ کے لیے ۲۔ اور رسول ﷺ کے لیے ۳۔ رشتہ داروں اور ۴۔ یتیموں اور ۵۔ مسکینوں اور ۶۔ مسافروں کے لیے ہے اگر تم اللہ پر اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلے کے دن اُتارا تھا جس دن دو فوجیں ٹکرائی تھیں اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے جب تم (وادی کے) ورے کنارے پر تھے اور وہ (کفار) پرلے کنارے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے

کی طرف تھا اگر تم باہم وعدہ کرتے تو تم وعدہ پر نہ پہنچتے لیکن (یہ تو اس لیے تھا) تا کہ اللہ اس بات کو پورا کرڈالے جسے ہونا تھا تا کہ وہ واضح دلیل سے ہلاک ہو جسے ہلاک ہونا ہے اور واضح دلیل سے زندہ رہے جسے زندہ رہنا ہے اور بے شک اللہ ضرور ہر بات سُننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے اور (اے رسول!) جب اللہ، آپ کے خواب میں آپ کو وہ (کافر) تھوڑے دِکھلا رہا تھا اور اگر وہ آپ کو زیادہ دِکھلاتا تو تم ضرور ہمت ہار جاتے اور اس لڑائی کے بارے میں جھگڑنے لگتے اور لیکن اللہ نے بچالیا بے شک وہ سینے والی باتوں کو خوب جاننے والا ہے اور (اے صحابہ! وُہ وقت یاد کرو) جب وُہ (اللہ) تم کو، وہ (کفار) تمہاری نگاہوں میں تھوڑا دِکھلا رہا تھا جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا دِکھلاتا تھا تا کہ وہ بات پُوری کر ڈالے جو ہو کر رہنی تھی اور اللہ ہی کی طرف سب معاملات لوٹائے جاتے ہیں۔"

۴: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیہ ۸/ ۴۸، ۴۹ میں غزوۂ بدر کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب شیطان ان کو ان کے کرتوت، خوشنما بنا کر دکھا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ آج کے دن، تم پر، لوگوں میں سے کوئی غالب نہیں ہوگا اور بے شک میں تو تمہارا حمایتی

ہوں پھر جب دونوں گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو وہ اُلٹے پاؤں پھر گیا اور کہنے لگا کہ میں تم سے الگ ہوں بے شک میں تو وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے اور اللہ عذاب دینے میں بڑا سخت ہے جب منافقین کہہ رہے تھے اور وہ لوگ بھی جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ ان (مسلمانوں) کو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے حالانکہ جس نے اللہ پر بھروسہ کیا تو یقیناً اللہ، زبردست اور دانا ہے۔"

دوسری فصل

اَصحابِ اُحُد رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/۱۲۱-۱۲۳ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾

"اور (اے رسول!) جب تم اپنے گھر سے صبح سویرے نکلے تھے مومنین کو جنگی مورچوں کی جگہ بتلا رہے تھے اور اللہ سب کچھ سُننے والا اور ہر بات جاننے والا ہے جب تم میں سے دو گروہوں نے بُزدلی دِکھلانے کا ارادہ کر لیا تھا حالانکہ اللہ ان کا حامی و مددگار تھا اور اللہ ہی پر، مومنین کو بھروسہ کرنا چاہئے اور بے شک اللہ تمہاری، غزوۂ بدر میں مدد کر چُکا ہے حالانکہ تم (اس وقت) بہت کمزور تھے سو تم اللہ سے ڈرو تا کہ تم (اس کے احسان کا) شکر ادا کر سکو۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/ ۱۳۹-۱۴۱ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ۝﴾

''اور تم دل شکستہ نہ ہو جاؤ اور نہ غم کرو تم ہی غالب رہو گے بشرطیکہ تم مومن ہو اگر تم کو (جنگِ اُحد میں) زخم لگ چکا ہے تو بے شک قوم (کافرین) کو بھی (بدر میں) ایسا ہی زخم لگ چکا ہے اور یہ (کامیابی اور ناکامی کے) دن ہم ان کو لوگوں کے درمیان باری باری گردش دیتے ہیں اور (تم پر یہ وقت اس لیے لایا گیا ہے) تاکہ اللہ ان لوگوں کو ظاہر کرے جو ایمان لائے ہیں اور تم میں سے بعض کو شہید (گواہ) بنائے اور اللہ ظالم لوگوں کو پسند نہیں کرتا اور تاکہ اللہ ان لوگوں کو چھانٹ لے جو ایمان لائے ہیں اور وہ کافروں کا زور توڑ دے۔''

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۱۴۳،۱۴۴ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ۝ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝﴾

''اور بے شک تم موت کی، اس سے دو چار ہونے سے پہلے تمنا کیا کرتے تھے لو اب وہ تمہارے سامنے ہے اور تم نے اسے کھلی آنکھوں دیکھ لیا ہے اور محمد ﷺ نہیں ہیں مگر ایک رسول

ہی بے شک اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں تو پھر کیا اگر وہ وفات پا جائے یا قتل کر دیا جائے تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو شخص اُلٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو ضرور جزاء دے گا۔"

۴: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۳/۱۵۲۔۱۵۵ میں صحابۂ مومنین رضی اللہ عنہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى

الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ﴾

''اور یقیناً اللہ نے تم کو اپنا وعدہ سچا کر دکھایا تھا جب تم ان کو اس کے حُکم سے بے دریغ قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جب تم خود ہی ڈھیلے پڑ گئے اور تم نے حُکم کے بارے میں اختلاف کیا اور تم نے اس کے بعد نافرمانی کی کہ اللہ نے تمہیں وہ چیز دکھلا دی تھی جو تمہیں محبوب تھی تم میں سے کچھ تو وہ تھے جو دُنیا کے طلب گار تھے اور تم میں سے کچھ وہ تھے جو آخرت کے طلب گار تھے تب اللہ نے تمہیں اُن (دشمنوں) کے سامنے پسپا کر دیا تھا تاکہ وہ تمہاری آزمائش کرے اور حق یہ ہے کہ اللہ نے (پھر بھی) تمہیں معاف کر دیا اور اللہ، مومنین پر فضل والا ہے جب تم مُنہ اُٹھائے بھاگے جا رہے تھے اور کسی کی طرف پلٹ کر نہ دیکھتے تھے اور رسول ﷺ، تمہیں تمہاری پچھاڑی سے پکار رہا تھا سو اللہ نے تم کو غم پہ غم یا غم کے بدلے غم کی صورت میں بدلہ دیا تاکہ تم کو اس چیز کا ملال نہ ہو جو تم سے چھن گئی تھی اور نہ ہی اس (مصیبت) کا جو تم کو پہنچی تھی اور اللہ ہر اس بات سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو پھر اللہ نے تم پر اس غم کے بعد، اونگھ کی شکل میں اطمینان کی کیفیت نازل فرمائی جو تم میں سے ایک گروہ پر طاری ہو گئی تھی اور ایک گروہ (ایسا بھی) تھا کہ بس ان کو محض اپنی ہی جانوں کی فکر تھی یہ اللہ کے بارے میں، دورِ جاہلیت کے سے گمان رکھتے تھے وہ کہتے تھے: کہ ہمارا بھی اس معاملے میں کچھ (عمل دخل) ہے؟ یا ہمیں بھی کچھ اختیار ہے؟ (اے رسول!) آپ کہہ دیجئے! بے شک سارے کا سارا اختیار تو اللہ کا ہے یہ لوگ اپنے دِلوں میں ایسی بات چُھپائے ہوئے ہیں جو وہ تم پر ظاہر نہیں کرتے وہ کہتے ہیں: اگر ہمیں بھی کچھ اختیار ہوتا تو ہم اس جگہ نہ مارے جاتے (اے رسول!) آپ کہہ دیجئے! اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو وہ لوگ ضرور اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے جن کی

قِسمت میں قتل ہونا، لکھ دیا گیا تھا اور یہ اس لیے تھا کہ اللہ اس کو پرکھے جو تمہارے سینوں میں ہے اور تا کہ وہ اس کھوٹ کو صاف کر دے جو تمہارے دِلوں میں ہے اور اللہ، سینوں والی باتوں کو خوب جاننے والا ہے بے شک وہ لوگ جو تم میں سے پیٹھ پھیر گئے تھے جس دن دو فوجیں باہم ٹکرا گئی تھیں اس کا سبب صرف یہ تھا کہ شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے بوجہ بعض ان حرکتوں کے جو وہ کر بیٹھے تھے بہر حال اللہ نے انہیں معاف کر دیا بے شک اللہ بہت بخشنے والا اور نہایت بردبار ہے۔'' پس اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کچھ صحابہ کی نافرمانی اور غلطی کی معافی کو دو بار ذِکر فرمایا ہے اس نے پہلے، جمع مذکر مخاطب کے صیغہ سے، ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ولقد عفا عنکم (اس اللہ نے تمہیں معاف کر دیا ہے)۲: اور جمع مذکر غائب کے صیغہ سے ان کے بارے میں فرمایا: ولقد عفا اللہ عنھم (اور البتہ تحقیق اللہ نے، انہیں معاف کر دیا ہے) اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اس موقع پر نافرمانی اور غلطی کا ارتکاب کُچھ صحابہ سے ہوا تھا نہ کہ سب سے پس اسی لیے تو اللہ نے، ان سے خطاب میں لفظ ''مِنکم' (تم میں سے)

کہا ہے جو تبعیض کے لیے ہے نہ کہ کُل کے لیے مزید غور وفکر لے لیے مذکورہ آیات کریمہ کو بار بار دیکھئے۔

۵: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۱۵۹/۰۳ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، اَصحابِ اُحُد کے بارے میں، فرمایا ہے: ﴿فبما رحمۃ مّن اللہ لنت لھم ولو کُنت فظًا غلیظ القلب لانفضوا من حولک فاعف عنھم واستغفر لھم وشاورھم فی الأمر فاذا عزمت فتوکّل علی اللہ انّ اللہ یُحبّ المُتوکّلین﴾

”سو یہ اللہ کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ (اے رسول!) تم ان (مومنین) کے لیے نرم مزاج ہو اور اگر تم کہیں سخت مزاج اور سنگدل ہوتے تو یہ (مومنین) تمہارے آس پاس سے بکھر جاتے سو تم ان کو معاف کر دو اور ان کے حق میں بخشش مانگو اور ان سے معاملہ میں مشورہ لیتے رہو پھر جب تم پختہ فیصلہ کر لو تو تم اللہ پر بھروسہ کرو (اور کر گزرو) بے شک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

۶: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران المدنیۃ ۰۳/۱۶۵ میں، اَصحابِ اُحد رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿اولمّا اصابتکم مُصیبۃٌ قد اَصبتم مّثلیھا قلتم انیّ ھذا قل ھو من عند انفسکم اِنّ اللّٰہ علی کُلّ شیءٍ قدیرٌ ﴾

” کیا (ایسا نہیں ہوا) کہ جب تم کو کوئی مصیبت پہنچی جب کہ تم اس سے دُگنی مصیبت (دُشمنوں کو جنگ بدر میں) پہنچا چکے تھے تو تم نے کہا یہ کہاں سے آ گئی؟ (اے رسول!) کہہ دیجئے یہ مصیبت تو تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔“

۷: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران المدنیۃ ۰۳/۱۷۱-۱۷۵ میں اصحابِ اُحد رضی اللہ عنھم کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَانّ اللّٰہ لا یُضیعُ اجر المؤمنین الّذین استجابوا للّٰہ والرّسول من م بعد مآ اصابھم القرح للّذین احسنوا منھم واتّقوا اجرٌ عظیمٌ الّذین قال لھم النّاس انّ النّاس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وّقالوا حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ۝ فانقلبوا بنعمۃ مّن اللّٰہ وفضل لّم

یَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ۝
اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ اِنۡ
كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ۝

"اور بے شک اللہ مومنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا وہ (مومنین) جنہوں نے زخم کھا چکنے کے بعد بھی اللہ اور رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہا ان لوگوں کے لیے اجر عظیم ہے جنہوں نے ان میں سے بہتر کارکردگی دکھلائی اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کی یہ (مومنین) وہ ہیں کہ ان سے لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے مقابلہ کے لیے بہت سے لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں اس لیے تم ان سے ڈرو اس بات نے ان کا ایمان بڑھا دیا اور انہوں نے کہا: ہمیں تو اللہ کافی ہے اور کارساز بہترین ہے نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اللہ کے انعام اور فضل لے کر لوٹے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا اور وہ اللہ کی رضا و خوشنودی پہ چلے اور اللہ بڑے فضل والا ہے یہ دراصل شیطان تھا جو تم کو اپنے ساتھیوں سے ڈرا رہا تھا اس لیے تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم مومنین ہو۔"

تیسری فصل

اَصحابِ اَحزاب یا اَصحابِ خندق رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۳/۹۔۱۵ میں صحابۂ مومنین رضی اللہ عنہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ جَآءَتۡكُمۡ جُنُوۡدٌ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِيۡحًا وَّجُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرًا اِذۡ جَآءُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ وَمِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡكُمۡ وَاِذۡ زَاغَتِ الۡاَبۡصَارُ وَبَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ الۡحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوۡنَا۝ هُنَالِكَ ابۡتُلِىَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالاً شَدِيْداً وَإِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ إِلَّا غُرُوْرًا وَإِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓأَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَّمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُّرِيْدُوْنَ إِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ إِلَّا يَسِيْرًا ۝ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْأَدْبَارَ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ۞

" اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب تم پر لشکر چڑھ آئے تھے تو ہم نے، ان پر آندھی بھیجی اور ایسے لشکر بھی (بھیجے) جنکو تم نے نہیں دیکھا تھا اور اللہ ان باتوں کو دیکھنے والا تھا جو تم کر رہے تھے جب وہ تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے چڑھ آئے تھے اور جب آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور کلیجے مونہوں کو آ گئے تھے اور تم اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے وہیں پہ مومنوں کو آزمایا گیا تھا اور وہ بڑی سختی سے ہلا مارے گئے تھے اور جب منافق لوگ کہہ رہے تھے اور وہ لوگ بھی جن کے دلوں میں بیماری تھی ہم سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے نہیں وعدہ کیا مگر دھوکے کا ہی اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا تھا: اے یثرب والو! تمہارے لیے ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں ہے اس لیے تم واپس چلے جاؤ اور ان میں سے ایک گروہ نبی ﷺ سے اجازت مانگ رہا تھا وہ کہتے تھے: یقیناً ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہ تھے وہ لوگ نہیں چاہتے تھے مگر بھاگ جانا ہی اور اگر دشمن ان پر شہر کے اطراف سے آ گھسے ہوتے پھر انہیں فتنہ کی طرف بُلایا جاتا تو وہ ضرور اس (فتنہ) میں جا پڑتے اور یہ اس سے نہ رُکتے مگر تھوڑی دیر ہی حالانکہ وہ اس سے

پہلے اللہ سے وعدہ کر چکے تھے کہ وہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ سے کیے ہوئے وعدہ کی پرسش ہو گی۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۳/۲۲۔۲۵ میں صحابۂ مومنین رضی اللہ عنھم کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾

"اور جب مومنوں نے، (کافر دشمنوں) کے لشکر دیکھے تو انہوں نے کہا یہی تو وہ بات ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا تھا اور اس بات نے ان کو نہیں بڑھایا تھا مگر ایمان اور اطاعت ہی میں۔ مومنوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انہوں نے اللہ سے وعدہ کیا تھا سو ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر لی اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو (وقت آنے کا) انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے رویّہ میں ذرا بھی تبدیلی نہیں کی تا کہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو سزا دے اگر وہ چاہے یا ان کی توبہ قبول کر لے بے شک اللہ بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے اور اللہ نے کافروں کو غصے

میں، بھرا ہوا واپس بھیج دیا تھا وہ کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکے تھے اور اللہ نے مومنوں کو لڑائی سے بچالیا تھا اور اللہ بڑی قوت والا اور بہت زبردست ہے۔"

چوتھی فصل

اَصحابِ غزوۂ بنی قُریظہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۳۳/۲۶، ۲۷ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ وَاَنزَلَ الَّذِینَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ اَهلِ الكِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیهِمْ وَقَذَفَ فِی قُلُوبِهِمُ الرُّعبَ فَرِیقًا تَقتُلُونَ وَتَأسِرُونَ فَرِیقًا ۝ وَاَورَثَكُمْ اَرضَهُمْ وَدِیَارَهُمْ وَاَموَالَهُمْ وَاَرضًا لَّمْ تَطَئُوهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرًا ۝ ﴾

"اور اللہ، ان لوگوں کو ان کی گڑھیوں سے اُتار لایا تھا جنہوں نے، ان کا اہلِ کتاب میں سے ساتھ دیا تھا اور ان کے دِلوں میں رُعب ڈال دیا تھا کہ (ان میں سے) ایک گروہ کو تم نے قتل کر دیا تھا اور ایک گروہ کو تم نے قیدی بنا لیا تھا اور تمہیں ان کی زمین کا اور ان کے گھروں کا اور ان کے مالوں کا وارث بنا دیا جن کو تم نے پامال نہیں کیا تھا اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔"

پانچویں فصل

اَصحابِ غزوۂ بنی نُضیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ۔

ا: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر المدنیۃ ۵۹/۲۔۷ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ هُوَ الَّذِی اَخرَجَ الَّذِینَ كَفَرُوا مِنْ اَهلِ الكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الحَشرِ مَا ظَنَنتُمْ اَنْ یَّخرُجُوا

وظنوا انہم مانعتہم حصونہم من اللہ فاتٰہم اللہ من حیث لم یحتسبوا وقذف فی قلوبہم الرعب یخربون بیوتہم بایدیہم وایدی المؤمنین فاعتبروا یا اولی الابصار ولو لا ان کتب اللہ علیہم الجلاء لعذبہم فی الدنیا ولہم فی الاخرۃ عذاب النار ذلک بانہم شاقوا اللہ ورسولہ ومن یشاق اللہ فان اللہ شدید العقاب ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا قائمۃ علی اصولہا فباذن اللہ ولیخزی الفسقین وما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہم من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم وما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب﴾

''وہ (اللہ) تو وہی ہے جس نے اہلِ کتاب میں سے کافروں کو، ان کے گھروں سے پہلے ہی ہلّے میں نکال دیا تھا تمہیں گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ یقیناً ان کو ان کی گڑھیاں، اللہ سے بچالیں گی مگر اللہ ان پر ایسے رُخ سے آیا تھا جدھر ان کا خیال بھی نہ گیا تھا اور ان کے دِلوں میں رُعب ڈال دیا تھا (نتیجہ یہ ہوا) کہ وہ اپنے گھروں کو، اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں سے برباد کرنے لگے پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو!!!

اور اگر اللہ نے ان کے حق میں جلا وطنی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ ضرور ان کو دُنیا ہی میں عذاب دیتا اور ان کے لیے آخرت میں تو جہنم کی آگ کا عذاب ہے یہ اس لیے ہوا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی تھی اور جو بھی اللہ کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے تم نے کھجور کا کوئی درخت نہیں کاٹا یا اسے ان کی جڑوں پر قائم رہنے دیا تو یہ سب اللہ کے اِذن سے ہوا اور یہ اس لیے ہوا کہ وہ (اللہ) فاسقین و نافرمانوں کو رُسوا کرے اور اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر ان سے لے کر جو مال پلٹائے تو تم نے اس پر گھوڑے نہیں دوڑائے تھے اور نہ ہی اونٹ اور لیکن اللہ اپنے رسولوں کو تسلّط عطا فرما دیتا ہے جس پر وہ چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے اللہ اپنے رسول پر بستیوں والوں کی طرف سے جو کچھ پلٹا دے سو وہ اللہ کا ۲۔اس کے رسول ﷺ کا ۳۔رشتہ داروں کا ۴۔ یتیموں کا ۵۔مسکینوں کا ۶۔اور مسافروں کا ہے تاکہ وہ تم میں سے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے اور رسول اللہ ﷺ تمہیں جو کچھ دے دیں سو اسے لے لو اور جس سے رسول اللہ ﷺ تم کو روک دیں پس تم (اس سے) رُک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔''

فصل: منافقین کا یہودِ بنی نُضَیر سے جھوٹا وعدہ اور اللہ کا صحابۂ مومنین رَضِیَ اللّٰہ عَنۡھُمۡ سے سچا وعدہ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر [illegible] میں اپنے آخری رسول ﷺ اور صحابۂ مومنین رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے منافقین اور یہودِ بنی نُضَیر کے بارے میں فرمایا ہے:

* أَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِاِخۡوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَئِنۡ اُخۡرِجۡتُمۡ لَنَخۡرُجَنَّ مَعَكُمۡ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمۡ اَحَدًا

اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ﴾

”(اے رسول!) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے منافقت کی تھی وہ اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں جو اہلِ کتاب میں سے کافر ہیں کہ اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی ضرور تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے بارے میں کسی کی کبھی کوئی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے جب کہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ یقیناً یہ لوگ قطعی جھوٹے ہیں اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ ہرگز نہ نکلیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر کہیں انہوں نے ان کی مدد کی تو یہ ضرور پیٹھ پھیر جائیں گے پھر کہیں سے وہ مدد نہ پائیں گے دراصل ان کے دلوں میں اللہ کے مقابلے میں تمہارا خوف زیادہ سخت ہے یہ اس لیے ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے یہ کبھی تم سے اکٹھے ہو کر جنگ نہیں کریں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں یا دیواروں کے پیچھے چھپ کر ان کی مخالفت آپس میں بڑی سخت ہے تم انہیں اکٹھا خیال کرتے ہو مگر ان کے دِل پھٹے ہوئے ہیں یہ اس لیے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل سے عاری ہیں۔“

چھٹی فصل

اَصحابِ بیعتِ رِضوان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَرَضُوا عَنہُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۱۰/۴۸ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوقَ اَیدِیھِم فَمَن نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنکُثُ عَلٰی نَفسِہٖ وَمَن اَوفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیہُ اللّٰہَ فَسَیُؤتِیہِ اَجرًا عَظِیمًا ﴾

"(اے رسول!) یقیناً جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ کی بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اُوپر ہے اب جو شخص عہد شکنی کرے گا تو بہر حال اس کی عہد شکنی کا وبال اسی کی ذات پر ہوگا اور جو اس بات کو پورا کرے گا جس پر اس نے اللہ سے عہد کیا ہے تو اللہ، اُسے ضرور بڑا اجر دے گا۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۱۸/۴۸ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے صحابۂ مومنین رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿لَقَد رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ المُؤمِنِینَ اِذ یُبَایِعُونَکَ تَحتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِی قُلُوبِھِم فَاَنزَلَ السَّکِینَۃَ عَلَیھِم وَاَثَابَھُم فَتحًا قَرِیبًا﴾

"(اے رسول!) بے شک اللہ، مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے سو وہ ان کے دلوں کی کیفیت جانتا تھا سو اللہ نے ان پر سکینت اُتار دی اور اس نے انہیں، قریبی فتح انعام میں عطا فرمائی۔"

ساتویں فصل

اَصحابِ صُلحِ حُدَیبِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۴۸/۱۔۶ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابۂ مومنین رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَيَنصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝ ﴾

"(اے رسول!) بے شک ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کی ہے تا کہ اللہ تمہیں وہ سب کچھ معاف کر دے جو تم سے پہلے کوتاہیاں ہو چکی ہیں اور جو بعد میں ہوں گی اور وہ تم پر اپنی نعمت کو پورا کرے اور وہ تمہیں سیدھی راہ دکھا دے اور اللہ تمہیں زبردست مدد بخش دے وہی تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں سکینت اُتار دی تھی تا کہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان میں بڑھ جائیں اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور بڑا

دانا ہے تاکہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کردے کہ ان کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور وہ ان سے ان کی برائیں دور کر دے اور یہ بات اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور تاکہ اللہ منافق مردوں، منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے جو اللہ کے بارے میں برے برے گمان کرنے والے ہیں وہ تو خود ہی برائی کے پھیر میں آ گئے اور ان پر اللہ کا غضب ہوا اور اس نے ان پر لعنت کردی اور ان کے لیے جہنم تیار کردی اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔"

تنبیه: اس پہلی آیتِ کریمہ میں فتح سے مراد، صُلحِ حُدَیبِیّہ ہے دیکھئے کتبِ تفاسیر قرآن۔

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۴۸/۲۴۔۲۶ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَکَّةَ مِنْ م بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْهِمْ وَکَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۝ هُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْیَ مَعْکُوْفًا اَنْ یَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِیْبَکُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ م بِغَیْرِ عِلْمٍ لِیُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَهُمْ کَلِمَةَ التَّقْوٰی وَکَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا وَکَانَ

اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ﴾

''اور وہ (اللہ) وہ ذات ہے جس نے وادیٔ مکہ میں تم سے ان (کفار کے ہاتھ اور تمہارے ہاتھ ان (کفار) سے روک دیے تھے اس کے بعد کہ وہ تمہیں ان (کفار) پر غلبہ عطا کر چکا تھا اور اللہ اسے دیکھنے والا تھا جو تم کر رہے تھے یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے کفر کیا تھا اور انہوں نے تم کو مسجدِ حرام سے روکا تھا اور قربانی کے جانوروں کو بھی ٹھہرائے ہوئے کہ وہ اپنی قربانی کی جگہ پر پہنچیں اور اگر (مکہ میں) ایسے مومن مرد اور ایسی مومن عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے تو اندیشہ تھا کہ تم انہیں پامال کر دو گے پھر تم پر ان کی طرف سے نادانستگی میں الزام آئے گا (جنگ اس لیے روکی گئی) تاکہ اللہ اسے اپنی رحمت میں داخل کرے جسے وہ چاہے اور اگر یہ (مومن مرد اور مومن عورتیں) الگ ہو گئے ہوتے تو ہم ان کو دردناک سزا دیتے جنہوں نے ان میں سے کفر کیا تھا جب کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلانہ حمیّت کو پیدا کیا تھا تو اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر اور مومنین پر سکینت و آرام اُتار دیا تھا اور انہیں کلمۂ تقویٰ (پرہیزگاری کی بات) کا پابند رکھا اور یہی لوگ اس تقویٰ کے زیادہ حق دار تھے اور اس کے اہل بھی اور اللہ ہر چیز کو پوری طرح جاننے والا ہے۔''

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۷۰ میں صحابۂ مومنین رضی اللہ عنہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿کَیۡفَ یَکُوۡنُ لِلۡمُشۡرِکِیۡنَ عَهۡدٌ عِنۡدَ اللّٰهِ وَعِنۡدَ رَسُوۡلِهٖۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ عٰهَدۡتُّمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ فَمَا اسۡتَقَامُوۡا لَکُمۡ فَاسۡتَقِیۡمُوۡا لَهُمۡ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ﴾

''(ان) مشرکین کے لیے اللہ کے ہاں اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں کوئی عہد کیسے ہو سکتا ہے؟ مگر وہ لوگ جن کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے

ساتھ کیے ہوئے عہد میں قائم ہیں تو تم بھی ان کے ساتھ (کیے ہوئے عہد پر) قائم رہو بے شک اللہ متقیوں (پرہیزگاروں) کو پسند کرتا ہے۔''

آٹھویں فصل

اَصحابِ خیبر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۴۸/۱۵، ۱۶ میں معاهدۂ صُلح حُدیبیہ کے ذکر کرنے کے بعد، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے، خیبر کی فتح اور اس کی غنیمتوں کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾

'' پیچھے رہ جانے والے عنقریب کہہ دیں گے: کہ جب تم مالِ غنیمت کے لیے جانے لگو تو ہمیں بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں یہ اللہ کے کلام کو بدلنا چاہتے ہیں (اے رسول!) کہہ دیجیے تم ہمارے ساتھ ہرگز نہیں چل سکو گے یہ بات تو اللہ، تمہارے حق میں پہلے ہی فرما چکا ہے سو یہ عنقریب کہیں گے: نہیں! بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ نہیں سمجھتے مگر کم ہی (اے رسول!) آپ بدوؤں میں پیچھے رہ جانے والوں سے کہہ دیجیے تم کو بڑے زورور لوگوں کی طرف (مقابلہ کی) دعوت دی جائے گی تم کو ان سے جنگ کرنا ہوگی

یا وہ بات مان لیں گے پھر اگر تم نے (ہمارے حُکم کی) اطاعت کی تو تم کو اللہ اچھا اجر دے گا اور اگر تم مُنہ موڑ لو گے جیسا کہ تم اس سے پہلے مُنہ موڑتے رہے ہو تو وہ (اللہ) تم کو دردناک عذاب دے گا۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۴۸/ ۱۸، ۱۹ میں، اپنے رسول سے خطاب میں، بیعتِ رِضوان کے صلہ میں خیبر کی فتح اور اس کی غنیمتوں کی بشارت دیتے ہوئے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝﴾

"(اے رسول!) بے شک اللہ مومنین سے راضی ہوگیا ہے جب وہ تمہاری درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے سو وہ، وہ کچھ جانتا ہے جو ان کے دِلوں میں ہے سو اللہ نے ان پر سکینت اُتاری اور اُنہیں قریبی فتح اور بہت سا مالِ غنیمت، اِنعام میں عطا فرمایا جو وہ (عنقریب) حاصل کریں گے اور اللہ، بہت زبردست اور بہت دانا ہے۔"

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۴۸/ ۲۰۔۲۳ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے ان سے ، خیبر کی فتح اور اس کی غنیمتوں کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ

لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا۝ سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۝﴾

''اللہ نے تم سے ڈھیروں مالِ غنیمت کا وعدہ فرمایا تھا جن کو تم حاصل کرو گے سو اللہ نے تمہیں یہ (فتح) فوری طور پر عطا کر دی اور تم سے لوگوں کے ہاتھ روک دیے تاکہ یہ بات مومنوں کے لیے ایک نشانی بن جائے اور وہ (اللہ) تمہاری سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرے اور (وہ تم سے اسکے علاوہ) دوسری (غنیمتوں کا بھی وعدہ کرتا ہے کہ) جن پر تم ابھی قادر نہیں ہوئے اللہ نے انہیں بھی تمہارے لئے گھیر رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے اور اگر تم سے (اس وقت) کافر جنگ کرتے تو وہ ضرور پیٹھ پھیر جاتے پھر وہ (اپنے لئے) کوئی دوست نہ پاتے اور نہ ہی کوئی مددگار پاتے، یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے اور اے رسول! تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی ہرگز نہ پاؤ گے۔''

نویں فصل

اَصحابِ فتحِ مکّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمْ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۴۸/۲۷، ۲۸ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا۝ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا۝﴾

''بے شک اللہ نے اپنے رسول علیہ السلام کو حق کے ساتھ ــــــ خواب سچا کر دِکھایا کہ تم

ضرور مسجدِ حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ نے چاہا امن والے، اپنے سروں کو مُنڈوانے والے اور ترشوانے والے، تمہیں کوئی خوف نہیں ہوگا سو وہ (اللہ) وہ بات جانتا ہے جو تم نہیں جانتے اس لیے اس نے اس خواب کے پُورا ہونے سے پہلے یہ قریبی فتح عطا فرمادی وہی (اللہ) ہے وُہ ذات جس نے، اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کردے اور (اس حقیقت پر) اللہ گواہ کے طور پر کافی ہے۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید المدنیۃ ۱۰/۵۷ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾

'' اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ اور (جب کہ) آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے تم میں سے وہ برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا یہ لوگ درجے کے اعتبار سے ان سے بہت بڑے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ ان باتوں سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔''

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النصر المدنیۃ ۱۱۰/۰۰۰ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾

"(اے رسول!) جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے اور آپ نے لوگوں کو دیکھ لیا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں سو آپ اپنے رب کی اس کی حمد و تعریف کے ساتھ، تسبیح (پاکی بیان کرنا) کرو اور اس سے بخشش مانگو بے شک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

۴: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۱۳-۱۵ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾

"کیا تم ایسی قوم سے جنگ نہیں لڑو گے؟ جنہوں نے اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور انہوں نے رسول ﷺ کو جلا وطن کرنے کا ارادہ کیا تھا اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ تم پر (زیادتی کرنے میں) پہل کی تھی کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومنین ہو تم ان سے لڑو اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور قومِ مومنین کے دِلوں کو ٹھنڈا کرے گا اور ان کے دِلوں کی جلن دُور کرے گا اور اللہ توبہ کی توفیق دے گا جسے وہ چاہے گا اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور بہت دانا ہے۔"

۵: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۲۸ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب

کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖٓ اِنْ شَآءَ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴾

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! حقیقت یہ ہے کہ مشرک لوگ، ناپاک ہیں سو یہ اپنے اس سال کے بعد، مسجدِ حرام کے قریب بھی پھٹکنے نہ پائیں اور اگر تمہیں تنگ دستی کا خوف ہو تو عنقریب اللہ تم کو اپنے فضل سے غنی کردے گا اگر وہ چاہے بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا اور بہت دانا ہے۔''

دسویں فصل

اَصحابِ خندق یا اَصحابِ اَوطاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ ۲۵/۰۹۔۲۷ میں صحابہٴ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ ۝ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ﴾

''یقیناً اللہ تمہاری بہت سے مواقع پر مدد کرچکا ہے اور غزوۂ حنین کے دن بھی جب تم کو اپنی کثرت تعداد کا غرّہ تھا تو وہ تمہارے، کچھ کام نہ آئی اور زمین، اپنی وسعت کے باوجود، تم پہ تنگ ہوگئی تھی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے تھے پھر اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر سکینت اتار دی

تھی اور مومنین پر بھی اور اس نے ایسے لشکر اُتار دیے تھے جن کو تم نہیں دیکھ رہے تھے اور اس نے ان لوگوں کو سزا دی تھی جنہوں نے کفر کیا تھا اور کافروں کی یہی سزا ہے پھر اللہ اس کے بعد بھی توبہ کی توفیق دیتا ہے جس کو وہ چاہتا ہے اور اللہ، بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔"

گیارھویں فصل

اَصحابِ تبوک یا اَصحابِ ذوا العُسرۃ (تنگی والے صحابہ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/ ۱۱۷، ۱۱۸ میں، سختی یا تنگی کے وقت میں یا غزوہ تبوک میں، نبی ﷺ کا ساتھ دینے والے مہاجرین اور اَنصار صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان میں سے ایک گروہ کے ڈگمگانے اور ان کی توبہ قبول کرنے اور اس جنگ میں پیچھے رہ جانے والے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾

"بے شک اللہ نے نبی ﷺ کو معاف کر دیا اور ان مہاجرین اور ان اَنصار کو بھی جنہوں نے سخت تنگی کے وقت (اس) نبی ﷺ کا، اس کے بعد بھی ساتھ دیا تھا کہ قریب تھا کہ ان میں سے

ایک گروہ کے دِلوں میں کجی پیدا ہو جائے پھر اللہ نے انہیں معاف کر دیا بے شک وہ ان کے ساتھ انتہائی شفقت کرنے والا اور نہایت مہربان ہے اور ان تینوں کو بھی (معاف کر دیا) جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ ان کے لیے زمین اپنی تمام تر وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی تھی اور ان پر ان کی جانیں بار ہو گئی تھیں اور انہوں نے یہ جان لیا تھا کہ اللہ سے بچنے کے لیے ، کوئی جائے پناہ نہیں ہے مگر خود اس کی ذات ہی پھر اللہ ان پر مہربان ہو گیا تا کہ وہ توبہ کر لیں بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنیوالا اور نہایت مہربان ہے۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۱۲۰، ۱۲۱ میں جنگِ تبوک کے موقع پر، مدینہ والوں اور ان کے آس پاس کے دیہاتیوں کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَّتَخَلَّفُوا عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهِ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَّغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَلَا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً وَّلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝﴾

"مدینہ والوں کو یہ زیبا نہ تھا اور ان کو بھی جو بدوی عرب میں سے، ان کے آس پاس ہیں کہ وہ، اللہ کے رسول ﷺ کو، چھوڑ کر پیچھے رہ جائیں اور نہ ہی وہ اپنی جانوں کی نبی ﷺ کی جان سے لا پرواہ ہو کر فکر کریں یہ اس لیے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ انہیں اللہ کی راہ میں کوئی پیاس نہیں پہنچتی اور نہ ہی کوئی جسمانی مصیبت اور نہ ہی بھوک اور وہ کوئی ایسا قدم نہیں اُٹھاتے جو کفّار کو ناگوار

ہو اور وہ دشمن پر کوئی کامیابی حاصل نہیں کرتے مگر ان کے لیے اس کے بدلے میں ایک نیک عمل لکھا جاتا ہے بے شک اللہ نیک کام کرنے والوں کے اَجر و ثواب ضائع نہیں کرتا اور وہ کسی قسم کا چھوٹا خرچ نہیں کرتے اور نہ ہی بڑا اور یہ (جہاد کی کوشش میں) کوئی وادی طے نہیں کرتے مگر ان کے حق میں لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کے اس عمل سے بہترین بدلہ دے جو وہ کیا کرتے تھے۔''

۳: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹ ۴۲/۴۴ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، جنگ تبوک میں عذر کر کے آپ ﷺ سے اجازت مانگنے والے منافقین کے بارے میں، فرمایا ہے:

﴿لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن م بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۞ عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ۞ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ م بِالْمُتَّقِينَ ۞﴾

''اگر آسانی سے حاصل ہونے والا فائدہ اور ہلکا سفر ہوتا تو (اے رسول!) یہ ضرور تمہارے پیچھے چلتے لیکن یہ راستہ ان کے لیے بہت کٹھن ہو گیا اور عنقریب وہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم سے ہوسکتا تو ہم ضرور ان کے ساتھ چلتے یہ اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک یہ جھوٹے ہیں (اے نبی!) اللہ تمہیں معاف کرے تم نے انہیں کیوں رُخصت دے دی یہاں تک کہ آپ کے لیے وہ لوگ ظاہر ہو جاتے جو سچے ہیں اور آپ

جھوٹوں کو جان لیتے ؟ وہ لوگ تو تم سے رُخصت نہیں مانگتے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کریں اور اللہ متقیوں (پرہیزگاروں) کو خوب جاننے والا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿پانچواں باب﴾

صحابۂ مومنین میں سے، بعض کو، زمین میں، خلیفہ بنانے کا وعدۂ اِلٰہی اور خُلفاءِ راشدین۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ۔

پہلی فصل

صحابۂ مومنین میں سے، اللہ کا ان کو، خلیفہ بنانے کا وعدہ اور اس کی شرائط وخصائص اور صفات وعلامات۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ النّور ۵۵/۲۴ میں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنكُم وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَستَخلِفَنَّهُم فِي الاَرضِ كَمَا استَخلَفَ الَّذِينَ مِن قَبلِهِم وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُم دِينَهُمُ الَّذِي ارتَضٰى لَهُم وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن م بَعدِ خَوفِهِم اَمنًا يَعبُدُونَنِي لَا يُشرِكُونَ بِي شَيئًا وَّمَن كَفَرَ بَعدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴾

''اللہ تعالیٰ نے، ان لوگوں سے وعدہ فرمایا ہے جو تم میں سے، ایمان لائے ہیں اور انہوں نے اچھے کام کیے ہیں کہ وُہ ضرور ان کو، زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے اس نے، ان لوگوں کو، خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لیے، ان کے اس دین کو ضرور مضبوط کرے گا جسے اس نے، ان کے لیے پسند کر لیا ہے اور ضرور وُہ، ان کے خوف کے بعد، اَمن سے، ان کو، بدل دے گا وُہ میری عبادت کرتے ہیں اور میرے ساتھ، کسی کو شریک وساجھی نہیں بناتے اور جس شخص نے، اس کے بعد کُفر کیا تو ایسے ہی لوگ، فاسق ونافرمان ہیں۔''

پس اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں صحابۂ کرام میں سے ایمان لانے والوں اور

نیک عمل کرنے والوں سے سے خطاب کرتے ہوئے، ان سے، تین وعدے کیے۔

۱: اللہ ان کو ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور اللہ نے، صحابہ سے اپنے کیے ہوئے اس وعدے کو پورا کیا اور ان میں سے، اللہ نے ابوبکر صدّیق، عمرِ فاروق، عثمان غنی اور علی حیدر کو ان کے ایمان و عمل میں حسبِ مراتب خلیفہ بنایا پس ان چاروں خلفاء کی خلافت و امامت، حق ہے رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔

۲: اللہ ضرور ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوط کر دے گا جو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور اللہ نے ان کے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا اور اللہ نے ان کے دین کو، خلیفۂ اوّل ابوبکر صدّیق، خلیفۂ ثانی عمرِ فاروق اور خلیفۂ ثالث عثمان ذُوالنّورَین کے عہدِ خلافت و امامت میں مضبوط کر دیا اور دینِ اسلام کے خلاف انہوں نے ہر فتنے کو مٹا ڈالا اور دینِ اسلام، مشرق و مغرب میں دُور دراز ممالک تک پھیل گیا اور دین کی یہ مضبوطی ان تینوں خلفاء کے اَدوارِ مقدّسہ کے سوا، ان کے بعد، ساڑھے چودہ سو سال سے اب تلک، کسی دور میں نہ پائی گئی۔ پس معلوم ہوا کہ خلفاءِ ثلاثہ واقعی خلافت و امامت کے حق دار تھے اور ان تینوں کی امامت و خلافت، حق ہے۔

۳: اللہ ضرور ان کو ان کے خوف کے بعد، ان کو امن سے بدل ڈالے گا اور خلفاء ثلاثہ کے عہدِ خلافت و امامت میں، دینِ اسلام کے دُشمنوں سے صحابہ کا خوف جاتا رہا اور وہ پُر امن ہو گئے پس اللہ نے اس آیتِ کریمہ میں صحابۂ مومنین سے جو تین وعدے کیے تھے اس نے وہ تینوں وعدے پورے کر دیے جس کی مثال اب تک دُنیا میں پائی نہیں جاتی اور اس آیت کریمہ میں، صحابہ کے لیے، اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (وہ جو، تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے) کہا اور یہاں اٰمَنُوۡا (وہ ایمان لائے) اور عَمِلُوۡا (انہوں نے کام کیے) یہ دونوں صیغے، فعل ماضی معلوم کے ہیں پس اللہ کا یہ وعدہ ان

صحابہ سے تھا جو اس آیتِ کریمہ کے نزول سے پہلے ایمان لا چکے تھے اور نیک عمل کر چکے تھے جیسا کہ فعل ماضی معلوم کے ان دونوں صیغوں سے معلوم ہے اور اس آیت کریمہ میں اللہ نے مـنـکُم ' (تم میں سے) جمع مذکر مخاطب کا صیغہ اِستعمال کیا ہے اور لفظِ مِن ' (سے) تبعیض کے لیے ہے پس اللہ کا یہ وعدہ، بعض صحابہ سے ہے نہ کہ کل صحابہ سے پس اسی لیے بعض (کچھ) صحابہ خلیفہ بنے نہ کہ کُل (سب) صحابہ۔

دوسری فصل

صحابہ کا جہاد کے لیے نہ نکلنے کی شرط پر، اللہ کا ان کی جگہ، اپنی محبوب قوم کو لانے کا ذِکر اور صحابہ نے اپنی ساری زندگی جہاد میں گزاری۔

۱: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التّوبۃ المدنیّۃ ۹/ ۳۸، ۳۹ میں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے، جنگِ تبوک کے بارے میں، فرمایا ہے: ﴿ یَـآاَیُّھَـا الَّـذِیـنَ اٰمَـنُـوْا مَـالَـکُمْ اِذَاقِیلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیلِ اللّٰہِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ. أَرَضِیتُـمْ بِـالْـحَـیٰـوۃِ الدُّنیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنیَا اِلَّا قَـلِیلٌ ☆ اِلَّا تَنفِرُوْا یُعَذِّبکُمْ عَذَابًا اَلِیمًا وَّیَستَبدِلْ قَوْمًا غَیرَکُمْ وَلَا تَضُرُّوْہُ شَیئًا وَّاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ ☆ ﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا گیا کہ تم اللہ کی راہ میں، (جہاد کے لیے) نکل پڑو تو تم زمین سے چمٹ گئے؟ کیا تم نے، آخرت کے مقابلے میں ، دُنیاوی زندگی کو پسند کر لیا ہے؟ (اگر ایسا ہے تو جان لو!) کہ آخرت کے مقابلے میں، دُنیاوی زندگی کا ساز و سامان نہیں ہے مگر بہت تھوڑا ہی، اگر تم، (جہاد کے لیے) نہ نکلو گے تو اللہ، تم کو دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ، دوسری قوم کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے

اور اللہ، ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔"

اور معلوم ہے کہ سب صحابہ نے اپنی زندگی کے قیمتی ایام، جہاد فی سبیل اللہ میں گزار دیے اس لیے اللہ، ان کی جگہ کوئی اور قوم نہ لایا جس سے وہ محبت کرتا ہوتا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوتے پس صحابہ اللہ سے محبت کرنے والے تھے اور اللہ ان سے محبت کرنے والا تھا۔

تیسری فصل

صحابہ کے مرتد ہونے کی شرط پر، اللہ کا ان کی جگہ اپنی محبوب قوم کو لانے کا ذِکر اور صحابہ مرتد نہ ہوئے۔

ا: اور اللہ تعالیٰ نے، سورۃ المائدۃ المدنیۃ ۵۴/۰۵ میں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾

'اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو کوئی، اپنے دین سے پھر جائے تو عنقریب اللہ، ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے، وہ محبت کرے گا اور وہ اس (اللہ) سے محبت کریں گے مومنین پر مہربان اور کافروں پر سخت، وہ، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ، اللہ کا فضل ہے جو وہ دیتا ہے جسے وہ چاہے اور اللہ فراخی والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔"

اور قرآنِ کریم سے معلوم ہے کہ مومن کا ایمان، گھٹتا اور بڑھتا ہے جیسا کہ اس

کتاب میں ذکر کردہ چند آیاتِ کریمہ سے واضح ہے اور سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ، ایمان کے لحاظ سے، مومنین میں سے بالعموم اور صحابۂ کرام میں سے بالخصوص، سب سے بڑھ کر تھے کیونکہ جوانوں میں سے، سب سے پہلے، وہی رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے راہِ حق میں بہت سی تکالیف اُٹھائی تھیں اور

۲: انہوں نے، سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکّہ سے مدینہ کی طُرف ہجرت کی تھی جیسا کہ یہ واقعہ ابھی اس کتاب میں گزر چُکا ہے اور

۳: انہوں نے سب سے بڑھ کر، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، کُفار سے، اللہ کی راہ میں، جہاد کے لیے شمولیت اختیار کی اور شہادت کی موت کی راہوں کو ڈھونڈا اور

۴: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے، سب سے پہلے آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں اُمامتِ حج کا منصبِ عظیم سنبھالا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم نے ان کی امامت میں حج ادا کیا اور

۵: وُہ، رسول اللہ ﷺ کے حکم سے آپ ﷺ کی زندگی کے آخری دنوں میں نماز کے اِمام بنے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم نے، آپ رضی اللہ عنہ کی اِقتداء میں نماز ادا کی اور

۶: رسول اللہ ﷺ نے، اپنی وفات سے پہلے، اپنے بعض اُمور آپ رضی اللہ عنہ کے سُپرد کیے جن کو، آپ رضی اللہ عنہ نے، وفاتِ رسول ﷺ کے بعد ادا کیا تھا یہ سب اُمور و حقائق وہ ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسلام کے بعد اور اُمّتِ محمدیّہ میں ، اللہ اور اس کے آخری رسول ﷺ کے ہاں، افضل، ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ وُہ ان امور وحقائق میں سب سے پہلے تھے اسی لیے وُہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد، خلافت و امامت کے سب سے زیادہ مستحق تھے اور اسی لیے مہاجرین اور اَنصار صحابہ رضی اللہ عنھم نے آپ رضی اللہ عنہ کو قرآنی نظامِ شورائیت کے ذریعہ، خلافت و امامت کے لیے منتخب فرمایا اور یہی صحابہ وہ

تھے جن سے مشورہ لینے کے لیے اللہ نے اپنے آخری رسول ﷺ کو حکم دیا تھا جیسا کہ اسی کتاب میں، ہم اس بات کو ذکر کر چکے ہیں اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت وامامت کے لیے بیعت کی جن کے ایمان وعمل کو اللہ نے اپنی آخری اور سچی کتاب قرآنِ مجید میں بار بار ذِکر فرمایا ہے جیسا کہ ہم نے، اس حقیقت کو، اس کتاب میں، اوّل سے آخر تک، تفصیل سے ذِکر کیا ہے پس اس لیے ان کے ایمان میں شک کرنے والا، کافر ہے یا منافق ہے اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی تھوڑے سے توقّف کے بعد، آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تھی اور قرآن کریم میں سورۃ النور میں خلافت وامامت کی مذکورہ شرائط وخصائص، ابوبکر صدّیق، عمر فاروق اور عثمان غنی ذوالنورین کی خلافت وامامت میں پائے جاتے ہیں رضی اللہ عنھم ورضی اللہ عنہ۔ اور امتِ محمدیہ، ان کے ادوارِ مقدسہ میں، دُنیا کی سُپر طاقت بن گئی تھی اور کُفّار ومشرکین کی بڑی بڑی حکومتوں پر، ان کا رُعب ودبدبہ طاری ہو گیا تھا اور مسلم سلطنت، شمال وجنوب اور مشرق ومغرب میں، دُور دُور تک پھیل گئی تھی اور حقیقت میں، ذکر کردہ آیاتِ قرآنیہ میں مذکورہ شرائط وخصائص، بدرجۂ اتم، ان کے سوا، ان کے بعد، ابھی تک، کسی میں بھی نہ پائے گئے اور انہوں نے ہی ہر نئے فتنہ اور ہر بُرائی کو بُری طرح کُچل دیا تھا، دبا دیا تھا، مٹا دیا تھا اور علی رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں یہ مذکورہ کام، سرانجام نہ پائے اور وُہ، امتِ محمدیہ میں پائے جانے والے نئے فتنوں میں ہی گھرے رہے جو، شہادتِ عثمان رضی اللہ عنہ کے سبب، منافق سبائیوں کی شرانگیزی سے علی اور معاویہ کے درمیان، جنگِ جمل کی صورت میں اور علی اور معاویہ کے متفقہ مسئلۂ تحکیم کے سبب، علی اور خوارج کے درمیان، جنگ صفّین کی صورت میں بپا ہوئے تھے نیز اور بہت سے فتنے بھی پائے گئے تھے اور علی رضی اللہ عنہ، ان فتنوں کے مٹانے ہی میں لگے رہے اور اس طرح انہیں ان سے باہر نکلنے

کی فرصت نہ ملی جزاھم اللّٰہ احسن الجزآء اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان چاروں کا یکجا وجود، عالمِ انسانیت کے لیے بالعموم اور دینِ اسلام اور امتِ محمدیہ کے لیے بالخصوص، باعثِ رحمت تھا اور علی رضی اللہ عنہ، خلفاءِ ثلاثہ کے ساتھی بنے، معاون بنے اور ان کے لیے رحمت بنے اور جب یہ تینوں، وفات پا گئے تو علی رضی اللہ عنہ پریشانیوں میں مبتلا ہو گئے اور انہی پریشانیوں اور فتنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے، آپ نے اپنے بڑھاپے میں، شہادت کی موت کو اپنے گلے سے لگا لیا اور حقیقت میں، ان سب پریشانیوں اور فتنوں کا مقابلہ کرنا، آپ کے لیے، اپنے بڑھاپے میں، جہادِ کبیر تھا۔ رضی اللّٰہ عنہ۔

پس اگر خلیفۂ اوّل ابو بکر صدّیق، خلیفۂ ثانی عُمرِ فاروق اور خلیفۂ ثالث عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنھم، مومنین میں سے، ایمان کے لحاظ سے بڑھ کر نہ ہوتے یا وہ ان میں سے مرتد ہو گئے ہوتے تو اللہ ان کو، زمین میں، خلیفہ نہ بناتا اور اس طرح وہ، اللہ کی زمین کے خلیفہ نہ بنتے بلکہ اللہ، ان کے سوا، کوئی اور قوم لاتا جو، ان پر سخت ہوتے جیسا کہ سورۃ التوبۃ اور سورۃ المائدۃ کی آیاتِ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے جن کو، ابھی ہم ذِکر کر چکے ہیں اور ایسا نہ ہوا اس لیے یہ تینوں خُلفاء، مومنین میں سے، اِیمان کے لحاظ سے، سب سے بڑھ کر تھے اور مومنین میں سے، خلافت و اِمارت کے سب سے بڑھ کر مستحق تھے اور اسی لیے خلیفۂ رابع علی رضی اللہ عنہ جیسے عظیم بہادر نے، ان سے جہاد نہ کیا جن کی تلوار، کُفر کے مقابلے میں لہرایا کرتی تھی بلکہ آپ نے ان کے بہترین مشیر ہونے کا کردار ادا کیا اور خلافت و اِمامت کا منصب، اسی وقت سنبھالا جب ان کا حق تھا پس ابو بکر صِدّیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی حیدر کی خلافت و اِمامت، حق ہے اور ان چاروں میں سے، کسی ایک کی خلافت و اِمامت کو باطل قرار دینے والا، قرآن کریم کا مخالف ہے نیز ان خلفاء و ائمہ کی خلافت و اِمامت کی تائید و توثیق، حدیثِ نبوی ﷺ سے بھی ثابت ہے پس چاروں خلفاء کی اِمامت و خلافت، ۱۔ قرآنِ کریم ۲۔ حدیثِ نبوی ﷺ اور ۳۔ اِجماعِ صحابہ سے ثابت ہے رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ۔

۲: نیز یہاں یہ ذِکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ علی رضی اللہ عنہ اور آپ کی اَولاد کی صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے بالعموم اور خلفاءِ ثلاثہ سے بالخصوص رشتہ داری تھی جو ان کی آپس میں ،مودّت ومحبّت کی بہترین مثال ہے اس لیے صحابۂ کرام سے مخالفت کرنے والا اور ان سے دشمنی رکھنے والا ،علی اور اَولادِ علی سے مخالفت کرنے والا اور ان سے دشمنی رکھنے والا ہے اور منافق ،فتنہ باز اور شر پسند ہے اور امّتِ محمدیہ کو نقصان پہنچانے والا اور کُفّار کو فائدہ پہنچانے والا ہے۔

۳: اور علی رضی اللہ عنہ کی اَولاد میں سے ،بعض کے نام ،خلفاءِ ثلاثہ کے نام پر تھے جو اَولادِ علی کی ان سے محبّت کی بہترین مثال ہے پس ان تین وجوہ سے ،علی اور ان کے نام نہاد محبّین کے درمیان فرق ،واضح ہے مزید تفاصیل وحقائق کے لیے ،ان اَبواب میں ،علماءِ اہلِ سُنّت کی کُتُب کا گہرا مطالعہ فرمایئے تاکہ آپ پر ،حق اور باطل مزید واضح ہوجائے اس طویل باب میں ،یہاں ،میں نے صرف اشارات وکنایات پر ،اِکتفاء کیا ہے اللہ ،مجھے اور آپ کو ،حق کی اتّباع اور باطل کے چھوڑنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔یا ربّ العٰلمین ! آمین ۔مزید تفصیل کے لیے آئندہ آیت کریمہ کی تفسیر دیکھیے۔

چوتھی فصل

اللہ کا صحابہ کرام میں سے مظلوم مہاجرین سے وعدہ

۱: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج المدنیۃ ۲۲/ ۳۹۔۴۱ میں مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنھم کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿اُذِنَ لِلَّذِینَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُۨ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ

لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴾☆

''ان لوگوں کو، (جنگ کی) اجازت دے دی گئی ہے جن سے، جنگ کی جا رہی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور بے شک اللہ، ان کی مدد پر ضرور ہر طرح قادر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو، اپنے گھروں سے، ناحق صرف (اس قصور پر) نکال دیے گئے کہ وہ کہتے تھے: ہمارا ربّ، اللہ ہے اور اگر اللہ، انسانوں کو، ان میں سے، بعض کو بعض کے ذریعہ سے ہٹاتا نہ رہتا تو ضرور خانقاہیں، گرجے، عبادت خانے اور مسجدیں گرا دیے جاتے جن میں، اللہ کا نام یاد کیا جاتا ہے اور اللہ ضرور ان کی مدد کرتا ہے جو اس کی مدد کرتے ہیں بے شک اللہ ضرور بہت طاقتور اور بہت زبردست ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم، ان کو، زمین میں اِقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور نیکی کا حُکم کرتے ہیں اور بُرائی سے روکتے ہیں اور سب کاموں کا اَنجام، اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل المکیۃ ۱۶/۴۱، ۴۲ میں، فرمایا ہے: وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

''اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی اس کے بعد بھی کہ ان پر ظلم ہو چکا تھا ہم ضرور انہیں دُنیا میں بھی اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا اَجر تو بہت ہی بڑا ہے کاش کہ وہ یہ بات

جانتے ہوتے وہ مظلوم جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔''

پس یہاں پہلی آیت میں اللہ نے ، مہاجرین سے دو وعدے کیے ایک تو دنیا میں باعزت جگہ دینا اور ظاہر ہے کہ یہ حکومت سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہوسکتی اور دوسرا وعدہ یہ کہ اس سے بھی بڑا آخرت کا اور یہ ان کا جنت میں دخول ہے۔

پس ان آیاتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ زمین میں، اللہ کے خلیفہ بننے کے مستحق، مہاجرین صحابہ تھے کیونکہ اللہ کا یہ خطاب ،مہاجرین صحابہ سے ہے، نہ کہ کسی اور سے اور خلیفۂ اوّل ابوبکر صِدّیق، خلیفۂ ثانی عمر فاروق، خلیفۂ ثالث عثمان غنی اور خلیفۂ رابع علی حیدر، یہ سب مہاجرین صحابہ میں سے تھے اس لیے یہ سب ،خلافت و امامت کے زیادہ مستحق تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ،سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور آپ ﷺ پر جوانوں میں سے، سب سے پہلے ایمان لانے والے، ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ تھے اس لیے وُہی صحابۂ مومنین مہاجرین میں سے، خلافت و امامت کے سب سے زیادہ مستحق تھے۔

اور دوسرا یہ کہ سورۂ الحج کی ان آیاتِ کریمہ میں ، اِمامت و خلافت کی جن شرائط وخصائص اور صفات وعلامات کا ذِکر ہے پہلے تینوں خلفاء میں ، وُہ ،سب سے زیادہ پائے جاتے تھے جیسا کہ سورۃ النُّور کی ذِکر کردہ آیتِ کریمہ میں، خلافت و امامت کے شرائط وخصائص، پہلے تینوں خلفاء میں، سب سے زیادہ پائے جاتے تھے اس لیے ان تینوں خلفاء کی خلافت و اِمامت، بالکل قرآنِ کریم کے منشاء ومقصد کے مطابق تھی اور وُہی ،مہاجرین صحابہ میں سے، خلافت واِمامت کے سب سے زیادہ مستحق تھے۔

اور تیسری بات یہ ہے کہ آپ کو کفار نے نہیں چُنا تھا اور نہ ہی منافقین نے چُنا تھا اور نہ ہی عام مؤمنین نے چُنا تھا بلکہ آپ کو، ان خاص مومنین نے چُنا تھا جن کو، اللہ نے قرآن کریم

میں مومنین کہا تھا اور انہیں بہترین امت قرار دیا تھا اور اللہ نے، قرآن کریم میں، ان سے مشورہ کرنے کے لیے، اپنے آخری رسول محمد ﷺ کو، حکم دیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلِ عمران ۱۵۹/۰۳ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ مومنین کے بارے میں، فرمایا ہے:

﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ...﴾

(پس (اے رسول!) آپ انہیں معاف کر دیجئے اور ان کے لیے بخشش مانگئے اور ان سے کام میں مشورہ کیجئے) اس لیے ان کی مجلسِ شوریٰ بھی سب سے بہتر تھی پس آپ کو، صحابہ کی بہترین شوریٰ نے چنا تھا اس لیے ان کا یہ چناؤ، ہر لحاظ سے بہترین تھا جیسا کہ دلائلِ مذکورہ سے، یہ بات واضح ہے پس اللہ، مجھے اور آپ کو، ان میں سے، ہر ایک کے بارے میں، نیک گمان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان میں سے، ہر ایک کے بارے میں، بدگمانی کرنے سے بچائے۔ آمِینَ۔ یَا رَبَّ الْعٰلَمِینَ! آمِینَ۔

پانچویں فصل

اللہ کا اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام سے، ان کی اَولاد میں سے، ظالموں کو اِمام نہ بنانے کا عہد

۱: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۱۲۴/۲ میں فرمایا ہے:

﴿وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝﴾

"اور (وُہ وقت یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام کو، اس کے رب نے، چند کلماتِ سے آزمایا تھا تو اس نے ان کو پورا کر دیا تو اللہ نے فرمایا: (اے ابراہیم!) بے شک میں، تجھے، سب اِنسانوں

کا اِمام بنانے والا ہوں ابراہیم علیہ السلام نے کہا: (اے اللہ!) اور میری اَولاد میں سے بھی اللہ نے فرمایا: میرا عہد، ظالموں کو نہ پہنچے گا۔"

اور قرآن کریم کی آیات سے واضح ہے کہ مُشرِک، منافق، کافر اور گناہ گار، سب ظالم ہیں اور چاروں خُلفاء، اِبراہیم علیہ السلام کی ذُرّیت و اَولاد میں سے تھے اگر وہ ظالم ہوتے تو وُہ، اِمام و خلیفہ نہ بنتے پس وہ موحّد، مُخلص، مومن، عادِل اور گناہ سے بچنے والے تھے اور ابوبکر صدیق، توحید، اِخلاص، اِیمان اور عدل میں، سب سے بڑھ کر تھے اس لیے وُہ، اِمامت و خلافت میں، سب سے پہلے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عدل دیکھئے کہ وُہ، وفاتِ رسول ﷺ کے بعد، فِدک کے مال کو، اہلِ بیت نبوی رضی اللہ عنھنَّ پر، ایسے ہی تقسیم فرمایا کرتے تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی حیاتِ طیبہ میں، ان پر تقسیم فرمایا کرتے تھے اور اہلِ بیت میں سے، کسی کو اس کا وارث نہیں بنایا اگرچہ وُہ نبی ﷺ کی اَزواجِ مطہرات طیبات ہوں رضی اللہ عنھنَّ یا آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوں کیونکہ نبیوں کے علم کے وارث، علماء ہوتے ہیں اور ان کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جیسا کہ قرآن کریم، سُنّی حدیثِ نبوی اور شیعی حدیثِ نبوی سے واضح ہے۔

۲: اسی لیے نبی ﷺ کی بیویوں نے، مالِ فدک یا کسی اور مال کو، نبی ﷺ کی وفات کے بعد، نہیں لیا تھا اور ۳: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی، مالِ فدک سے اپنی ذات کے لیے، کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور ۴: خلیفۂ رابع علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت و امامت کے دورِ مقدس میں مالِ فدک نہ لیا کیونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھیں اور علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے داماد تھے اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ کے نواسے تھے اگر وفاتِ رسول ﷺ کے بعد، فاطمہ رضی اللہ عنہا، مالِ فدک کی وارث تھیں تو علی رضی اللہ عنہ، اپنی نیک بیوی کے وارث ہوتے اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما، اپنی نیک ماں کے وارث ہوتے پس مسئلۂ فدک میں، چاروں خلفاء کا فیصلہ، ایک تھا الگ الگ نہ تھا اور وہ فیصلہ، حق تھا باطل نہ تھا کیونکہ یہ قرآن و حدیث کے مطابق تھا ورنہ اس مسئلہ میں یہ سب مجرم تھے نعُوذُ باللّٰہ منْ ذلک اور حقیقت میں، اس مسئلہ میں، ان میں سے کوئی بھی مجرم نہ تھا کیونکہ اس مسئلہ میں، ان کا یہ اتفاقی مسئلہ، قرآن و حدیث کے مطابق تھا، مخالف نہ تھا رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ۔

﴿چھٹا باب﴾

رسول اللہ ﷺ سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم اور کفار و منافقین کے سوالات اور ان کے جواباتِ الٰہیہ اور ان کے درمیان، فرق۔

فصل: رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے کے بارے میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم کو تنبیہ و ہدایت۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲/۱۰۸ میں صحابۂ مومنین سے خطاب کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْأَلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ﴾

''کیا تم، اپنے رسول علیہ ﷺ سے پوچھنا چاہتے ہو جیسا کہ اس سے پہلے، موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا؟ (سنو!) اور جو شخص، کفر کو، ایمان سے بدل ڈالے تو بے شک وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ المدنیۃ ۵/۱۰۱ میں، صحابۂ مومنین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَلَکُمْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ قَدْ سَأَلَھَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِکُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِھَا کٰفِرِیْنَ﴾

''اے ایمان والو! تم، ایسی باتوں کے بارے میں، نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ، تم پر، ظاہر کر دی جائیں تو وہ تمہیں ناگوار ہوں اور اگر تم، ان کے بارے میں پوچھو جب قرآن مجید اُتارا جا رہا

ہوتا ہے تو وُہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی سوالاتِ گذشتہ تو اللہ نے معاف کر دیے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بڑے حِلم والا ہے ایسی ہی باتیں، تم سے پہلے اور لوگوں نے پوچھی تھیں پھر وُہ ان باتوں کے منکر ہو گئے تھے۔''

پہلی فصل

رسول اللہ ﷺ سے صحابۂ کرام کے **بارۃ سوالات** اور **قرآن کریم** میں، ان کے **جواباتِ الٰھیہ**۔

پہلا سوال اور اس کا جواب: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲/۱۸۶ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، اپنے بندوں صحابہ کرام کے سوال کو ذِکر کرنے کے بعد فرمایا ہے:

﴿وَاِذَا سَأَلَکَ عِبَادِی عَنِّی فَاِنِّی قَرِیبٌ اُجِیبُ دَعوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلیَستَجِیبُوا لِی وَلیُؤمِنُوا بِی لَعَلَّھُم یَرشُدُونَ﴾

''اور (اے رسول!) جب میرے بندے، میرے بارے میں آپ سے سوال کریں (تو آپ میری طرف سے انہیں کہہ دیجئے) پس بے شک میں قریب ہوں میں پکارنے والے کی پُکار کا جواب دیتا ہوں جب وُہ مجھے پُکارے پس انہیں میری بات ماننی چاہئے اور انہیں، مجھ پر ایمان لانا چاہئے تا کہ وہ بھلائی پائیں۔''

دوسرا سوال اور اس کا جواب: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲/۱۸۹ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ یَسئَلُونَکَ عَنِ الاَھِلَّۃِ قُل ھِیَ مَوَاقِیتُ لِلنَّاسِ وَالحَجِّ وَلَیسَ البِرُّ بِاَن تَأتُوا البُیُوتَ مِن ظُھُورِھَا وَلٰکِنَّ البِرَّ مَنِ اتَّقٰی وَأتُوا البُیُوتَ مِن اَبوَابِھَا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُم تُفلِحُونَ ﴾

''(اے رسول!) لوگ آپ سے چاندوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ یہ ،لوگوں اور حج کے لیے ہیں اور نہیں ہے نیکی کہ تم گھروں میں، ان کے پیچھے سے آؤ اور لیکن نیکی والا وہ ہے جو پرہیزگار رہو اور تم اپنے گھروں میں، ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب و چھٹکارا پاؤ۔''

تیسرا سوال اور اس کا جواب: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲/ ۲۱۵ میں اپنے نبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿یسئلونک ما ذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتمی والمسکین وابن السبیل وما تفعلوا من خیر فان اللّٰه به علیم ﴾

''(اے رسول!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اور مسافروں کے لیے ہے اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے پس بے شک اللہ، اس کو خوب جاننے والا ہے۔''

پس اس آیتِ کریمہ میں انفاق (خرچ کرنا) سے مراد، صدقۂ تطوّع (نفلی روزہ) ہے، زکوٰۃ نہیں ہے جو صدقۂ فریضہ ہے ورنہ ماں باپ کو، زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے دیکھئے سورۃ التوبۃ ۹/ ۶۰ اور اس سورہ میں، صدقات کے آٹھ مصارِف ہیں اور ان مصارِف میں، ماں باپ کا ذِکر نہیں ہے۔

چوتھا سوال اور اس کا جواب: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲/ ۲۱۷ میں، اپنے رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿یسئلونک عن الشهر الحرام قتال فیه قل قتال فیه کبیر

وَصدٌّ عَنْ سبيل اللّٰه وكُفرٌم به والمسجد الحرام واخراج اهله مِنهُ اَكبَرُ عِندَ اللّٰهِ وَالفِتنَةُ اَكبَرُ مِنَ القَتلِ وَلا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُم حَتّٰى يَرُدُّوكُم عَن دِينِكُم اِن استَطَاعُوا وَمَن يَّرتَدِد مِنكُم عَن دِينه فيَمُت وَهُوَ كَافرٌ فَاُولٰئِكَ حَبِطَت اَعمَالُهُم فِى الدُّنيا وَالاٰخرة واُولٰئِكَ اَصحٰبُ النَّارِ هُم فِيهَا خٰلِدُونَ ﴾

''(اے رسول!) یہ (لوگ) آپ سے حُرمت والے مہینوں میں، لڑائی کی بابت پوچھتے ہیں (اے رسول!) آپ کہہ دیجئے کہ ان میں، لڑائی کرنا، بڑا گناہ ہے لیکن ا۔ اللہ کی راہ سے روکنا اور ۲۔ اس کے ساتھ کُفر کرنا اور ۳۔ مسجدِ حرام سے روکنا اور ۴۔ وہاں کے رہنے والوں کو، وہاں سے نکالنا، اللہ کے نزدیک، اس سے بھی بڑا گناہ ہے اور (یہ) فتنہ، قتل سے بھی بڑا گناہ ہے یہ لوگ تم سے، لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ وہ، تمہیں، تمہارے دین سے پھیر دیں اگر ان سے ہو سکے اور تم میں سے، جو شخص، اپنے دِین سے ارتداد (پھر جانا) کر لے پس وہ مر جائے اور اس حال میں کہ وہ کافر ہو پس یہی لوگ، ان کے اعمال، دُنیا اور آخرت میں برباد ہو گئے اور یہی لوگ، جہنّمی ہیں وہ اس میں، ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

پانچواں سوال اور اس کا جواب: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیّۃ ۲، ۲۱۹ میں، اپنے رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿يَسئَلُونَكَ عَنِ الخَمرِ وَالمَيسِرِ قُل فِيهِمَا اِثمٌ كَبِيرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثمُهُمَا اَكبَرُ مِن نَّفعِهِمَا... ﴾

''(اے رسول!) لوگ آپ سے، نشہ آور چیز اور جُوئے کے بارے میں، پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں، بڑا گناہ ہے اور ان لوگوں کے لیے، اس سے دُنیاوی فائدے ہیں لیکن

ان دونوں کا گناہ، ان دونوں کے نفع سے، بہت زیادہ ہے۔''

چھٹا سوال اور اس کا جواب : اور اللہ تعالیٰ نے اسی آیت میں، ان اَلفاظ کے بعد، فرمایا ہے:

﴿ ویسئلونک ماذا ینفقون قل العفو کذلک یبیّن اللّٰہ لکم الآیت لعلکم تتفکرون ﴾

''اور (اے رسول!) یہ (لوگ) آپ سے پوچھتے ہیں کہ وُہ کیا خرچ کریں؟ تو (اے رسول!) آپ کہہ دیجئے حاجت سے زائد چیز، اسی طرح اللہ، تمہارے لیے، آیات واَحکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچ سمجھ سکو۔''

ساتواں سوال اوراس کا جواب: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲۰۲/۲۲۲ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النّسآءَ فِی المحیض ولا تقربوھنّ حتّی یطھرن فاذا تطھّرن فأتوھنّ من حیث امرکم اللّٰہ انّ اللّٰہ یحبّ التّوّابین ویحبّ المتطھّرین ﴾

''اور (اے رسول!) یہ لوگ، آپ سے، حیض (عورتوں کے خون کی ماہواری) کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے وُہ (حیض) گندگی ہے پس تم عورتوں سے حالتِ حیض میں الگ رہو یہاں تک کہ وُہ عورتیں پاک ہو جائیں پس جب وُہ عورتیں پاک ہو جائیں تو تم، ان کے پاس جاؤ جہاں سے، اللہ نے، تم کو، حکم دیا ہے بے شک اللہ، توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

آٹھواں سوال اور اس کا جواب : اور اللہ تعالیٰ نے

سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۲/۲۲۰ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾

''اور (اے رسول!) لوگ، آپ سے، یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے ان کو سنوارنا، بہتر ہے اور تم اگر ان سے مل جل کر رہو تو وہ، تمہارے بھائی ہیں اور اللہ، بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا یقیناً اللہ، بہت غلبے والا اور بہت دانا ہے۔''

نواں سوال اور اس کا جواب: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسآء ۴/۱۲۷ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا﴾

''اور (اے رسول!) اور یہ لوگ، آپ سے، عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے اللہ، تمہیں، ان کے بارے میں حکم دے رہا ہے اور قرآن کی وہ آیتیں جو تم پر، ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں، تم ان کا مقرر حق نہیں دیتے اور انہیں، اپنے نکاح میں، لانے کی رغبت رکھتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے میں اور اس بارے میں کہ یتیموں کی کار

گزاری، انصاف کے ساتھ کرو اور تم جو کام کرو پس بے شک اللہ، اسے پوری طرح جاننے والا ہے۔"

دسواں سوال اور اس کا جواب: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسآء المدنیۃ ۴/ ۱۷۶ میں، اپنے رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکللۃ ان امرؤ ھلک لیس لہ ولد ولہ اخت فلھا نصف ما ترک وھو یرثھا ان لم یکن لھا ولد فان کانتا اثنتین فلھما الثلثان مما ترک وان کانوا اخوۃ رجالا ونسآء فللذکر مثل حظ الانثیین یبین اللہ لکم ان تضلوا واللہ بکل شیء علیم ﴾

"(اے رسول!) یہ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ اللہ، تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اگر کوئی شخص مرجائے جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی بہن ہو تو اس کے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ہے اور وہ بھائی اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کے اولاد نہ ہو پس اگر بہنیں دو ہوں تو انہیں چھوڑے ہوئے مال کا دو تہائی ملے گا اور اگر کئی شخص اس ناطے کے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کے لیے حصہ ہے دو عورتوں جیسا اللہ تمہارے لیے بیان فرما رہا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم بہک جاؤ اور اللہ، ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

گیارھواں سوال اور اس کا جواب: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ المدنیۃ ۵/۴، ۵ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ یسئلونک ماذآ احل لھم قل احل لکم الطیبت وما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونھن مما علمکم اللہ فکلوا مما

اَمسَکنَ عَلَیکُم وَاذکُروا اسمَ اللّٰہ عَلَیہِ وَاتَّقُوااللّٰہَ انَّ اللّٰہَ سَرِیعُ الحِسَابِ ﴿ اَلیَومَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِینَ اُوتُوالکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُم وَطَعَامُکُم حِلٌّ لَّھُم وَالمُحصَنٰتُ مِنَ المُؤمِنٰتِ وَالمُحصَنٰتُ مِنَ الَّذِینَ اُوتُواالکِتٰبَ مِن قَبلِکُم اِذَآ اٰتَیتُمُوھُنَّ اُجُورَھُنَّ مُحصِنِینَ غَیرَ مُسافِحِینَ وَلاَ مُتَّخِذِی اَخدَانٍ وَّمَن یَّکفُر بِالایمَانِ فَقَد حَبِطَ عَمَلُہ وَھُوَ فِی الاٰخِرَۃِ مِنَ الخٰسِرِینَ ﴾

"(اے رسول!) یہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا کچھ حلال ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ تمام پاک چیزیں، تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کو، تم نے سدھا رکھا ہے یعنی جنہیں تم تھوڑا بہت وہ سکھاتے ہو جس کی تعلیم، اللہ تعالیٰ نے، تمہیں دے رکھی ہے پس جس شکار کو، وہ تمہارے لیے پکڑ کر روک رکھیں تو تم، اس سے کھالو اور اس پر، اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کرلیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ، جلد حساب لینے والا ہے آج کے دن، کل پاکیزہ چیزیں، تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں اور اہلِ کتاب کا ذبیحہ، تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ، ان کے لیے، حلال ہے اور پاک دامن مومن عورتیں اور جو لوگ، تم سے پہلے کتاب دیے گئے ہیں ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں جبکہ تم، ان کے حق مہر ادا کرو اس طرح کہ تم، ان سے باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ علانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو اور جو شخص، ایمان کے ساتھ کفر کرے پس اس کا عمل تباہ و برباد ہو گیا اور وہ آخرت میں بھی، ہارنے والوں میں سے ہے۔"

بارھواں سوال اور اس کا جواب : اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ

۸/۱۰ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾

"(اے رسول!) یہ لوگ آپ سے غنیمت کے مالوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے غنیمت کے مال تو اللہ اور رسول ﷺ کے ہیں پس تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلّقات کو دُرست کرو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔"

دوسری فصل: رسول اللہ ﷺ سے کُفّار کے چار سوالات اور ان کے جواباتِ الٰہیہ۔

پہلا سوال اور اس کا جواب: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف المکیۃ ۱۸۷/۰۷ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِیْکُمْ اِلَّا بَغْتَةً یَسْئَلُوْنَکَ کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾

"(اے رسول!) یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہو گا؟ آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو صرف میرے رب ہی کے پاس ہے اس کے وقت پر، اس کو اللہ کے سوا، کوئی اور ظاہر نہ کرے گا وُہ، آسمانوں اور زمین میں، بڑا بھاری (حادثہ) ہو گا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی وُہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا کہ آپ اس کی تحقیق کر چکے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم، خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔"

دوسرا سوال اور اس کا جواب: اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہٰ المکیۃ ۲۰/۱۰۵۔۱۰۷ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا ﴾

''اور (اے رسول!) وہ آپ سے، پہاڑوں کے بارے میں، پوچھتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ انہیں، میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اُڑا دے گا اور زمین کو بالکل ہموار اور صاف میدان کر کے چھوڑے گا جس میں، آپ نہ تو کہیں موڑ توڑ دیکھیں گے اور نہ ہی اُونچ نیچ۔''

تیسرا سوال اور اس کا جواب : اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل المکیۃ ۱۷/۸۵ میں اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴾

''اور (اے رسول!) یہ لوگ آپ سے رُوح کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ رُوح تو میرے رب کے حکم میں سے ہے اور تمہیں علم میں سے نہیں دیا گیا مگر تھوڑا سا ہی۔''

چوتھا سوال اور اس کا جواب: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکہف المکیۃ ۱۸/۸۳،۸۴ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴾

''اور (اے رسول!) یہ آپ سے ذُوالقرنین (علیہ السلام) کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ میں، تمہیں، ان کا تھوڑا سا حال پڑھ کر سُناتا ہوں بے شک ہم نے، اسے زمین

میں قوت عطا کی تھی اور ہم نے، اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کر دیے تھے۔"

پانچواں سوال اور اس کا جواب :اللہ تعالیٰ نے سورۃ النسآء المدنیۃ ۴/ ۱۵۳ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿يَسْئَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذَٰلِكَ وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُّبِينًا﴾

"(اے رسول!) اہل کتاب، آپ سے، پوچھتے ہیں کہ آپ آسمان سے، ان پر ایک کتاب اتار دیں پس تحقیق انہوں نے، موسیٰ (علیہ السلام) سے، اس سے بڑا سوال کیا تھا پس انہوں نے کہا تھا (اے موسیٰ!) تو ہمیں، اللہ سامنے دکھلا دے پس ان کے ظلم کی وجہ سے، ان کو بجلی نے آ دبوچا تھا پھر انہوں نے، اس کے بعد، بچھڑے کو (الٰہ ومعبود) بنا لیا تھا کہ ان کے پاس دلیلیں آ گئی تھیں پس ہم نے، اس سے معاف کر دیا تھا اور ہم نے، موسیٰ علیہ السلام کو، کھلا غلبہ دیا تھا۔"

چھٹا سوال اور اس کا جواب :اللہ تعالیٰ نے سورۃ النازعات مکیۃ ۷۹/ ۴۲-۴۶ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۝ فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا ۝ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا ۝ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشَاهَا ۝ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۝﴾

"(اے رسول!) یہ آپ سے، قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہے؟

بھلا آپ کو اس کے ذِکر سے کیا فائدہ؟ اس کے وقوع کی انتہا تو آپ کے رب کی طرف ہے آپ تو صرف اس شخص کو ڈرانے والے ہیں جو، اس سے ڈرتا ہے گویا کہ وُہ جس دن، اس کو دیکھیں گے کہ وُہ (دُنیا میں) نہ رہے تھے مگر ایک شام ہی یا اس کی صبح ہی۔''

تیسری فصل: رسول اللہ ﷺ سے مُنافقین کا ایک سوال اور اس کا جوابِ الٰہی۔

ایک سوال اور اس کا جواب: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب المدنیۃ ۶۳/۳۳ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَکُوْنُ قَرِیْبًا ﴾

''(اے رسول!) یہ لوگ آپ سے، قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے اس کا عِلم تو صِرف اللہ کے پاس ہی ہے آپ کو کیا خبر شاید کہ قیامت، قریب ہی ہو؟۔''

تنبیہ: آیاتِ قرآنیہ مذکورہ اوران کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ورضواعنہ کے سوالات ،ان کے اِیمان اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری پرمبنی تھے اور کُفّار کے سوالات، ان کے کُفر اوران کی معصیت ونافرمانی پرمبنی تھے اوراسی طرح منافقین **کے** سوا**لات**، ان کے نفاق اوران کی معصیت ونافرمانی پرمبنی تھے پس آیاتِ قرآنیہ مذکورہ اوران کے سیاق وسباق سے یہ فرق، واضح ہے ظاہر ہے۔

﴿ساتواں باب﴾

اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ کا ذِکرِ مبارک، تورات، اِنجیل، وَید اور پُوران میں۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۱۱۱/۹ میں، اپنے آخری رسول ﷺ کے اَصحابِ کرام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشتَرٰی مِنَ المُؤمِنِینَ اَنفُسَهُم وَاَموَالَهُم بِاَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ یُقَاتِلُونَ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ فَیَقتُلُونَ وَیُقتَلُونَ وَعدًا عَلَیهِ حَقًّا فِی التَّورٰةِ وَالاِنجِیلِ وَالقُراٰنِ وَمَن اَوفٰی بِعَهدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاستَبشِرُوا بِبَیعِکُمُ الَّذِی بَایَعتُم بِهٖ وَذٰلِکَ هُوَ الفَوزُ العَظِیمُ ﴾

بے شک اللہ نے، مومنین سے، ان کی جانیں اور ان کے مال، اس کے بدلے میں، خرید لیے ہیں کہ ان کے لیے، جنّت ہے یہ، اللہ کی راہ میں (کافروں کو) مارتے ہیں اور (ان کے ہاتھوں) مارے جاتے ہیں یہ اللہ کے ذِمہ، سچا وعدہ ہے تورات میں، انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے، اپنے وعدہ کا زیادہ پُورا کرنے والا کون ہے؟ سو تم اپنے اس سودے پر خوشی مناؤ جو تم نے، اللہ کے ساتھ سودا کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۲۸/۴۸، ۲۹ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ هُوَ الَّذِی اَرسَلَ رَسُولَهٗ بِالهُدٰی وَدِینِ الحَقِّ لِیُظهِرَهٗ عَلَی الدِّینِ کُلِّهٖ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیدًا ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِینَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَینَهُم تَرٰهُم رُکَّعًا سُجَّدًا یَبتَغُونَ

فضلاً مِّنَ اللّٰہ وَرِضوانا سیمَاھُمْ فی وُجوھِھِمْ مِّنْ اثر السُّجوْدِ ذلک مثلُہُم فِی التَّوْرٰۃ ومثلُہُم فی الانجیل کزرْع اخرج شطئَہٗ فاٰزرہٗ فاستغلظ فاستوی علیٰ سُوقہ یعجب الزُّرَّاعَ لِیَغیظ بھم الکُفَّار وعد اللّٰہُ الَّذین اٰمنُوا وعملوا الصّٰلحٰت منھم مَّغفرۃً وَّاجرا عظیما ۵

"وہی (اللہ) تو وہ ذات ہے جس نے، اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ، اسے سب دینوں پر غالب کردے اور (اس حقیقت پر) اللہ، گواہ کے طور پر، کافی ہے محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس (رسول ﷺ) کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں مہربان ہیں (اے رسول!) آپ، انہیں رکوع اور سجدے میں (مشغول) پاؤ گے وہ (ان کاموں سے) اللہ کا فضل اور (اس کی) خوشنودی تلاش کرتے ہیں ان کی نشانی، سجود کے اثرات سے، ان کے چہروں پر (نمایاں) ہے یہ ان کی مثال وصفت، تورات میں ہے اور (یہ) ان کی مثال وصفت، انجیل میں ہے گویا کہ ایک کھیتی ہے جس نے، اپنی کونپل نکالی پھر اس کو تقویت دی پھر وہ گدرائی پھر وہ اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی جو کاشتکار کو خوش کرتی ہے تاکہ وہ ان کے ساتھ کفار کو جلائے اللہ تعالیٰ نے، ان میں سے، ان لوگوں سے بخشش اور بڑے صلے کا وعدہ کر رکھا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے۔"

پہلی فصل

تورات میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ کا ذِکر مبارک:

۱: استثنا ۳۲/۲۱-۲۳ میں ہے: ''انہوں نے اس چیز کے باعث جو خدا نہیں مجھے غیرت اور اپنی باطل باتوں سے مجھے غصہ دلایا سو میں بھی ان سے ذریعہ سے جو کوئی امت نہیں ان کو غیرت اور ایک نادان قوم کے ذریعہ سے ان کو غصہ دلاؤں گا اس لیے کہ میرے غصہ کے مارے آگ بھڑک اٹھی ہے جو پاتال کی تہہ تک جلتی جائے گی اور زمین کو اس کی پیداوار سمیت بھسم کر دے گی اور پہاڑوں کی بنیادوں میں آگ لگا دے گی میں ان پر آفتوں کا ڈھیر لگاؤں گا اور اپنے تیروں کو ان پر ختم کروں گا۔،،

اور معلوم ہے کہ ملے کے لوگ، نادان تھے جن میں ڈھائی ہزار سال تک، کوئی رسول نہ آیا تھا اور اتنے طویل عرصہ کے بعد، ان میں، بنی اسمٰعیل میں سے، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ تشریف لائے اور یہ نادان لوگ، آپ ﷺ پر ایمان لائے جن کے ذریعہ سے، اللہ نے، بنی اسرائیل و غیرت اور غصہ دلایا پس تورات کی اس پیشین گوئی کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنھم کے سوا، کوئی اور نہیں ہے۔

۲: اور استثنا ۳۳/۱-۳ میں ہے: ''اور مردِ خدا موسیٰ نے جو دعائے خیر دے کر اپنی وفات سے پہلے بنی اسرائیل کو برکت دی وہ یہ ہے اور اس نے کہا: خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا وہ کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا اس کے داہنے ہاتھ پر، ان کے لیے آتشی شریعت تھی وہ بے شک قوموں سے محبت رکھتا ہے اس کے سب مقدس لوگ تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں میں بیٹھے ایک ایک تیری باتوں سے مستفید ہو گا۔'' اور ان آیات میں، خداوند کا سینا سے آنا سے مراد، موسیٰ علیہ السلام کا اللہ کا رسول ہونے کی حیثیت سے آنا ہے اور خداوند کا شعیر سے ان پہ آشکارا ہونے سے مراد، عیسیٰ مسیح علیہ السلام کا اللہ کا رسول ہونے کی حیثیت سے آنا ہے اور کوہ شعیر میں بیت المقدس واقع ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے اور اسی مقدس شہر کو، یروشلم کہا جاتا ہے اور خداوند کا کوہِ فاران سے جلوہ افروز ہونے سے مراد، محمد ﷺ کا اللہ کے رسول ہونے کی حیثیت سے آنا ہے کیونکہ کوہِ فاران میں، مکہ کا مقدس شہر واقع ہے جہاں آپ پیدا ہوئے تھے اور یہیں آپ ﷺ پر پہلی وحی اُتری اور یہیں آپ ﷺ نے اللہ کے رسول ہونے کا اعلان کیا اور یہیں سے آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اس لیے خداوند کا کوہِ فاران سے جلوہ افروز ہونے

سے مراد، آپ ﷺ کے سوا، اب تک کوئی نہیں ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کے سوا، کوئی اور ہوسکتا ہے اور یہیں اللہ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو اپنی بیوی اور اپنے بڑے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کو چھوڑنے کا حکم دیا اور یہیں اللہ کے حکم سے ابراہیم علیہ السلام، اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کو قربانی کے لیے لے گئے اور یہیں قربانی منظور ہوئی اور اللہ کے حکم سے، ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ، اس کے گھر کو تعمیر کیا اور یہیں اسمٰعیل علیہ السلام آباد ہوئے اور یہیں، اللہ نے آپ ﷺ کو اولاد سے نوازا اور اسمٰعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے جن کی تفصیل، ابھی آئے گی حقائقِ مذکورہ کی مزید تفصیل کے لیے تورات/کتابِ پیدائش/۱۲۔۲۶ کا مطالعہ کیجئے اس میں واضح تحریف کے باوجود، آپ پھر بھی ان اشاروں کی نشاندہی پالیں گے تورات کی پیش کردہ آیات میں ہے: ''اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا'' اور اس آیت میں یہاں واضح تحریف (ہیرا پھیری) ہے اور یہاں تورات کے مختلف نسخوں میں اور مختلف ترجموں میں، واضح تضاد ہے اور میں نے، یہ مذکورہ عبارت، اردو ترجمہ سے پیش کی ہے اور یہاں اس کے مختلف اردو ترجموں، مختلف عربی ترجموں اور مختلف انگریزی ترجموں میں بھی اختلاف ہے، تضاد ہے۔ مثال کے طور پر دیکھئے: عربی ترجمہ مطبوعہ لبنان:

وَأَتـىٰ مِنْ رُبَى الْقُدُسِ اور الرَّبوۃ کا معنیٰ ہے دس ہزار اور اس کی جمع ہے رُبیٰ (کئی دس ہزار) اور اس کے عربی ترجمہ میں، اس کی جمع لانے کا کیا مطلب ہے؟ یہاں اختلاف اور تضاد، واضح ہے اور اسی طرح یہاں، کنگ جیمس مطبوعہ گیبرل پبلشنگ یو۔ایس۔اے کے انگلش ترجمہ میں ہے:

and he came with ten thousands of saints.

''اور وہ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا''۔

دیکھا آپ نے یہاں واضح طور پر دس ہزار قدسیوں کا ذکر ہے اور اس آیت میں تحریف اور تضاد واضح ہو گیا اور اب دیکھئے اسی کتاب میں سے اسی آیت کا دوسرا انگریزی ترجمہ مطبوعہ گیڈیئنز لنڈن:

Hecame with myriads of holy ones.

''اور وہ، ان گنت قدسیوں میں سے آیا۔''

پس آپ اس کے مختلف زبانوں میں قدیم اور جدید ترجموں کا مطالعہ کیجئے آپ کو ان میں واضح اختلاف نظر آئے گا لیکن افسوس! عیسائی دُنیا، اس کُھلی سچائی کو نہیں مانتی اور حقیقت میں کنگ جیمس کا ترجمہ ہی یہاں صحیح ہے اور وہ ہے: دس ہزار قدسیوں اور وہ تھے دس ہزار صحابہ کرام جو فتح مکہ کے وقت، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے ساتھ تھے پس اس طرح اس پیشین گوئی کا مصداق، محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے سوا کوئی اور نہیں بن سکتا۔

۳: اور پیدائش ۴۹/۸۔۱۰ میں ہے: ''اے یہوداہ! تیرے بھائی تیری مدح کریں گے تیرا ہاتھ تیرے دُشمنوں کی گردن پر ہوگا تیرے باپ کی اولاد تیرے آگے سرنگوں ہوگی یہوداہ شیر ببر کا بچہ ہے اے میرے بیٹے! تو شکار مار کر چل دیا ہے وہ شیر ببر بلکہ شیرنی کی طرح دبک کر بیٹھ گیا کون اسے چھیڑے؟ یہوداہ سے سلطنت نہ چھوٹے گی اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اس مطیع ہوں گی۔''

تورات کی مذکورہ پیشین گوئی میں یعقوب علیہ السلام نے یہ بتایا ہے کہ جب شیلوہ آ جائے گا تو یہوداسے سلطنت چھوٹ جائے گی اور اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہو جائے گا اور اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کی تشریف آوری سے یہودا کی سلطنت چھوٹ گئی اور اس کی

نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہو گیا پہلے تو مدینہ میں اور پھر خیبر میں، اس کی رہی سہی کسر بھی جاتی رہی اور اس کے عربی، انگریزی اور اردو ترجموں میں شیلوہ کا لفظ ہے اور اس کا ترجمہ کسی میں بھی نہیں اور شیلوہ کا معنیٰ کیا ہے؟ چاہے اس کے موجودہ شارحین کچھ ہی بتائیں لیکن اس حقیقت سے وہ نہیں بھاگ سکتے کہ ان آیات کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے سوا، کوئی اور نہیں ہے جن کی تشریف آوری سے یہوداہ سے سلطنت چھوٹ گئی اور اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہو گیا اور قومیں اس عظیم ہستی کی مطیع ہو گئیں مکہ کے لوگ، مہاجر صحابہ بنے اور مدینہ کے لوگ، انصار صحابہ بنے اور بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور بہت سے قبائل، اللہ کے دین میں داخل ہو گئے اور اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے مطیع بن گئے۔

تورات کے مختلف تین عربی ترجموں میں اختلاف اور تحریف:

پہلا عربی ترجمہ مطبوعہ سنہ ۱۶۲۵ء میں ہے:

فلا یزول القضیب من یہودا والمدبّر من حتّی یجیء الّذی له الکلّ وایّاہ تنتظر الامم

"یہودا سے جریب نہ جائے گی اور نہ ہی حاکم یہاں تک کہ وہ شخص آئے جس کے لیے، سب کچھ ہے اور قومیں اس کا انتظار کریں گی۔" دوسرا عربی ترجمہ مطبوعہ سنہ ۱۸۱۱ء میں ہے:

فلا یزول التضیب من یہودا والرسم من تحت امرہ الی ان یجیء الذی ہو لہ والیہ یجتمع الشّعوب۔

"جریب، یہودا سے جدا نہ ہوگی اور نہ ہی حکومت مرسومہ اس سے باہر ہوگی یہاں تک کہ وہ شخص آجائے جس کے لیے، وہ حکومت ہے اور قومیں، اس کے پاس اکٹھی ہوں۔"

تیسرا عربی ترجمہ مطبوعہ لبنان:

لا يزول الصَّولجانُ من يهوذا ولا عصا السُّلطان من صُلبه الى ان يتبوَّأ في شيلوه من له طاعةُ الشُّعوب۔ (یہودا سے کھونڈی نہ ٹلے گی اور نہ ہی اس کی نسل سے حکومت کا عصا ہی یہاں تک کہ وہ، شِیلُوہ میں جگہ بنا لے جس کے لیے قوموں کی طاعت ہے۔" اور اسی طبع کے حاشیہ میں ہے: إلى أن يتبوَّأ في شيلوه (مدينةٌ بين بيت ايل و شكيم) او: إلى أن يأتي من له الصَّولجان۔

"یہاں تک کہ وہ، شِیلُوہ میں جگہ بنا لے (بیت ایل اور شکیم کے درمیان ایک شہر) یا: یہاں تک کہ وہ آ جائے جس کے لیے صولجان ہے۔"

دوسری فصل

زبور میں اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحاب کرام کا ذِکرِ مبارک

ا: زبور ۶۸/۴-۶ میں ہے: "خدا کے لیے گاؤ اس کے نام کی مدح سرائی کرو صحرا کے سوار کے لیے شاہراہ تیار کرو اس کا نام یاہ ہے اور تم اس کے حضور شادمان ہو خداوند اپنے مقدّس مکان میں یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا دادرس ہے خدا تنہا کو خاندان بخشتا ہے وہ قیدیوں کو آزاد کر کے اقبال مند کرتا ہے لیکن سرکش خشک زمین میں رہتے ہیں۔"

اور دُنیا بھر میں، عرب کا صحرا مشہور ہے اور اس کے سوار، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ تھے جن کی شاہراہ تیار کرنے کے لیے، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اپنے اس زمزمے میں، حکم دیا ہے یا بنی اسرائیل کو ان پہ ایمان لانے کا حکم دیا ہے جو تنہا تھے یتیم تھے آپ ﷺ کا باپ، آپ کی پیدائش سے پہلے فوت ہو گیا چھ سال کے تھے کہ آپ ﷺ

کی ماں فوت ہوگئی آٹھ سال کے ہوئے تو آپ ﷺ کے دادا بھی فوت ہو گئے اور اس طرح دُنیا کے دُکھ سہنے کے لیے، آپ ﷺ اکیلے رہ گئے چالیس سال کے ہوئے تو آپ ﷺ پر پہلی وحی اُتری آپ ﷺ کا قبیلہ، دعوتِ حق کے جرمِ بے گناہی میں، آپ ﷺ کا سخت دُشمن بن گیا اور آپ اپنے قبیلہ میں اکیلے رہ گئے حق کی دعوت پھیلتی رہی اور قافلہ بڑھتا رہا اور اس طرح اللہ نے آپ ﷺ کو وہ عظمت بخشی جو کسی اور کو نصیب نہ ہوئی کہاں تو آپ اکیلے تھے؟ اور کہاں اللہ نے آپ کو خاندان بخشا اور صحابہ، آپ ﷺ کے مددگار بنے پس اس طرح داؤد علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اللہ کے آخری نبی محمد ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے پس زبور کی ان آیات کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے سوا، کوئی اور نہیں ہے۔

۲: اور زبور ۱۴۹/۱۔۹ میں ہے: ''خُداوند کی حمد کرو خُدا کے حضور نیا گیت گاؤ اور مقدسوں کے مجمع میں اس کی مدح سرائی کرو اسرائیل اپنے خالق میں شادمان رہے فرزندانِ صیّون اپنے بادشاہ کے سبب سے شادمان ہوں وہ ناچتے ہوئے اس کے نام کی ستائش کریں وہ دَف اور ستار پر اس کی مدح سرائی کریں کیونکہ خداوند اپنے لوگوں سے خوشنود رہتا ہے وہ حلیموں کو نجات سے زینت بخشے گا مقدس لوگ جلال پر فخر کریں وہ اپنے بستروں پر خوشی سے نغمہ سرائی کریں ان کے منہ میں خدا کی تمجید اور ہاتھ میں دو دھاری تلوار ہو تا کہ قوموں سے انتقام لیں اور امتوں کو سزا دیں ان کے بادشاہوں کو زنجیروں سے جکڑیں اور ان کے سرداروں کو لوہے کی بیڑیاں پہنائیں تا کہ ان کو، وہ سزا دیں جو مرقوم ہے اس کے سب مقدسوں کو یہ شرف حاصل ہے خداوند کی حمد کرو۔''

زبور کی ان آیات کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے سوا کوئی نہیں ہے اور آپ ﷺ کے اصحابِ کرام بستروں پر اللہ کی تمجید کرتے تھے اور انہوں نے تلواروں کے

ذریعہ، اپنی ساری زندگی، اللہ کی راہ میں جہاد کرتے گزار دی۔

تیسری فصل

غزل الغزلات میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام کا ذِکرِ مبارک

غزل الغزلات ۵/۱۰-۱۶ میں، سُلیمان علیہ السّلام کا فرمان ہے:

''میرا محبوب، سُرخ وسفید ہے وُہ دس ہزار میں مُمتاز ہے۔ اس کا سَر خالص سونا ہے۔ اس کی زُلفیں پیچ در پیچ اور کوے کی سی کالی ہیں اس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں جو دُودھ میں نہا کر لبِ دریا تمکنت کے ساتھ بیٹھے ہوں۔ اس کے رُخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی اُبھری ہوئی کیاریاں ہیں۔ اس کے ہونٹ سوسن ہیں جن سے رقیق مُر ٹپکتا ہے۔ اس کے ہاتھ زبرجد سے مُرصّع سونے کے حلقے ہیں۔ اس کا پیٹ ہاتھی دانت کا کام ہے جس پر نیلم کے پھُول بنے ہوں۔ اس کی ٹانگیں کُندن کے پایوں پر سنگِ مرمر کے سُتون ہیں۔ وہ دیکھنے میں لُبنان اور خوبی میں رشکِ سرو ہے۔ اس کا مُنہ ازبس شیرین ہے۔ ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو! یہ ہے میرا محبوب۔ یہ ہے میرا پیارا۔''

سلیمان علیہ السلام نے یہاں پہلے تو اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کا حُلیہ مُبارک بتلایا اور پھر اخیر میں یروشلم کے لوگوں کو، آپ ﷺ پہ ایمان لانے کی تلقین کی اور شروع میں بتلایا کہ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے اور یہ تورات کی مذکورہ عبارت کی طرح ہے جس میں ہے کہ ''وُہ، دس ہزار قدسیوں میں سے آیا۔''

اور مذکورہ عبارت میں، آپ ﷺ کے بارے میں ہے کہ وہ سراپا عشق انگیز ہے اور یہیں، جدید عربی ترجمہ میں ہے: وَهُوَ شَهِيٌّ كُلُّه ''اور وہ خواہش پر بہت اُکسایا ہوا

ہے۔"

اور حقیقت میں یہ سارے تراجم غلط ہیں اور اسی سولہویں آیت میں عبرانی نسخہ کے لفظ یہ ہیں: خلوّ محمدیم زه دودی وزه رعی بلوث یروشلائیم "اور اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے: "وہ تو ٹھیک مُحَمَّد ہے میرا خلیل، میرا حبیب یہی ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو!۔" یہاں مُحَمَّدِیم کے لفظ میں، مُحَمَّد کا لفظ، کیسا واضح ہے اور اس میں، محمد ﷺ کا لفظ، کتنا خوبصورت ہے؟ عبرانی زبان میں یم کا لفظ، تعظیم کے لیے ہوتا ہے جیسے الوہ سے الوھیم پس محمد ﷺ ایک ایسی ہستی ہے جس پہ ایمان لانے کا داؤد علیہ السلام نے حُکم دیا ہے اس لیے یہاں اس لفظ کا معنیٰ ذِکر کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ یہ اسم ہے، صِفت نہیں ہے اور ترجمہ در ترجمہ کے عمل سے اس کے معنیٰ میں بگاڑ آتا چلا گیا اور تحریف در تحریف کے عمل سے بھی لیکن اس زبردست بگاڑ کے باوجود، حقیقت نہ چُھپ سکی اور حق واضح ہو کر رہا اور اللہ کے آخری نبی محمد ﷺ فتح مکّہ کے موقع پر دس ہزار صحابہ کی قدسیوں میں سے ممتاز تھے پس آیاتِ مذکورہ کا مصداق، اللہ کے آخری نبی محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام کے سوا، کوئی اور نہیں ہے۔

چوتھی فصل

یسعیاہ میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام کا ذِکرِ مبارک

ا: یسعیاہ ۴۲/۱۰۔۱۴ میں ہے: "اے سمندر پر گزرنے والو اور اس میں بسنے والو! اے جزیرو اور ان کے باشندو! خُداوند کے لیے نیا گیت گاؤ زمین پر سرتاسر اسی کی ستائش کرو بیابان اور اس کی بستیاں، قیدار کے آباد گاؤں اپنی آواز بُلند کریں سلع کے بسنے والے گیت گائیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں وُہ خُداوند کا جلال ظاہر کریں اور جزیروں میں اس کی ثناء خوانی کریں

خُداوند بہادُر کی مانند نکلے گا وُہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت دکھائے گا وہ نعرہ مارے گا ہاں! وُہ للکارے گا وُہ اپنے دُشمنوں پر غالب آئے گا میں بہت مدّت سے چُپ رہا میں خاموش ہو رہا اور ضبط کرتا رہا۔"

ان آیات میں، قیدؔار کا ذکر ہے اور قیدار اسمٰعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے دوسرے بیٹے کا نام ہے جیسا کہ تورات رپیدائش ۲۵/۱۲۔۱۸ میں ہے: یہ نسب نامہ ابراہام کے بیٹے اسمٰعیلؔ کا ہے جو ابراہاؔم سے سارہؔ کی لونڈی ہاجرہؔ مصری کے بطن سے پیدا ہوا ۰ اور اسمٰعیلؔ کے بیٹوں کے نام یہ ہیں یہ نام ترتیب واران کی پیدائش کے مطابق ہیں۔ اسمٰعیلؔ کا پہلوٹھا نبایوتؔ تھا پھر قیدارؔ اور اَدبئیلؔ اور مبسامؔ ۰ اور مشماعؔ اور دُومہؔ اور مسّاؔ ۰ حددؔ اور تیماؔ اور یطورؔ اور نفیسؔ اور قدِمہؔ ۰ یہ اسمٰعیلؔ کے بیٹے ہیں اور ان ہی کے ناموں سے ان کی بستیاں اور چھاؤنیاں نامزد ہوئیں اور یہی بارہ اپنے قبیلہ کے سردار ہوئے ۰ اور اسمٰعیلؔ کی کل عُمر، ایک سو سینتیس برس کی ہوئی تب اس نے دَم چھوڑ دیا اور وفات پائی اور لوگوں میں جاملا ۰ اور اس کی اولاد حویلہؔ سے شورؔ تک جو مصرؔ کے سامنے اس راستہ پر ہے جس سے اَسُورؔ کو جاتے ہیں آباد تھی۔ یہ لوگ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسے ہوئے تھے ۰ اور یسعیاہ کی مذکورہ آیات میں سلعؔ سے مراد، مدینہ ہے جو حقیقت میں ایک ٹیلہ تھا اور قیدار کی اولاد، مکّہ اور مدینہ اور اس کے آس پاس آباد تھی جیسا کہ معلوم ہے کہ عرب، ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کی اَولاد ہیں جب اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ نے، اپنی قوم قُریش کے ستانے پر، مکّہ کو چھوڑا اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تو یہاں کے باشندوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا تھا اور وہاں اَنصار صحابہ کی معصوم بچیوں نے، آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں یہ گیت گایا تھا:

؎ اَشرَقَ البَدرُ عَلَینَا ☆ مِن ثَنِیَّاتِ الوَدَاع

(مدینہ کے پاس، وداع کی گھاٹیوں سے، چودھویں کا چاند، ہم پہ چمک پڑا)

ے وَجَبَ الشُّکرُ عَلَینا☆ مَا دَعا لِلّٰہِ دَاع

(ہم پہ شکر ادا کرنا، واجب ہے جب تک کہ پکارنے والا، اللہ کے لیے پکارے)

ے اَیُّھَاالمَبعُوثُ فِینَا☆جِئتَ بِالأَمرِ المُطَاع

(اے ہمارے رسول! آپ، ہم میں بھیجے گئے ہیں آپ وُہ حکم لائے ہیں جو مانا جائے گا۔)

پس ان آیات کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔

۲:یسعیاہ ۶۰ /۱۔۷ میں ہے: ''اُٹھ منوّر ہو کیونکہ تیرا نُور آ گیا اور خداوند کا جلال تجھ پر ظاہر ہوا کیونکہ دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائے گی اور تیرگی اُمّتوں پر لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا اور اس کا جلال تجھ پر نمایاں ہوگا اور قومیں تیری رَوشنی کی طرف آئیں گی اور سلاطین تیرے طلوع کی تجلّی میں چلیں گے اپنی آنکھیں اُٹھا کر چاروں طرف دیکھ وُہ سب کے سب اکٹھے ہوئے ہیں اور تیرے پاس آتے ہیں تیرے بیٹے دُور سے آئیں گے اور تیری بیٹیوں کو گود میں اُٹھا کر لائیں گے تب تو دیکھے گی اور منوّر ہوگی ہاں! تیرا دِل اُچھلے گا اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پھرے گی اور قوموں کی دولت تیرے پاس فراہم ہوگی اُونٹوں کی قطاریں اور مدیانؔ اور عیفہؔ کی سانڈنیاں آ کر تیرے گرد بیشمار ہوں گی وہ سب، سباؔ سے آئیں گے اور سونا اور لُبان لائیں گے اور خداوند کی حمد کا اِعلان کریں گے قیدارؔ کی سب بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں گی نبایوتؔ کے مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہوں گے وہ میرے مذبحؔ پر مقبول ہوں گے اور میں، اپنے شوکتؔ کے گھرؔ کو جلال بخشوں گا۔''

ان آیات میں مدیانؔ، عیفہؔ، سباؔ، قِیدار اور نبیط کا ذِکر ہے اور یہ سب قبائل، ابراہیم

علیہ السلام کی اولاد ہیں اور تورات، پیدائش ۲۵/۱۔۵ میں ہے: اور ابرہیم نے ایک اور بیوی کی جس کا نام قطورہ تھا، اور اس سے زمران اور یقسان اور مدان اور مدیان اور سوخ پیدا ہوئے، اور یقسان سے سبا اور ددان پیدا ہوئے اور ددان کی اولاد سے اسوری اور لطوسی اور لومی تھے، اور مدیان کے بیٹے عیفاہ اور عفر اور حنوک اور ابیداع اور الدعا تھے۔ یہ سب بنی قطورہ تھے۔'' اور یہ سب قبائل دینِ اسلام میں داخل ہوئے اور اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ پر ایمان لے آئے اور ان سب نے منیٰ میں قربانیاں دی تھیں اور انہوں نے شوکت کے گھر کا حج کیا تھا جو البیت الحرام ہے اور اللہ نے شوکت کے گھر کو بزرگی دے کر، اس کو قبلہ بنا دیا پس ان آیات کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے سوا، کوئی اور نہیں ہے۔

۳: یسعیاہ ۲۱/۱۳۔۱۷ میں ہے: ''عرب کی بابت بارِ نبوت۔ اے ددانیوں کے قافلو! تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے، وہ پیاسے کے پاس پانی لائے۔ تیما کی سرزمین کے باشندے روٹی لے کر بھاگنے والے سے ملنے کو نکلے، کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں، کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی حشمت جاتی رہے گی، اور تیر اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بنی قیدار کے بہادر تھوڑے سے ہوں گے کیونکہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے۔''

اور قیدار، ابراہیم علیہ السلام کے پوتے اور اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹے ہیں جیسا کہ ابھی میں نے اس بارے میں، تورات کی چند آیات ذکر کی ہیں اور عہد نامہ قدیم کی بعض کتابوں میں، قیدار کا کئی بار ذکر آیا ہے کیونکہ یہ عرب میں بہت معزز تھے اور اسی کی اولاد میں سے ایک شخص کا نام قریش تھا اور اس کی اولاد عرب میں مشہور اور معزز تھی اور اس کی اولاد میں

سے عبدالمطلب تھا جس کے پاس مکّہ کی سرداری تھی اور اس کے بیٹوں میں سے ایک کا نام عبداللہ تھا جس کی وفات کے بعد، آپ کی بیوی آمنہ کے بطن سے، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ پیدا ہوئے پندرھویں آیت میں، ان لوگوں کا ذکر ہے جو اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ پر مکّہ میں ایمان لائے تھے اور مکّہ میں قیدار کی اولاد میں سے قریش نے، ان کو ستایا اور ان پہ ظلم کیے اور بالآخر ان کو مکّہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور وہ اپنی جان بچانے کے لیے وہاں سے بھاگے اور مدینہ کی پاک سرزمین کو اپنا دارالہجرت بنایا اور تیرھویں آیت میں، ددانیوں کے قافلہ کا، ان کو پانی پلانے کا ذِکر ہے اور چودھویں آیت میں، تَیما کے باشندوں کا ان کو روٹی کھلانے کا ذِکر ہے اور اس کے نئے عربی ترجمہ میں ان کو پانی پلانے اور ان کو روٹی کھلانے کا حُکم ہے اور اس میں ہے :

یَا قَوَافِلَ الدَّدَانِیِّینَ! هَاتُوا مَآءً لِّلعَطشَانِ یا سُکَّانَ تَیمَآءَ! إستَقبِلُوا الهَارِبَ الجَآئِعَ بِالخُبزِ

"اے ددانیوں کے قافلو! تم پیاسے کے لیے پانی لاؤ اے تَیما کی سرزمین کے باشندو! تم روٹی کے ساتھ، بھاگنے والے بھوکے کے ملنے کو نکلو۔"

اور یہاں اردو ترجمہ میں خبر کے صیغے ہیں اور عربی ترجمہ میں، حُکم کے صیغے ہیں اور اس طرح ان دونوں کا فرق واضح ہے اور ابھی میں تورات سے واضح کر چکا ہوں کہ ابراہیم علیہ السلام کے قطورہ کے بطن سے یقسان کے بیٹے کا نام ددان تھا اور ددان، سبا کا بھائی تھا اور مدینہ میں آباد قبائل میں سے اوس اور خزرج، انہیں کی اولاد میں سے تھے جو اِسلام قبول کرنے کے بعد، اَنصار کہلائے اور تیما، اسمٰعیل علیہ السلام کے آٹھویں بیٹے کا نام ہے جیسا کہ میں ابھی ذِکر کر چکا ہوں اور مدینہ سے جنوب کی طرف، مکّہ کی سڑک پر، تبوک ایک مشہور مقام

ہے جس کے قریب، ایک بستی کا نام تیما تھا کیونکہ تیما کی اولاد، اس مقام پہ بس چکی تھی اور قیدار کی اولاد میں سے، قریش کی تلواروں اور ان کی کمانوں سے بھاگنے والے مہاجرین کی مدد کے لیے، ددان کے قافلوں اور تیما کے باشندوں کو حکم دیا گیا ہے اور سولہویں آیت اور سترہویں آیت میں، قریش کے، ان پہ ظلم کے انجام کا ذکر ہے کہ قیدار کی ساری حشمت ایک برس میں گھٹ جائے گی اور اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام کے مدینہ میں ہجرت کے ایک سال بعد، قیدار میں سے قریش کے بڑے بڑے سردار اور مشہور بہادر، جنگ بدر میں، مارے گئے اور ان کی حشمت جاتی رہی اور ان کے بہادر لوگ بھی کم ہو گئے پس ان آیات کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے مہاجر اور انصار صحابہ کے سوا، کوئی اور نہیں ہوسکتا۔

پانچویں فصل

انجیل میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا ذکرِ مبارک

۱: انجیلِ متی ۴/۱۷ میں ہے: ''اس وقت یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔''

۲: اور انجیلِ متی ۱۰/۵-۸ میں ہے: ''ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے بیماروں کو اچھا کرنا، مُردوں کو جِلانا، کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا، بدروحوں کو نکالنا، تم نے مفت پایا مُفت دینا۔''

سے عبدالمطلب تھا جس کے پاس مکّہ کی سرداری تھی اور اس کے بیٹوں میں سے ایک کا نام عبداللہ تھا جس کی وفات کے بعد، آپ کی بیوی آمنہ کے بطن سے، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ پیدا ہوئے پندرھویں آیت میں، ان لوگوں کا ذکر ہے جو اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ پر مکّہ میں ایمان لائے تھے اور مکّہ میں قیدار کی اولاد میں سے قریش نے، ان کو ستایا اور ان پہ ظلم کیے اور بالآخر ان کو مکّہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور وہ اپنی جان بچانے کے لیے وہاں سے بھاگے اور مدینہ کی پاک سرزمین کو اپنا دارالہجرت بنایا اور تیرھویں آیت میں، ددانیوں کے قافلہ کا، ان کو پانی پلانے کا ذِکر ہے اور چودھویں آیت میں، تیما کے باشندوں کا ان کو روٹی کھلانے کا ذِکر ہے اور اس کے نئے عربی ترجمہ میں ان کو پانی پلانے اور ان کو روٹی کھلانے کا حُکم ہے اور اس میں ہے :

يَا قَوَافِلَ الدَّدَانِيِّينَ! هَاتُوا مَآءً لِّلْعَطْشَانِ يَا سُكَّانَ تَيمَآءَ! اِستَقبِلُوا الهَارِبَ الجَآئِعَ بِالخُبزِ

’’ اے ددانیوں کے قافلو! تم پیاسے کے لیے پانی لاؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو ! تم روٹی کے ساتھ، بھاگنے والے بھوکے کے ملنے کو نکلو۔‘‘

اور یہاں اردو ترجمہ میں خبر کے صیغے ہیں اور عربی ترجمہ میں، حُکم کے صیغے ہیں اور اس طرح ان دونوں کا فرق واضح ہے اور ابھی میں تورات سے واضح کر چکا ہوں کہ ابراہیم علیہ السلام کے قطورہ کے بطن سے یقسان کے بیٹے کا نام ددان تھا اور ددان، سبا کا بھائی تھا اور مدینہ میں آباد قبائل میں سے اوس اور خزرج، انہیں کی اَولاد میں سے تھے جو اِسلام قبول کرنے کے بعد، اَنصار کہلائے اور تیما، اسمٰعیل علیہ السلام کے آٹھویں بیٹے کا نام ہے جیسا کہ میں ، ابھی ذِکر کر چکا ہوں اور مدینہ سے جنوب کی طرف، مکّہ کی سڑک پر، تبوک ایک مشہور مقام

ہے جس کے قریب، ایک بستی کا نام تیما تھا کیونکہ تیما کی اولاد، اس مقام پہ بس چکی تھی اور قیدار کی اولاد میں سے، قریش کی تلواروں اور ان کی کمانوں سے بھاگنے والے مہاجرین کی مدد کے لیے، ددان کے قافلوں اور تیما کے باشندوں کو حکم دیا گیا ہے اور سولہویں آیت اور سترہویں آیت میں، قریش کے، ان پہ ظلم کے انجام کا ذِکر ہے کہ قیدار کی ساری حشمت ایک برس میں گھٹ جائے گی اور اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام کے مدینہ میں ہجرت کے ایک سال بعد، قیدار میں سے قریش کے بڑے بڑے سردار اور مشہور بہادر، جنگ بدر میں، مارے گئے اور ان کی حشمت جاتی رہی اور ان کے بہادر لوگ بھی کم ہو گئے پس ان آیات کا مِصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے مہاجر اور اَنصار صحابہ کے سوا، کوئی اور نہیں ہوسکتا۔

پانچویں فصل

اِنجیل میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا ذکرِ مبارک

۱: انجیلِ متی ۴/۱۷ میں ہے: ''اس وقت یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔''

۲: اور اِنجیلِ متی ۱۰/۵۔۸ میں ہے: ''ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اِسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے بیماروں کو اچھا کرنا، مُردوں کو جلانا، کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا، بدرُوحوں کو نکالنا، تم نے مفت پایا مُفت دینا۔''

۳: اور انجیلِ متی ۱۳/۳۱، ۳۲ میں ہے: ''اس نے ایک اور تمثیل ان کے سامنے پیش کر کے کہا کہ آسمان کی بادشاہی اس رائی کے دانے کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے لے کر اپنے کھیت میں بودیا وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے مگر جب بڑھتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا اور ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آکر اس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں۔''

۴: اور انجیلِ متی ۲۱/۴۳۔۴۶ میں ہے: ''اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ خُدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا اور جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اس کی تمثیلیں سُنیں تو سمجھ گئے کہ ہمارے حق میں کہتا ہے اور وہ اسے پکڑنے کی کوشش میں تھے لیکن لوگوں سے ڈرتے تھے کیونکہ وُہ اسے نبی جانتے تھے۔''

اور انجیلِ متی کی آیاتِ مذکورہ میں، جس تمثیل کو عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اس کے مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام کے سوا کوئی اور نہیں ہے جیسا کہ سورۃ الفتح کی آخری آیت سے معلوم ہے جس کو میں اسی باب کے شروع میں ذِکر کر چکا ہوں اسے پڑھیے تو اس میں مسیح علیہ السلام کی اس پیشین گوئی کا معنیٰ واضح ہو جائے گا کیونکہ آسمان کی بادشاہی کے پھل کو مسیح علیہ السلام کے بعد، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحاب کرام کے سوا کوئی نہ لایا اور یہاں مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے، ان کے بُرے عملوں کی وجہ سے، یہ ذکر کیا ہے کہ آسمان کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو دے دی جائے گی جو اس کے پھل لائے گی اور بنی اسرائیل، آسمان کی بادشاہی کے پھل نہ لاسکی اور آسمان کی بادشاہی، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحاب کرام کو دے دی گئی جو آسمان کی بادشاہی کے پھل لائے۔

چھٹی فصل

مکاشفاتِ یوحنا میں اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام کا ذکرِ مبارک

یوحنا عارف کا مکاشفہ ۱۴/۱۔۵ میں ہے: ''پھر میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برّہ، صیّون کے پہاڑ پر کھڑا ہے اور اس کے ساتھ، ایک لاکھ چوالیس ہزار شخص ہیں جن کے ماتھے پر، اس کا اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوا ہے اور مجھے آسمان پر سے ایک ایسی آواز سُنائی دی جو زور کے پانی اور بڑی گرج کی سی آواز تھی اور جو آواز میں نے سُنی وہ ایسی تھی جیسے بربط نواز، بربط بجاتے ہوں وہ تخت کے سامنے اور چاروں جانداروں اور بزرگوں کے آگے گویا ایک نیا گیت گا رہے تھے اور ان ایک لاکھ چوالیس ہزار شخصوں کے سوا، جو دُنیا میں سے خرید لیے گئے تھے کوئی اس گیت کو نہ سیکھ سکا یہ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ آلودہ نہیں ہوئے بلکہ کنوارے ہیں یہ وہ ہیں جو برّہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں جہاں کہیں وہ جاتا ہے یہ خُدا اور برّہ کے لیے پہلے پھل ہونے کے واسطے آدمیوں میں سے خرید لیے گئے ہیں اور ان کے منہ سے کبھی جھوٹ نہ نکلا تھا وہ بے عیب ہیں۔''

اور اس مکاشفہ کے شروع میں، لکھا ہوا ہے کہ ''یسوع مسیح کا مکاشفہ، جو اسے خُدا کی طرف سے اس لیے ہوا کہ وہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضرور ہے اور اس نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر اس کی معرفت انہیں اپنے بندہ یوحنا پر ظاہر کیا جس نے خُدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کی یعنی ان سب چیزوں کی جو اس نے دیکھی تھیں شہادت دی اس نبوّت کی کتاب پڑھنے والا اور اس کے سُننے والے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرنے والے مبارک ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہے۔''

پس اس مکاشفہ میں واضح طور پر، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام رضی اللہ عنھم کا ذکر ہے اور مکاشفات کی اصطلاح میں، برّہ سے مراد، وہ ہستی ہے جو اللہ کے بعد سب سے برتر ہو اور اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کا مقام، اللہ کے بعد اور اس کی مخلوق میں سب سے برتر ہے پس یہاں برّہ سے مراد، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ ہیں اور صیّون سے مراد مقدّس پہاڑ ہے اور یہاں اس سے مراد، عرفات کی پہاڑی ہے جہاں حجۃ الوداع کے متدّس موقع پر، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ نے اپنے ایک لاکھ چوالیس ہزار اصحابِ کرام سے خطاب کیا تھا اور نئے گیت سے مراد، قرآن کریم ہے جو اللہ کے رسول ﷺ پر نیا اُترا تھا اور اس سے مراد، عربی زبان بھی ہو سکتی ہے جو یہود و نصاریٰ کے لیے، ایک نئی دینی زبان تھی اور ان اصحاب ہی نے اس گیت کو اپنے رسول ﷺ سے سیکھا تھا اور وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے والے تھے پس اس مکاشفہ کا مِصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام کے سوا، کوئی اور نہیں ہے۔

ساتویں فصل

وَید میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا ذِکرِ مبارک:

۱: اتھروید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷، منترا ۱۴ میں ہے:

۱۔ لوگو! احترام سے سُنو! نراشنس کی تعریف کی جائے گی ہم اس مہاجر یا امن کے علمبردار کو ساٹھ ہزار نوے دُشمنوں کے درمیان محفوظ رکھیں گے۔

۲۔ اس کی سواری اونٹ ہو گا اور اس کی بارہ بیویاں ہوں گی اس کا درجہ اتنا بلند اور اس کی سواری اتنی تیز ہو گی کہ وہ آسمانوں کو چھوئے گی پھر وہ اُتر آئے گی۔

۳۔اس نے "مامح" رشی کو سو اشرفیاں، دس ہار، تین سو گھوڑے اور دس ہزار گائیں عطا کیں۔

۴۔تبلیغ کر اے احمد! تبلیغ کر جیسے چڑیاں پکے ہوئے پھل والے درخت پر چہچہاتی ہیں تیری زبان اور تیرے دونوں ہونٹ قینچی کے دونوں پھلوں کی طرح چلتے ہیں۔

۵۔حمد کرنے والے اپنی حمدوں کے ساتھ یا نمازی اپنی نمازوں کے ساتھ طاقتور سانڈ کی طرح جنگ میں جاتے ہیں اور ان کی اولاد اپنے گھروں میں یوں مامون رہتی ہے جیسے گائے اپنے ٹھکانوں میں۔

۶۔اے احمد! اس کلام حکیم کو مضبوطی سے پکڑ کہ یہ گایوں اور مالوں کی اساس ہے اور اسے متقیوں تک پہنچا جیسے بہادر نشانے پر تیر مارتا ہے۔

۷۔وہ دُنیا کا سردار جو دیوتا ہے سب سے افضل انسان ہے سارے لوگوں کا راہنما اور سب قوموں میں معروف ہے اس کی اعلیٰ ترین تعریف وثناء گاؤ۔

۸۔اس شہرت یافتہ شخص نے گھر کی تعمیر کے دوران حکومت یا عدالت ہاتھ لیتے ہی ہر جانب امن وشانتی قائم کردی اور یہ بات ہر شوہر اپنی بیوی سے ذِکر کر رہا تھا۔

۹۔اس شہرت یافتہ شخص کی حکومت میں ایک بیوی اپنے شوہر سے پوچھتی ہے کہ میں آپ کے لیے کیا لاؤں؟ دہی؟ لسی؟ یا کوئی اور نشاط انگیز مشروب؟

۱۰۔ایک پکا ہوا (BARLEY) جو گڑھے سے نکل کر آسمان تک جاتا ہے اس شہرت یافتہ شخص کی حکومت میں اِنسان تقویٰ اور خیر کے اندر ترقی کرتا ہے۔

۱۱۔اللہ نے اَحمد کو جگایا کہ اُٹھ! اور یہاں وہاں کے لوگوں کے پاس جا اور میری بڑائی کر یقیناً میں ہی غالب ہوں میں تجھے ساری نعمتیں دوں گا۔

۱۲۔یہاں اے گایو! یہاں اے گھوڑو! یہاں اے انسانو! ترقی کرو اور بڑھو کیونکہ فقیروں کا

سہارا اور ہزاروں کی خیرات کرنے والا یہاں بیٹھا ہے۔

۱۳۔نہیں اے غالب رب! یہ گائیں ہلاک نہ ہوں اور ان کا چرواہا ہلاک نہ ہو اور اے غالب رب! ان کے دُشمن اور ڈاکو ان پر غلبہ نہ پائیں۔

۱۴۔ہم تعریفی کلمات اور نہایت عمدہ کلام سے بڑے ادب کے ساتھ ایک بہادر کے گُن گاتے ہیں تو خوشی سے ہمارے گیت قبول فرما تا کہ ہم کبھی بھی ہلاکت یا خسارے میں نہ رہیں۔''

اور مذکورہ منتروں میں، ایک لفظ ''نراشنس'' ہے اور دوسرا لفظ ''مامح'' ہے اور یہ دونوں الفاظ، مُلکِ ہند کی مشہور اور پُرانی زُبان سنسکرت کے ہیں اور ان دونوں کا معنیٰ، ایک ہے اور وہ ہے: وہ شخص جس کی خوب تعریف کی جائے اور عربی زبان میں اس کا معنیٰ ہے: مُحَمَّد اور اَحمَد۔ اور اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کی سواری، اونٹ تھی اور آپ ﷺ کی بارہ بیویاں تھیں اور تیسرے منتر میں سو اشرفیوں سے مراد، ایسے سو ساتھی ہیں جو مصیبت اور ہجرت کے سخت مراحل سے گُورے اور حق کی راہ میں ڈٹے رہے اور دس ہار سے مراد، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے دس ساتھی ہیں جن کو اللہ کے رسول ﷺ نے دُنیا ہی میں جنت کی خوشخبری دے دی تھی اور تین سو گھوڑوں سے مراد، آپ ﷺ کے وہ تین سو ساتھی ہیں جو جنگ بدر میں کامیاب ہو کر اور غازی بن کر لوٹے تھے اور اس جنگ میں کل صحابہ تین سو تیرہ تھے یا تین سو چودہ تھے چودہ صحابہ شہید ہو گئے اور ان میں سے تین سو باقی رہ گئے اور دس ہزار گائیں سے مراد، آپ کے دس ہزار شریف صحابہ ہیں اور شریف ہونا، گائے کی صفت ہے اور اس کی یہ صفت، مشہور ہے اور تورات میں، ان کو دس ہزار قُدسیوں سے تعبیر کیا گیا ہے جیسا کہ ہم ،ابھی ذِکر کر چکے ہیں پس وَید کے مذکورہ چودہ منتروں میں، ذکر کردہ صفات کے مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام کے سوا، کوئی اور نہیں ہے۔

۲: رگ وید منڈل ایک، سوکت ۱۳، منتر ۳ میں ہے: ''اے محبوب نراشنس! میٹھی زبان اور قربانیوں والے میں تیری قربانیوں کا وسیلہ پکڑتا ہوں۔''

اور معلوم ہے کہ اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ سے آپ کے اصحابِ کرام کو اتنی محبت تھی جس کی نظیر و مثال، عالمِ انسانیت میں پائی نہیں جاتی اسی لیے اس منتر میں محمد ﷺ کو محبوب کہہ کر پُکارا گیا ہے پس اس منتر کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام کے سوا، کوئی اور نہیں ہے۔

۳: رگ وید، منڈل ایک سوکت ۱۰۶ منتر ۴ میں ہے: ''ہم عظیم نراشنس کی جو بہت بڑا راہنما ہے تعریف وثناء کرتے ہیں اے کرم والے! تو ظاہر ہوتا کہ ہمیں گناہوں سے پاک کرے اور کٹھن راستے سے ہمارا رتھ پار کرے۔''

اور اس منتر میں نراشنس سے مراد، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ ہیں جیسا کہ اس کا معنیٰ، ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں۔

۴: اتھر وید کانڈ ۲۰، سوکت ۲۱، منتر ۶، ۷، ۸ میں ہے: ''اے سچوں کے رب! دشمن کی جنگ میں بہادُروں نے اپنی بہادری اور والہانہ نغموں سے تجھے خوش کر دیا جب تو نے اپنے بندے احمد کے لیے دس ہزار دُشمن کو لڑائی کے بغیر شکست دے دی۔ تو ایک جنگ سے دوسری جنگ کی طرف بہادری سے جاتا ہے اور بزورِ قوت قلعوں پر قلعے فتح کرتا ہے تو نے اے غالب و قوی! اپنے رکوع کرنے والے حبیب کے ساتھ دُھتکارے ہوئے اور دھوکا باز، عہد شکن دشمن کو جو نموچی کے نام سے مشہور ہے قتل کیا۔

تو نے اے غالب وقوی! محمد (ﷺ) کے نام سے معروف یتیم کے ساتھ اپنے ناقابل شکست جنگی رتھ کے ذریعے بیس سرداروں اور ساٹھ ہزار ننانوے دشمنوں کو جھنجھوڑ کر اور الٹ پلٹ کر

رکھ دیا۔"

اور اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ، جنگِ اَحزاب میں دس ہزار کا فر دُشمنوں کو شکست دی تھی اور آپ ﷺ یتیم تھے اور اس جنگ میں صحابۂ کرام نے آپ ﷺ کا ساتھ دیا تھا پس ان منتروں کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام کے سوا، کوئی اور نہیں ہے۔

۵: رگ وید کانڈ ۵۰، منڈل ۲۷، منتر ۱۰ میں ہے: ''عظمت اور حق والے با حکمت، طاقتور اور دریا دِل ''مامح'' (محمد ﷺ) نے مجھے اپنے کلام سے مشرّف کیا یہ رحمۃ للعٰلمین (ﷺ) اپنے دس ہزار جانباز اور خوبی ﷺ والے ساتھیوں کے ساتھ ممتاز ہوا۔"

اور مامح کا معنیٰ، عربی زبان میں محمد ہے جیسا کہ ابھی گزرا اور رحمۃ للعٰلمین، آپ ﷺ کی مشہور صفت ہے اور فتحِ مکّہ کے موقع پر، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے ساتھ، دس ہزار صحابہ تھے اور یہ بات، تورات اور غزل الغزلات سے ابھی ہم ذِکر کر چکے ہیں اور یہاں ''نموچی'' کے تین معانی ہیں ا۔ کنجوس ۲۔ مستحقِ سزا اور ۳۔ ہندو عقیدے کے مطابق، وہ بدرُوح جو زمین اور بادل کے درمیان روک بن کر، زمین پر، بارش نہیں اُترنے دیتی اور ان تینوں معانی کے مصداق، یہود ہیں جو کنجوس ہیں اور رسالتِ محمدیہ کی بعثت سے پہلے اور اس کے بعد، سزا کے مستحق بنے رہے ہیں اور ان پر، ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے، مختلف عذاب آئے اور اسی طرح انہوں نے اس وحی کے لوگوں تک پہنچانے میں رکاوٹ ڈالی جو اللہ کی طرف سے ،اس کے آخری رسول محمد ﷺ کی طرف کی جاتی تھی اور یہاں وحی کو بارش کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ وحی بھی بارش کی طرح، رحمت اور عذاب کا سبب بنتی ہے اور اس سے فائدہ اُٹھانے والوں کو، زمین سے اور اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے دشمنوں کی کل تعداد، ساٹھ

ہزار ننانوے تھی اور آپ کے مقابل، کفار کے کمانڈروں کی تعداد، بیس تھی جن کو آپ ﷺ نے شکست دی تھی پس ان منتروں کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے دس ہزار اصحاب کرام کے سوا، کوئی اور نہیں ہے۔

۶: اتھروید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۳۷، منتر ۷۔۹ اور رگ وید منڈل ۸، سوکت ۹۶، منتر ۱۳۔۱۵ اور سام وید پوروآر چک ادھیائے ۳ کھنڈ ۳ اور منتر ایک میں ہے: ''سیاہ چاند نہر انشومتی میں جا ٹھہرا طاقت اور غلبے والا بہاذر جو دس ہزار کے ساتھ بقوت، محفوظ ہے آگے بڑھتا ہے اور (دیکھو! کہ) اس نے قرنا میں پھونک مارتے ہوئے ہتھیار پرے رکھ دیے ہیں (۱۴) میں نے دیکھا کہ کالے بادل کی طرح چاند انشومتی کے ڈھلوان، ساحل پر حرکت کرتے ہوئے ڈوب گیا بہادرو! میں تمہیں آگے بھیجتا ہوں جاؤ اور جنگ میں لڑو (۱۵) پھر انشومتی کی گود میں چاند نے اپنا روشن جسم اختیار کر لیا اور قوت وغلبہ والا اپنے رب کے ساتھ، ان مشرکین پر غالب آ گیا جو اس کے خلاف اُٹھے۔''

اور یہاں تیرھویں منتر میں انشومتی کا لفظ ہے ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق ،جس سے مراد، ایک مشہور دریا ہے جس کا نام گنگا ہے جو ہند میں واقع ہے جس کے اندر چاند ہر مہینے کے آخر میں اس وقت اُترتا ہے جب اس کی روشنی ختم ہو جاتی ہے اور وہ سیاہ ہو جاتا ہے پھر وہ نہاتا ہے تو اس کی روشنی لوٹ آتی ہے اور وہ آسمان پر دوبارہ طلوع ہوتا ہے اور یہاں اس تشبیہ وکیفیت سے مراد، یہ ہے کہ دین، چاند ہے اور دین میں، تحریف اور اس کی تعلیم کی پوشیدگی، چاند کا سیاہ ہو کر، دریا میں چھپ جانا ہے اور چاند کا دریا سے نکل کر، اُفق پر طلوع ہونا، دین کا دوبارہ ظاہر ہونا ہے پس دین، مٹ چکا تھا اور اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کی بعثت سے دین دوبارہ غالب ہوا، ظاہر ہوا پس ان منتروں کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ

اور آپ کے ان دس ہزار صحابہ کے سوا، کوئی اور نہیں ہے جو فتحِ مکہ میں، آپ ﷺ کے ساتھ تھے جنہوں نے کفار کو قتل کیے بغیر ہی فتح حاصل کر لی تھی۔

آٹھویں فصل: پُوران میں اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا ذِکرِ مبارک:

۱: کلکی پوران، ادھیائے ۰۲، اشلوک ۰۵ میں ہے: ''کلکی اوتار، اپنے چار مددگاروں کے ذریعہ، شیطانوں کو کچلے گا۔''

اور اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے چار ساتھی یہ ہیں ۱: ابوبکر صدیق ۲: عمرِ فاروق ۳: عثمان ذوالنّورَین اور ۴: علی اسد اللہ الغالب جنہوں نے آپ ﷺ کی آپ کی زندگی میں مدد کی اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی، دینِ اسلام کو دُنیا میں پھیلانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

۲: کلکی پوران اور بھاگوت پوران میں ہے: ''کلکی اوتار'' ''سالمل دیپ'' کی سیّدہ سے شادی کرے گا اور شادی کا یہ کام، اس کے ایک چچا اور تین بھائی انجام دیں گے۔''

اور اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ نے جزیرۃ العرب کی شہزادی خدیجہ رضی اللہ عنھا سے شادی کی اور شادی کا یہ کام آپ کے چچا ابو طالب اور ان کے تین بیٹوں علی، طالب اور عقیل نے سرانجام دیا تھا۔

۳: بھوشیہ پوران، قسم ۰۳ کھانڈ ۰۳، سرگ ۰۳ منتر ۰۵۔۰۸ میں ویدوں کے مصنف مہرشی ویاس کے ایک مکاشفے میں ہے: اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک غیر آریہ روحانی معلّم جو محامد، محمد کے نام سے معروف ہے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آیا۔

اس عرب کے رہنے والے عظیم مقدّس شخص کی صمیمِ دل سے تعظیم کے لیے راجہ بھوج اُٹھا اور گنگا کے پانی اور پانچوں پاک کرنے والی چیزوں سے اسے غسل دیا اور اس کے آگے صندل وغیرہ

کے ہدیے پیش کیے اور اس سے راجہ بھوج نے کہا: آپ پر سلام، اے نسلِ انسانی کے فخر! اے سرزمینِ عرب کے رہنے والے اور اے شیطانوں کو مارنے کے لیے بہت سی قوت دینے والے!''

پس یہاں یہ بتلایا گیا ہے کہ وہ رُوحانی معلّم، آریہ نہیں ہوگا اور آریہ اقوام، ہندوستان میں ہیں نہ کہ جزیرۃ العرب میں اور نہ ہی عرب میں پس وہ روحانی معلّم، عرب میں ہوگا نہ کہ ہندوستان میں، پس عرب میں، وہ روحانی معلّم، محمد ﷺ کے سوا کوئی اور نہیں ہے اور گنگا کے پانی سے نہلانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ عربی روحانی معلّم، گناہوں سے پاک وصاف ہوگا جیسا کہ ہندو عقیدے کے مطابق، دریائے گنگا سے نہانے والا، پاک صاف ہو جاتا ہے اس لیے یہاں گنگا سے مراد، مجازی معنیٰ ہے نہ کہ حقیقی معنیٰ جیسا کہ ان منتروں کے سیاق وسباق سے بھی واضح ہے پس یہاں ان منتروں کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام کے سوا، کوئی اور نہیں ہے۔

۴: پھر اس کے بعد منتر ۱۰۔۱۳ میں، خاتم الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ کا ذِکر مبارک ہے اور پھر اس بیان کے آخر میں صاحب مکاشفہ کہتا ہے: ''اس فرشتہ صفت صاحبِ حکمت نے جس کا لباس آدمیوں کے لباس سے مختلف ہے راجہ بھوج سے رات کے وقت کہا: 'اے راجہ! یقیناً آریوں کا دھرم سارے دھرموں سے اعلیٰ ہے لیکن میں اللہ عظیم کے اِذن سے وُہ دین جاری کروں گا جو گوشت خوروں کا دین ہے۔ میرا راہنما ختنہ کیا ہوا، بغیر چوٹی (چرکی) کا، داڑھی والا، انقلابی اونچی پکار (اذان) والا اور سب حلال اشیاء کھانے والا ہے۔ وہ مویشی کھاتا ہے سور نہیں کھاتا اس کے ساتھیوں کی پاکیزگی مقدس گھاس کی بجائے جنگ سے ہوتی ہے۔ اور وہ کافروں اور بے دینوں کے خلاف جنگ کی وجہ سے مسلمین (مسلمان) کہلاتے ہیں اور اس

گوشت کھانے والی قوم کا دین میری طرف سے ہوگا۔''

اور ان منتروں میں جن صفات کا ذکر ہے ان کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام کے سوا کوئی اور نہیں ہے اور آپ ﷺ کے اصحابِ کرام ہی دُنیا میں مسلمین کہلوایا کرتے تھے۔

۵: بھاگوت پُوران پرتھم اسکنڈ ادھیائے ۳۰۱ اشلوک ۲۵ میں ہے: ''بڑے بڑے پیغمبر چوبیس ہیں کلکی اوتار آخری پیغمبر ہوگا جو سارے پیغمبروں کا خاتمہ ہوگا۔''

اور کلکی اَوتار میں، کلکی سے مراد، سیاہی والا ہے جو کالک (سیاہی) سے ہے اور اوتار سے مراد، رسول ہے یعنی وہ رسول اس وقت آئے گا جب دنیا میں، گمراہی کی اندھیری اور سیاہی ہوگی اور محمد، اللہ کے آخری رسول ہیں ﷺ پس معلوم ہوا کہ اس منتر کا مصداق، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے سوا، کوئی اور نہیں ہے۔

۶: بڑے مشہور ہندو عالم تلسی داس نے رامائن میں سنگرام پوران کھنڈ ۱۲، ادھیائے ۶۰ میں آئی ہوئی ایک پیشین گوئی کا تذکرہ اور تجزیہ کرتے ہوئے، ہندی اَشعار کی صورت میں، لکھا ہے:

''°یہاں میں کسی کی پاسداری نہ کروں گا ویدوں اور پورانوں کی روشنی میں، سادھوؤں اور سنتوں نے جو کچھ کہا ہے، وہی کہوں گا۔ وہ ساتویں صدی بکرمی میں پیدا ہوگا اور سخت اندھیرے میں اپنے چار سورجوں کی روشنی کے ساتھ ظاہر ہوگا۔°اور ہر ایک کو حکمت اور سیاست سے اپنے دین کی تبلیغ کرے گا چنانچہ حالات کے مطابق، خوشخبری بھی دے گا اور ڈرائے گا بھی۔°اس کے چار مقدس خلیفے ہوں گے اور ان کی تائید و مدد سے اس پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوجائے گی۔°اور جب سے اس کا دین اور اس کی بات ظاہر ہوگی تو محمد کے بغیر، کسی کی نجات نہ ہوگی۔°پھر اس کا کوئی نظیر اور ہم مثل پیدا نہ ہوگا تلسی داس جو کچھ کہہ

رہا ہے وہ حق اور سچ ہے"

اور اس کتاب کے بعض نسخوں میں، پہلے شعر کے بعد، تین اشعار زیادہ ہیں جو یہ ہیں:

"دس ہزار سال تک رسالت کا مرتبہ پورا ہو جائے گا پھر یہ رسالت کسی کو بھی نہ ملے گی۔ ملکِ عرب میں ایک ستارہ چمکے گا اور اس سرزمین کی قابل رشک شان ہوگی۔ اس سے خرقِ عادت چیزیں اور معجزے ظاہر ہوں گے اور اسے اللہ کا ولی کہا جائے گا۔"

۷: بھوج، ایک ہندوستانی راجہ کا نام ہے تاریخ فرشتہ میں لکھا ہوا ہے کہ اس راجہ نے ڈھائی سو سال حکومت کی تھی اور اس کے نام سے، آج بھی کچھ (گجرات) کے علاقے میں، بھوج نام کا ایک شہر موجود ہے جس کی اس کتاب میں بہت وسعت بتلائی گئی ہے راجہ بھوج بھوشیہ پوران کی تالیف کے کئی صدیوں بعد محمد ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوا ہے اس کا قصہ یہ بتلایا جاتا ہے" کہ وہ گجرات کے علاقہ کچھ کا حکمران تھا اور ایک رات وہ کیا دیکھتا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہے اسے بڑی حیرت ہوئی پنڈتوں سے پوچھا تو انہوں نے ویدوں اور پورانوں کو دیکھ کر بتایا کہ یہ آخری پیغمبر کا معجزہ ہے اس نے پیغمبر کی نشانیاں پوچھیں تو انہوں نے بتایا کہ وہ "امن والے شہر" کی ایک گھاٹی میں دینی پیشوا کے گھر پیدا ہوگا اس کا نام نراشنس ہوگا اس کے چار خلفاء ہوں گے اور بارہ بیویاں ہوں گی" اب اس نے نراشنس کا پتہ لگانا شروع کیا بالآخر معلوم ہوا کہ وہ مکہ مدینہ میں ظاہر ہوا ہے وہ گھر آیا اور پھر بتایا کہ اس نے نراشنس کا دین اختیار کر لیا ہے گھر والے سخت ناراض ہوئے اور راج پاٹ سے بے دخل کر کے اس کو اس کی رانی سمیت بن باس کر دیا راجہ نے اس حال میں، نراشنس کو یاد کرتے ہوئے، اس کے رب کی پوجا کرتے ہوئے پوری زندگی کاٹ دی۔"

راجہ بھوج کا یہ عظیم واقعہ، حقیقت میں، وید اور پوران کی مذکورہ عبارتوں کے معانی

ومطالب کو جاننے اور سمجھنے کے لیے، بہت بہتر اور بہت مفید ہے۔ میں نے وید اور پُران کے حوالے سے، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام کے اس آخری مبحث وموضوع کی ترتیب میں، ہندی مسلم عالم الشیخ ابنِ اکبر الاعظمی کی نئی کتاب ''محمد ﷺ (ہندو کتابوں میں) سے اِستفادہ کیا ہے جو اپنے موضوع پر، بے مثل کتاب ہے کیونکہ کتاب میں فاضل مؤلّف حفظہ اللہ نے ،اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کے بارے میں، ویدوں اور پورانوں میں سے ہندی زبان میں، تفصیل سے خبریں ذِکر کی ہیں اور ان کا اُردُو زبان میں مستند ترجمہ پیش کیا ہے لیکن افسوس! ہندومت کی ان کتابوں سے، علمی استفادہ کے لیے، براہ راست ہمارے ہاں کوئی ذریعہ نہیں ہے اس کتاب میں، انہوں نے، راجہ بھوج کے واقعہ کے بارے میں لکھا ہے: میں نے یہ واقعہ بنارس کے ڈاکٹر کملا کانت تیواری کے ہندی کتابچے ''کل جگ کے انتم رشی'' ص ۵۰ سے لیا ہے اور انہوں نے اسے پنڈت دھرم وید اپادھیائے کی کتاب ''انتم ایشور دوت'' ص ۹۷ مطبوعہ دریا گنج دہلی ۱۹۲۷ء کے حوالے سے ذِکر کیا ہے اور ہندومت، ہمارے پڑوسی ملک ہندوستان کے اکثر لوگوں کا دین ہے لیکن اس کے باوجود، ان کی دینی کتابیں، تحقیق کے لیے، دستیاب نہیں ہیں اور وُہ، وَید اور پوران ہیں اور دینِ یہودیّت اور دینِ مسیحیّت کے اکثر لوگ، ہمارے بہت دُور کے ممالک امریکہ، برطانیہ ،اٹلی ،فرانس اور جرمنی وغیرہ کے ممالک میں پائے جاتے ہیں لیکن ان کی دینی کتابیں ہمارے ہاں مختلف زُبانوں میں پائی جاتی ہیں عربی میں، انگریزی میں اور اُردو میں اور تورات، زبور غزل الغزلات اور یسعیاہ کو یہودی ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اور عیسائی، انجیل کو اور ان مذکورہ کتابوں کو بھی، ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اور تورات، زبور، غزل الغزلات، یسعیاہ، اِنجیل، وَید اور پوران میں سے، اس باب میں، میں نے، صرف انہی عبارات کو نقل کرنے پر اِکتفاء کیا ہے

جن میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اَصحابِ کرام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کی خبروں اور بشارتوں کا اکٹھا ذِکر ہے تا کہ پڑھنے والوں پر یہ بات واضح ہو جائے کہ اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ اور آپ کے اصحابِ کرام رضی اللہ عنھم کا ذِکرِ مبارک، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کی آمد اور آپ پہ نزولِ قرآن سے سینکڑوں سال پہلے بھی، پہلی آسمانی کتابوں میں موجود تھا ان کتابوں میں، ان عبارات کے علاوہ، اور بھی ایسی خبریں اور بشارتیں پائی جاتی ہیں جن میں، صرف اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کا ذِکر ہے جن کو، میں نے، بالاختصار، اپنی مفصّل کتاب ''فَلَاحُ الدَّوامِ فِی التَّفسِیرِ المُفَصَّلِ لِکَلِمَۃِ الاسلَامِ'' میں ذِکر کیا ہے اور میں، انہی خبروں اور بشارتوں کو، اب اپنی تیسری کتاب ''مِنہَاجُ الکِرَامِ فِی التَّفسِیرِ المُختَصَرِ لِکَلِمَۃِ الاسلَامِ'' میں بھی ذِکر کروں گا اِن شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَھُوَ المُوَفِّقُ تا کہ کافروں پر حُجت تمام ہو جائے اور قیامت کے دن، ان کا کوئی بہانہ، اللہ کے ہاں ان کے کام نہ آئے اور یہ ان کو اس دُنیا میں اسلام کی دعوت ہے اور اس لیے بھی ان خبروں اور بشارتوں کو ذِکر کیا ہے تا کہ اہلِ اسلام کا علم بڑھے اور ان کا اِیمان، مزید بڑھے اور قرآنِ کریم سے یہ معلوم ہے کہ اللہ نے، ہر قوم میں، رسول بھیجے جیسا کہ سورۃ النّحل ر سولھویں سورت ر چھتیسویں آیت میں ہے اور ہندوستان میں بھی قوم آباد تھی اس لیے یہاں بھی، اللہ کے رسول آئے جنھوں نے، لوگوں کو، اللہ کا دِین سُنایا اور توحید کی طرف بُلایا اور شِرک سے روکا اور اسی طرح اللہ نے، قرآن کریم میں، یہ بھی بتلایا ہے کہ اللہ نے، نبیوں اور رسولوں پر، کتابیں اُتاری ہیں دیکھئے سورۃ البقرۃ ر دوسری سورت ر دوسو تیرہویں آیت اور سورۃ الحدید ر ستاونویں سورت ر پچیسویں آیت اور اللہ تعالٰی نے سورۃ المومن ۴۰ر۷۸ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّنْ قَبْلِکَ مِنْھُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْکَ وَمِنْھُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَیْکَ... ۝﴾

(اور (اے رسول!) ہم نے آپ سے پہلے، بہت سے رسول بھیجے تھے ان میں سے کوئی ایسے ہیں جن کا حال ہم نے آپ کو سُنا دیا ہے اور ان میں سے کوئی ایسے ہیں جن کا حال ہم نے آپ کو نہیں سُنایا ہے۔)

پس ہندوستان میں، اللہ نے جو رسول بھیجے تھے ان کے حال، قرآن کریم میں ، اللہ نے اپنے آخری رسول محمد ﷺ کو نہیں سُنائے اور ایسے ہی اور ملکوں میں بھی بہت سے رسول آئے لیکن اللہ نے، ان کے حال، اپنے آخری رسول محمد ﷺ کو نہ سُنائے پس انہی آسمانی کتابوں میں سے، وَید اور پُوران ہیں جن میں، اللہ کے آخری رسول محمد ﷺ کی آمد سے سینکڑوں سال پہلے، آپ ﷺ، آپ کے مُلک، آپ کی پیدائش، آپ کی جائے پیدائش، آپ کا سنِ پیدائش، آپ کی ماں کا نام، آپ کے باپ کا نام، آپ کا حُلیہ، آپ کے دِینی خاندان، آپ کی بیویوں، آپ کے نکاح، آپ کی فتوحات، آپ کے صحابہؓ کرام، آپ کے چاروں خُلفاء کے بارے میں، جو تفصیل ملتی ہے وُہ، تورات، زبور، غزل الغزلات ، یسعیاہ، اِنجیل اور دیگر آسمانی کتابوں میں نہیں پائی جاتی اس لیے یہ بات ظاہر ہے کہ یہ کتابیں بھی، کسی نبی یا کسی رسول پر اُتری تھیں جن میں، غیب کی خبریں ہیں اور اللہ، اپنے رسولوں کے سوا، کسی کو غیب پر، اِطلاع نہیں دیتا اور وحی نہیں کرتا جیسا کہ قرآن کریم میں، سورۃ آلِ عمران ر تیسری سورت رایک سو اُناسویں آیت، سورۃ النجم رتریپنویں سورت رتیسری تا پانچویں آیات اور سورۃ الجن ربہترویں سورت رچھبیسویں آیت اور ستائیسویں آیت سے واضح ہے جن کو، ہم نے اپنی مذکورہ کتاب میں، ذِکر کیا ہے مزید تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے پس آپ، اپنی عِلمی تشفّی

وتحقیق کے لیے، حوالہ کے طور پر، آیاتِ مذکورہ دیکھ لیجئے اور میرے ماں باپ اور میری جان، اس آخری رسول محمد ﷺ پہ قربان، جس کی اور جس کے اصحابِ کرام کی خبریں، اللہ نے پہلی آسمانی کتابوں میں ذکر کی ہیں۔

﴿آٹھواں باب﴾

صُورتِ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ

پہلی فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے چہروں کا ذکر مبارک:

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۱۴۴/۰۲ میں، اپنے آخری نبی ﷺ سے خطاب کے بعد، آپ کے اَصحاب کرام سے خطاب کرتے ہوئے، تحویلِ قبلہ کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿فَوَلِّ وَجهَکَ شَطرَ المَسجِدِ الحَرَامِ وَحَیثُ مَا کُنتُم فَوَلُّوا وُجُوھَکُم شَطرَہٗ...﴾

"سو (اے رسول!) آپ اپنے چہرے کو مسجدِ حرام کی طرف پھیر لو اور (اے صحابہ!) تم جہاں بھی ہو پس (نماز میں) اپنے چہروں کو اسی (مسجدِ حرام) کی طرف پھیر لیا کرو۔"

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ المدنیۃ ۱۵۰/۰۲ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرنے کے بعد، آپ کے اَصحابِ کرام سے خطاب کرتے ہوئے، تحویلِ قبلہ کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَمِن حَیثُ خَرَجتَ فَوَلِّ وَجھَکَ شَطرَ المَسجِدِ الحَرَامِ وَحَیثُ مَا کُنتُم فَوَلُّوا وُجُوھَکُم شَطرَہٗ لِئَلَّا یَکُونَ لِلنَّاسِ عَلَیکُم حُجَّۃٌ اِلَّا الَّذِینَ ظَلَمُوا مِنھُم ...﴾

"اور (اے رسول!) آپ جہاں سے بھی نکلیں اپنے چہرے کو (نماز میں) مسجدِ حرام کی طرف پھیر لو اور (اے صحابہ!) تم جہاں کہیں بھی ہو تو اپنے چہروں کو اسی کی طرف موڑ لو تا کہ لوگوں کے پاس، تمہارے خلاف کوئی حجت نہ رہے سوائے ان کے جو، ان میں سے، ظالم اور بے انصاف ہیں۔"

دوسری فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی آنکھوں سے آنسو بہنے کا ذِکرِ مبارک:

ا: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ المدنیۃ ۸۳/۰۵ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَآ أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰٓ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّٰهِدِينَ﴾

''اور جب یہ لوگ وہ (کلام) سُنتے ہیں جو رسول ﷺ پر (قرآن کریم) اُتارا گیا ہے تو (اے رسول!) آپ، ان (صحابہ) کی آنکھوں کو دیکھیں گے کہ وہ، آنسوؤں سے، اس وجہ سے بہہ پڑتی ہیں کہ انہوں نے، حق کو پہچان لیا ہے وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم اِیمان لائے تُو، ہم کو گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔''

۲: اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹۲/۰۹ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَآ أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ أَجِدُ مَآ أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ﴾

'' اور نہ ہی ان لوگوں پر (کوئی گرفت) ہے جو (اے رسول!) جب بھی آپ کے پاس آئے تا کہ آپ، انہیں سواری دیں تو آپ نے کہا میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے کہ میں، تم کو، اس پر سوار کراؤں تو وہ (صحابہ) اس حالت میں لوٹے کہ ان کی آنکھوں سے، غم کی وجہ سے، اس بات پر، آنسو بہہ رہے تھے کہ ان کو زادِ راہ نہ ملا۔''

تیسری فصل: صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے دِلوں اور قدموں کا ذِکر مبارک:

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ ۱۰/۰۸، ۱۱ میں، جنگِ بدر کے ذِکر میں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝﴾

’’ اور یہ بات اللہ نے نہیں بنائی تھی مگر ایک خوشخبری ہی اور تا کہ اس سے تمہارے دِلوں کو اطمینان ہو اور مدد نہیں ہے مگر اللہ کے پاس سے ہی بے شک اللہ، زبردست اور دانا ہے (اور وہ وقت یاد کرو) جب وُہ (اللہ) تم پر، اپنی طرف سے، تسکین کے لیے غنودگی طاری کر رہا تھا اور آسمان سے، تم پر، پانی اُتار رہا تھا تا کہ وُہ، تمہیں اس سے پاک کرے اور تم سے شیطان کی ناپاکی دُور کرے اور تمہارے دِلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے قدم جما دے۔‘‘

چوتھی فصل: صحابہٴ کرام رضی اللہ عنھم کی آنکھوں کا ذِکرِ مبارک:

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ ۸/۴۴ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرنے کے بعد، آپ کے اَصحابِ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے، جنگِ بدر کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝﴾

’’اور (وُہ وقت یاد کرو) جب وُہ (اللہ) تم کو، تمہاری آنکھوں (نگاہوں) میں، انہیں (کافر) کم دِکھلا رہا تھا جب تم، (ان) سے بھڑے تھے اور تم کو، ان (کافروں) کی آنکھوں (نگاہوں) میں، کم دِکھلا رہا تھا تا کہ اللہ وُہ بات پُوری کر ڈالے جو ہو کر رہنی تھی اور اللہ

ہی کی طرف، سارے معاملات لوٹائے جاتے ہیں۔"

پانچویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے دِلوں کے درمیان اُلفت ڈالنے کا ذِکرِ مبارک:

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال المدنیۃ ۸/۶۳ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ مومنین رضی اللہ عنھم کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝﴾

"اور اس (اللہ) نے، ان کے دِلوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا (اے رسول!) اگر آپ سب کا سب خرچ کر دیتے جو کچھ زمین میں ہے تو بھی آپ، ان کے دِلوں کو نہ جوڑ سکتے مگر اللہ ہی نے ان کو جوڑ دیا بے شک وُہ، بڑا زبردست اور بڑا دانا ہے۔"

چھٹی فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے ہاتھوں اور سینوں کا ذِکرِ مبارک:

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۱۴ میں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۝﴾

"تم ان سے لڑو اللہ، ان کو، تمہارے ہاتھوں سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل وخوار کرے گا اور ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور قومِ مومنین کے سینوں کو ٹھنڈا کرے گا۔"

ساتویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے مالوں اور جانوں کا ذِکرِ مبارک:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۴۴ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝﴾

''(اے رسول!) وُہ لوگ آپ سے اجازت نہیں مانگیں گے جو، اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اس سے کہ وہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں اور اللہ، متقیوں کو خوب جاننے والا ہے۔''

آٹھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے صدقہ کا ان کو پاک کرنے کے لیے ذِکرِ مبارک:

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۱۰۳/۰۹ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۝﴾

''(اے رسول!) آپ ان (صحابہ) کے مالوں میں سے صدقہ لو تا کہ آپ انہیں پاک کرو اور اس کے ذریعہ سے ان کا تزکیہ نفس کرو اور ان کے حق میں دُعا کرو بے شک (اے رسول!) تیری دُعاء، ان کے لیے، باعثِ تسکین ہے اور اللہ، سب کچھ سُننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

نویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی پاکیزگی کا ذِکرِ مبارک:

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۱۰۸/۰۹ میں، اپنے آخری رسول ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے پاک رہنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں، فرمایا ہے:

﴿لَا تَقُمْ فِيهِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾

''(اے رسول!) آپ، اس مسجد میں، کبھی کھڑے نہ ہوں البتہ وُہ مسجد جس کی شروع دن سے تقویٰ پر بُنیاد رکھی گئی ہے اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ آپ (عبادت کے لیے) اس میں کھڑے ہوں اس میں، ایسے لوگ ہیں جو بہت زیادہ پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ، پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

دسویں فصل: صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے لیے، نُور (روشنی) کا ذِکر مبارک:

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید المدنیۃ ۲۸/۵۷ میں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اللہ، تم کو، اپنی رحمت میں سے، دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں، ایسا نور (روشنی) بخشے گا کہ تم، اس کی روشنی میں چلو گے اور وُہ، تمہیں بخش دے گا اور اللہ، بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''

گیارھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے نُور (روشنی) کا ذِکرِ مبارک:

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التحریم ۶۶/۰۸ میں، صحابۂ مومنین رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے حضور، خالص توبہ کرو کچھ بعید نہیں کہ تمہارا رب، تم سے، تمہاری بُرائیاں دُور فرمادے اور تمہیں، ایسی جنتوں (باغوں) میں داخل کرے کہ جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں جس دن اللہ، نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو رُسوا نہ کرے گا جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کا نور (روشنی) ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب، دَوڑ رہا ہوگا اور وُہ کہہ رہے ہوں گے اے ہمارے رب! ہمارے لیے، ہمارا نور (روشنی) پورا کردے اور ہمیں بخش دے بے شک تو، ہر چیز پر، پوری طرح قادر ہے۔"

بارھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے بال منڈوائے ہوئے اور بال کٹوائے ہوئے سروں کا ذِکرِ مبارک:

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۲۷/۴۸ میں، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾

"بے شک اللہ نے، اپنے رسول ﷺ کو، خواب، حق کے ساتھ، سچ کر دِکھایا تھا کہ تم، ضرور مسجدِ حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ نے چاہا امن والے، اپنے سَروں کو مُنڈوانے والے اور کٹوانے والے تمہیں، کوئی خوف نہ ہوگا پس وُہ، وُہ بات جانتا ہے جو تم نہیں جانتے اس لیے اس نے، اس خواب کے پورا ہونے سے پہلے، یہ قریبی فتح عطا فرمادی۔"

تیرھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی پست آوازوں کا ذِکرِ مبارک:

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات المدنیۃ ۰۳/۴۹ میں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں

فرمایا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِینَ یَغُضُّوْنَ اَصوَاتَھُمْ عِندَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِینَ امتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقوٰی لَھُمْ مَّغفِرَۃٌ وَّاَجرٌ عَظِیمٌ﴾

"بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو، رسول اللہ ﷺ کے پاس پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دِلوں کو، اللہ نے، تقویٰ و پرہیز گاری کے لیے، پرکھ لیا ہے ان کے لیے، بخشش اور بڑا اَجر و ثواب ہے۔"

چودھویں فصل: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی صورت کا جامع مبارک تذکرہ:

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المدنیۃ ۴۸/۲۹ میں، اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِینَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَینَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبتَغُوْنَ فَضلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضوَانًا سِیمَاھُمْ فِی وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الاِنجِیلِ کَزَرْعٍ اَخرَجَ شَطئَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاستَغلَظَ فَاستَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیظَ بِھِمُ الکُفَّارَ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِینَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنھُمْ مَّغفِرَۃً وَّاَجرًا عَظِیمًا﴾

"محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحم دِل ہیں (اے رسول!) آپ، انہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے پائیں گے وہ، (ان کاموں سے) اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں ان کی پہچان ان کے چہروں میں، سجود کے نشان سے ہے ان کی (یہ) مثال، تورات میں ہے اور ان کی

(یہ) مثال، انجیل میں ہے جیسے ایک کھیتی جس نے، اپنی کونپل نکالی پھر اس کو تقویت دی پھر وہ گدرائی پھر وہ، اپنے تنے پر سیدھی ہوگئی جو کاشتکاروں کو خوش کرتی ہے تاکہ انہیں، دیکھ کر کافر جلیں اللہ نے، ان میں سے، بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کر رکھا ہے جو، ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے۔"

﴿نواں باب﴾

اللہ کا صحابۂ کرام کے بارے میں ''رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ'' کی شہادت۔

پہلی فصل: اللہ کی مذکورہ گواہی، سچوں کے بارے میں۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ ۵/۱۱۹ میں اپنے رسول عیسیٰ علیہ السلام سے، قیامت کے دن، اپنے جواب میں فرمایا ہے: ﴿قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَنفَعُ الصّٰدِقِينَ صِدقُهُم لَهُم جَنّٰتٌ تَجرِي مِن تَحتِهَا الاَنهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ ذٰلِكَ الفَوزُ العَظِيمُ﴾

''اللہ فرمائے گا: یہی تو وہ دن ہے جب سچوں کو ان کی سچائی کام آئے گی ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اس سے خوش ہوئے یہ بڑی کامیابی ہے۔''

دوسری فصل: اللہ کی مذکورہ گواہی، ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے بارے میں۔

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البیّنۃ ۹۸/۷،۸ میں فرمایا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُم خَيرُ البَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُم عِندَ رَبِّهِم جَنّٰتُ عَدنٍ تَجرِي مِن تَحتِهَا الاَنهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ ذٰلِكَ لِمَن خَشِيَ رَبَّهٗ﴾

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے یہی ساری مخلوق میں سے

سب سے بہتر ہیں ان کے رب کے پاس، ان کا بدلہ، عدن کے باغات ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اس سے خوش ہوئے یہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈر گیا۔"

تیسری فصل: اللہ کی مذکورہ گواہی، مہاجرین اور انصار صحابہ میں سے پہلے پہل کرنے والوں اور ان کی پیروی کرنے والوں کے بارے میں۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ المدنیۃ ۹/۱۰۰ میں، صحابۂ کرام کے بارے میں، فرمایا ہے:

"والسابقون الاولون من المهجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنت تجري تحتها الانهر خلدين فيها ابدا ذلك الفوز العظيم"

"اور مہاجرین اور انصار میں سے پہلے پہل کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی نیکی کے ساتھ پیروی کی اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اس سے خوش ہوئے اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔"

چوتھی فصل: اللہ کی مذکورہ گواہی، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی نہ رکھنے والے صحابۂ کرام کے بارے میں۔

ا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ المجادلۃ ۵۸/۲۲ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، صحابۂ کرام کے بارے میں فرمایا ہے: "لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا

ابآئهم اوابنآئهم او اخوانهم او عشيرتهم اولئك كتب في قلوبهم الايمان وايدهم بروح منه ويدخلهم جنت تجرى من تحتها الانهر خلدين فيها رضى الله عنهم ورضوا عنه اولئك حزب الله الآ ان حزب الله هم المفلحون ﴿

"(اے رسول!) آپ لوگوں کو نہ پائیں گے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ان سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی رکھیں گو وہ ان کے باپ دادا ہوں یا ان کے بیٹے ہوں یا ان کے بھائی ہوں یا ان کا کنبہ ہوں یہی لوگ کہ اللہ نے، ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور اس نے ان کی اپنی طرف سے روح (روح القدس) سے مدد کی ہے اور وہ ان کو ایسے باغوں کے اندر لے جائے گا کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ اس سے خوش ہوئے یہی لوگ، اللہ کا لشکر ہیں سن لو! بے شک اللہ کا لشکر ہی کامیاب ہونے والا ہے۔"

پانچویں فصل: اللہ کی مذکورہ گواہی، درخت کے نیچے، جہاد کے لیے، رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرنے والے صحابۂ کرام کے بارے میں:

۱: اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح المکیۃ ۱۸/۴۸، ۱۹ میں اپنے آخری رسول محمد ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے، اصحاب شجرۂ رضوان کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة فعلم ما فى قلوبهم فانزل السكينة عليهم واثابهم فتحا قريبا ومغانم كثيرة يأخذونها وكان الله عزيزا حكيما ﴿

"(اے رسول!) اللہ مومنین سے خوش ہو گیا ہے جب وہ آپ کی درخت کے نیچے بیعت کر

رہے تھے پس اللہ نے اس بات کو جان لیا جو ان کے دلوں میں ہے پس اللہ نے ان پر آرام اُتار دیا اور انہیں نزدیک والی فتح انعام میں دی یعنی خیبر کی فتح اور بہت سی لُوٹیں بھی کہ وہ انہیں لیں گے اور اللہ بہت زبردست اور بڑی دانائی والا ہے۔"

(وقدُ تمَّ الجزءُ الاوَّلُ القرآنُ والصَّحابَةُ رضی اللّٰهُ عنهُم وَ رَضُوا عنهُ مِنُ كِتَابِ الدَّلِيلِ التَّامِّ عَنِ الصَّحَابَةِ الكِرَامِ فِی ضَوْءِ القُرآن وَحَدِيثِ خَيرِ الانَامِ ﷺ المعرُوفِ بالاسلام. والصَّحابَةِ رضی اللّٰهُ عنهُم ورضوا عنهُ بفضلِ اللّٰه تعالٰی وكَرَمِه ويقولُ المُؤلِّفُ الحقيرُ والعبدُ الضَّعيفُ قدُ فرغتُ انا مِنُ تَرتِيبِ وَتسويدِ هٰذاالجزءِ الاوَّلِ يومَ الجُمُعَةِ المُبارَك بتاريخ اليَومِ الثَّالِثِ والعِشرِينَ مِنُ شَهرِ الرَّبيعِ الثَّاني فِیُ سَنَةِالف وَّاربعِ مِائَةٍ وَّثَلٰثٍ وَّعِشرِينَ الهِجرِيَّةِ النَّبويَّةِ المُطَابِقَةِ بالْيَومِ الخَامِسِ مِنُ شَهرِ يُولِيُو فِیُ سَنَةِ الفينِ اثنينِ وَاثنَينِ المَسِيحِيَّةِ المِيلَادِيَّةِ ثَمانِی سَاعَةٍ وَّنِصفِ صَباحا فِی مَولِدِی ودَارِیُ وَمَسكَنِیُ بِالقَريَةِ الجَاهِلِيَّةِ عَلَى العُنوَانِ التَّالِیُ: ایک سو ستائیس شمالی سلانوالی سرگودھا البنجاب الباكستان وَكَذا كِتَابَةُ هٰذا الجُزءِ مِنَ الكِتابِ المَذكُورِ بالكمبيُوتَرِ قدُ تَمَّتُ بيَدِیُ فِیُ دارِیُ مَعَ عُزلَتِیُ وضعفِ قُوَّتِیُ وضعفِ بَصَرِیُ وَالاستمرارِ عَلٰی تدرِيسِیُ وَدَعوَتِیُ اليَومَ الاوَّلَ مِنُ شَهرِ الرَّبيعِ الاوَّلِ فِیُ سَنَةِ الف وَّاربعِ مِائَةٍ

وَّثمانِ وَّعشرین الهجریَّة النَّبویَّة المُوافقة بِالیوم الاوَّل والعِشرینَ مِنْ شهرِ مَارِس فِی سَنَةِ اَلفینِ اثنَینِ وَسَبع۔ المیلادِیَّةِ المَسِیحیَّةِ یَومَ الاربَعاءِ بِمُدَّة شهرَینِ اثنَینِ وَکَذا کَمُلَت الطِّباعَةُ الکَمبیُوتریَّةُ خَارِجَ البَیتِ فی السَّاعَةِالسَّادِسَة وَالنِّصفِ مِنَ المَسَاءِ قُبیل صلوٰةالمغرب فِی البلدِالقریب وَعُمرِی الاٰنَ ثَمان۔ وَّاربَعُونَ سَنَةً تَقریبا بالحسَابِ الشَّمسیِّ و تِسعٌ وَّاربَعُونَ سَنَةً بِالحسَابِ القَمَرِیِّ وَاَنَآ اَشکُرُ اللّٰهَ تعالٰی عَلٰی هٰذَاالتَّوفیق الصَّالح بِمَرضَاتِی وَکَذٰلکَ اَنَآ اشکُرُ جمیعَ النَّاس الَّذینَ اعَانُونی عِنَا علمیًّا وَّمالیًّا للسَّفر المُقَدَّس۔ اِلٰی تَالِیفِ هٰذَاالکِتَابِ الدِّینیِّ وَاللّٰهَ ادعُو اٰن یَّهدِینی اِیَّایَ وَاِیَّاهُمُ الصِّراطَ السَّویَّ وَهُوَ المُوَفِّقُ وَالهَادِیْ وَهُو السَّمِیعُ لِلدُّعَآءِ وَالمُجِیبُ لِلمُضطَرِّ الدَّاعِی وَاللّٰهَ ادعُوا لِاَنَّه لَا مُجِیبَ لدُعَائِی اِلَّا هُوَوَاللّٰهَ ادعُوا ﴿رَبَّنَا اغفِرلَنَا وَلِاِخوانِنَا الَّذِینَ سَبَقُونَا بِالاِیمَانِ وَلَا تَجعَل فِی قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِینَ اٰمَنُوا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوفٌ رَّحِیمٌ﴾ ﴿فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ۔ اَنتَ وَلِیّ فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَةِ تَوَفَّنِی مُسلِمًا وَّاَلحِقنِی بِالصّٰلِحِینَ﴾ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّآ اِنَّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ﴾ وَالحَمدُ لِلّٰه رَبِّ العٰلَمِینَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الاَنبِیَآءِ وَالمُرسَلِینَ سیِّدِ الاَوَّلِینَ وَالآخِرِینَ مُحَمَّدٍ وعَلٰی اٰلِه وَاَصحَابِه وَ اَهلِ بَیتِه وَازوَاجِه اَجمَعِینَ اِلٰی یَومِ الدِّینِ۔ اٰمِینَ۔ یَارَبَّ العٰلَمِینَ!اٰمِین۔)..

مصادر و مراجع

(**تنبیہ**: اس کتاب کا حقیقت میں مصدر و مرجع، صرف قرآن کریم ہے لیکن بعض مقامات پر آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر و تفہیم اور تحقیق و توضیح میں مندرجہ ذیل کُتب کا مطالعہ مفید ہے)

(ا: الکتب العربیّة)

۱: القرآن الحکیم (تنزیل الکتب من اللّٰه العزیز الحکیم)

(الزمر ۲۹/۰۱) (المومن ۴۰/۰۲) (الجاثیة ۴۵/۰۲) (الاحقاف ۴۶/۰۲)

۲: صحیح البخاری للامام محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن بردزبہ الجعفی البخاری

۳: صحیح مسلم للامام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری النیشابوری

۴: مشکوٰۃ المصابیح للامام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی

۵: منہاج الاعتدال للامام احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن تیمیہ الحرانی الدمشقی

۶: التفسیر ابن کثیر للامام ابن کثیر الدمشقی

۷: التورات مطبوعۃ جمعیۃ الکتاب المقدس بلبنان۔

۸: الزّبور ....

۹: غزل الغزلات ....

۱۰: یسعیاہ ....

۱۱: الانجیل ....

۱۲: رؤیۃ یوحنا ....

(ب: الکتبُ الاردیَۃ)

۱: کتاب الاستفسار علامہ آلِ حسن رِضوی مہانی
۲: تفسیر ثنائی امام المناظرین علامہ ثناء اللہ امرتسری
۳: ختمی مرتبت..
۴: قاتلینِ حُسین علامہ ملک عبدالعزیز ملتانی
۵: ایک اسلام ڈاکٹر غلام جیلانی برق۔
۶: خلافت وملوکیت حافظ صلاح الدین یوسف
۸: محمد ﷺ (ہندو کتابوں میں) الشیخ ابن اکبر الاعظمی
۹: تورات پاکستان بائبل سوسائٹی انار کلی لاہور
۱۰: زبور..
۱۱: غزل الغزلات..
۱۲: یسعیاہ..
۱۳: انجیل..
۱۴: یوحنا عارف کا مکاشفہ..
۱۵: رحمۃ للعلمین علامہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری
۱۶: فلاح الدوام فی التفسیر المطوّل لکلمۃ الاسلام...مؤلف
۱۷: منھاج الکرام فی التفسیر المختصر لکلمۃ الاسلام....مؤلف

ج: الكتبُ الانكلِيزيّة

(English Books)

1: Twurit(The old testament)

Authorized King James Version Gabriel Publishing USA

2: Zabur(The psalms of **David**)...............

3: Injil(The new testament, the gospel)..........

....